e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 306 Saturday , August 09 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۳۰۶) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۹-اگست ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۴/صفر المظفر ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ٹرمپ ہندوستان پر معاشی دباؤ بڑھائیں گے، ثانوی پابندیوں کا اشارہ

واشنگٹن (یواین آئی) روس سے تیل خریدنے پر ہندوستان پر عائد اقتصادی پابندیوں کا کوئی اثر نہ ہونے سے مایوس امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اب خبردار کیا ہے کہ ہندوستان کو ممکنہ ثانوی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اور امریکہ ایک دوسرے کے بڑے تجارتی شراکت دار ہونے اور دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطح کے سفارتی تعلقات کے اشتراک کے باوجود، ٹرمپ نے روس سے تیل اور گیس کی خریداری پر تعزیری اقدام کے طور پر ہندوستان پر 25 فیصد کی بھاری درآمداتی ڈیوٹی عائد کردی ہے۔ ٹرمپ نے ایک بیان میں کہا کہ وہ ہندوستان پر اضافی 25 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد کررہے ہیں جس کے بعد ہندوستان پر کل درآمدی ڈیوٹی بڑھ کر 50 فیصد ہوجائے گی۔ روس سے تیل خریدنے پر ہندوستان کو نشانہ بنائے جانے کے بارے میں پوچھے جانے پر ٹرمپ نے کہا، صرف آٹھ گھنٹے ہوئے ہیں۔

ایس آئی آر بہار میں ووٹر لسٹ سے دراندازوں کو ہٹانے کی مشق ہے: شاہ

سیتامڑھی (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سابق قومی صدر امیت شاہ نے آج کہا کہ بہار میں جاری ووٹر لسٹ کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) فہرست سے دراندازی کرنے والوں کے نام ہٹانے کی مشق ہے، کیونکہ کسی بھی حالت میں انہیں انتخابات میں ووٹ دینے کا حق نہیں دیا جاسکتا۔ سیتامڑھی ضلع کے پنورا دھام کی مقدس سرزمین پر ایک عظیم الشان ماتا جانکی مندر کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد یہاں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا کہ الیکشن کمیشن بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کررہا ہے، جس پر اپوزیشن پارٹیاں کافی شور مچارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے قائدین بشمول راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قائدین بھی ایس آئی آر کے بارے میں مسلسل بے بنیاد الزامات لگارہے ہیں۔

اسرائیلی کابینہ میں غزہ پٹی پر مکمل قبضے کا منصوبہ منظور

فیصلے کی اقوام متحدہ، برطانیہ، ترکی، سعودی، آسٹریلیا، چین، حماس، اسرائیلی حزب اختلاف، اسرائیلی فوجی سربراہ سمیت دنیا کے متعدد ممالک نے سخت مخالفت کی

تل ابیب/غزہ (ایجنسی) اسرائیل کی سیاسی و سیکیورٹی کابینہ نے غزہ شہر پر کنٹرول حاصل کرنے کے منصوبے کی منظوری دے دی۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق یہ اعلان وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے اس بیان کے چند گھنٹے بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اسرائیل پورے علاقے پر فوجی کنٹرول قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے ایک بیان میں کہا کہ 'اسرائیلی فوج غزہ شہر پر کنٹرول حاصل کرنے کی تیاری کرے گی جبکہ جنگی علاقوں کے باہر شہری آبادی کو انسانی امداد فراہم کی جائے گی'۔ غزہ شہر، جو پٹی کے شمال میں واقع ہے، اس محصور علاقے کا سب سے بڑا شہر ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سیاسی و سیکیورٹی کابینہ کے بڑے حصے کا ماننا ہے کہ 'کابینہ میں پیش کی گئی متبادل تجویز کے نتیجے میں نہ تو حماس کو شکست ہوگی اور نہ ہی یرغمالیوں کی واپسی ہوگی'۔ دو سرکاری ذرائع نے بتایا کہ سیکیورٹی کابینہ کی کسی بھی قرارداد کو مکمل کابینہ کی منظوری درکار ہوگی، جو ممکن ہے کہ اتوار تک نہ مل سکے۔ اس سے قبل فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے کہا تھا کہ جنگی مجرم نیتن یاہو، غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی اور جبری بے دخلی کے سلسلے کو جاری رکھنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ قطر کے نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق حماس نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی جانب سے امریکی نشریاتی ادارے 'فاکس نیوز' کو دیے جانے والے انٹرویو کی مذمت کی تھی۔ حماس نے حالیہ غزہ جنگ بندی مذاکرات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ نیتن یاہو کے بیانات مذاکرات سے واضح طور پر پیچھے ہٹنے کو ظاہر کرتے ہیں اور حتمی معاہدے کے قریب ہونے کے باوجود آخری راؤنڈ سے ان کی دستبرداری کے پیچھے موجود اصل محرکات کو ظاہر کرتے ہیں۔ حماس نے مزید کہا تھا کہ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے بیانات بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ذاتی مفادات اور انتہا پسند ایجنڈے کی تکمیل کے لیے اب بھی غزہ میں قید اسرائیلی مغویوں کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

اسرائیلی سیکورٹی و سیاسی کابینہ کے غزہ پر قبضہ کے منصوبہ کو منظوری دینے کے فیصلے کی اقوام متحدہ، برطانیہ، ترکی، آسٹریلیا، چین، حماس، اسرائیلی حزب اختلاف، اسرائیلی فوجی سربراہ سمیت دنیا کے متعدد ممالک نے سخت مخالفت کی ہے اور منصوبے پر عملدرآمد فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ صہیونی فوج کے سربراہ اور اسرائیلی اپوزیشن نے سیکیورٹی و سیاسی کابینہ کے غزہ پر قبضے کے منصوبے کی مخالفت کی ہے جبکہ اقوام متحدہ نے اسرائیل سے منصوبے پر عملدرآمد فوری روکنے کا مطالبہ کیا ہے، برطانوی وزیر اعظم نے بھی غزہ پر قبضے کے منصوبے کو غلط قرار دیتے ہوئے اسرائیلی حکومت سے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ کردیا۔ برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے کہا کہ اسرائیل کا غزہ شہر پر قبضے کا منصوبہ 'غلط' ہے اور اس پر فوری نظر ثانی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ 'یہ اقدام اس تنازع کے خاتمے یا یرغمالیوں کی رہائی میں کوئی مدد نہیں دے گا بلکہ مزید خونریزی کا باعث بنے گا'۔

سرکیئر اسٹارمر نے اپنے بیان میں کہا کہ غزہ میں حملے مزید تیز کرنے کا اسرائیلی فیصلہ غلط ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق برطانیہ کی جونیئر توانائی وزیر میاتا فہن بولا نے کہا کہ 'ہم سمجھتے ہیں یہ فیصلہ غلط ہے اور امید کرتے ہیں کہ اسرائیلی حکومت اس پر نظر ثانی کرے گی'۔ ادھر آسٹریلیا نے بھی اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ 'اس راستے پر نہ چلے'، وزیر خارجہ پینی وونگ نے بیان میں کہا کہ 'آسٹریلیا اسرائیل سے کہتا ہے کہ اس راستے پر نہ چلے، جو صرف غزہ میں انسانی المیے کو مزید بدتر کرے گا'۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی میڈیا کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوج کے سربراہ ایال زمیر نے غزہ شہر پر قبضے کے منصوبے کی مخالفت کی تھی۔ اسرائیلی نشریاتی اداروں کے مطابق اعلیٰ فوجی کمانڈر نے اس اقدام کی مخالفت اس بنیاد پر کی کہ اس سے باقی ماندہ مغویوں کی جان خطرے میں پڑ جائے گی، جن میں سے تقریباً 20 کے زندہ ہونے کا یقین ہے اور یہ اقدام اسرائیلی فوجیوں کو تھکا دے گا جبکہ اسرائیل کی بین الاقوامی ساکھ کو بھی نقصان پہنچے گا۔ رپورٹ کے مطابق ایال زمیر نے اس کے بجائے غزہ کی پٹی کے گرد اضافی محاصرہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے، تاہم اس میں وسیع پیمانے پر ریزرو فوجیوں کی طلبی شامل نہ ہو۔ ادھر، اسرائیلی حزب اختلاف کے رہنما یائر لاپڈ نے وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے غزہ شہر پر قبضے کے منصوبے کی سیکیورٹی کابینہ کی منظوری کو ایسا سانحہ قرار دیا جو مزید سانحات کو جنم دے گا۔ یائر لاپڈ نے کہا کہ 'دائیں بازو کے نیشنل سیکیورٹی کے وزیر ایتامار بن گویر اور وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ نے نیتن یاہو کو ایسے اقدام کی طرف دھکیل دیا ہے جو کئی ماہ تک جاری رہے گا، یرغمالیوں اور فوجیوں کی ہلاکت کا باعث بنے گا، اسرائیلی عوام کو اربوں شیکل کا مالی بوجھ ڈالے گا اور اسرائیل کو سفارتی تنہائی کا شکار کردے گا'۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ فولکر ترک نے کہا ہے کہ 'اسرائیلی حکومت کا غزہ کی پٹی پر مکمل فوجی قبضے کا منصوبہ فوری طور پر روکا جانا چاہیے'۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ 'یہ منصوبہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے اس حکم کے منافی ہے جس میں اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے قبضے کا جلد از جلد خاتمہ کرے، یہ دو ریاستی حل پر متفقہ عمل درآمد اور فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کی راہ میں رکاوٹ ہے'۔ آسٹریلیا نے ابھی تک برطانیہ، کینیڈا اور فرانس جیسے مغربی اتحادیوں کی طرح فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان نہیں کیا، لیکن کہا ہے کہ 'مناسب وقت' پر فیصلہ کیا جائے گا، اور ساتھ ہی اسرائیلی اقدامات پر تنقید میں اضافہ کیا ہے۔ ترکیے کی جانب سے غزہ پر فوجی کنٹرول سنبھالنے کے اسرائیلی فیصلے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ ترک وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بنیاد پرست نیتن یاہو کی حکومت کا نسل کشی کو جاری رکھنے اور قبضے کو بڑھانے کا ہر قدم عالمی امن اور سلامتی کو شدید دھچکا ہے۔ اسی طرح چین نے اسرائیل کی جانب سے غزہ شہر پر مکمل قبضے کے منصوبے کے اعلان پر اپنے ردعمل کا اظہار کردیا۔ اے پی پی کی رپورٹ کے مطابق چین نے غزہ شہر پر قبضے کے منصوبے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر اپنے خطرناک اقدامات بند کرے۔

سپریم کورٹ غداریٔ وطن قانون کو چیلنج پیش کرنے والی عرضی پر سماعت کے لیے راضی

انڈین جسٹس کوڈ کی دفعہ 152 کے خلاف عرضی پر مرکز اور ریاستوں کو نوٹس

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جمعہ کو انڈین جسٹس کوڈ (بی این ایس) 2023 کی دفعہ 152 کی آئینی حیثیت کی جانچ کرنے پر اتفاق کیا اور مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو نوٹس جاری کیا۔ سپریم کورٹ نے بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 152 کے تحت غداریٔ وطن سے منسلک الزامات کے آئینی جواز کو چیلنج پیش کرنے والی عرضی پر سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے مرکزی حکومت کو اس سلسلے میں نوٹس بھی جاری کردیا ہے اور جواب طلب کیا ہے۔ اس عرضی کو پہلے سے زیر التوا عرضیوں کے ساتھ منسلک کرنے کا فیصلہ بھی عدالت نے کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس بھوشن رام کرشن گوئی، جسٹس کے ونود چندرن اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے یہ نوٹس جاری کیا ہے۔ معاملہ اس عرضی سے بھی جڑا ہوا ہے جس میں ہندوستانی فوج کے سبکدوش میجر جنرل ایس جی وومبٹکر نے تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 124 اے کے تحت غداریٔ وطن قانون (Sedition Law) کو چیلنج پیش کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے 2021 میں تعزیرات ہند کی دفعہ 124 اے کے التزام پر روک لگادی تھی۔ عرضی میں دلیل دی گئی ہے کہ بی این ایس کی دفعہ 152 نوآبادیاتی دور کے التزام کو نئے نام سے واپس لاتی ہے۔ اس کی زبان اور الفاظ غیر واضح ہیں، اس میں ممانی دانشمندی کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ اس میں نئے نام سے پرانے قانون کو ہی نافذ کیا گیا ہے۔ حالانکہ الفاظ بدل دیے گئے ہیں، لیکن اس کا بنیادی سبجیکٹ 'تباہی والی سرگرمی' اور 'علیحدگی پسند جذبات کو فروغ دینے' اور 'ہندوستان کی یکجہتی و سالمیت کو خطرے میں ڈالنے والے اعمال' جیسے غیر واضح اور وسیع الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ بی این ایس کی دفعہ 152 کے مطابق جو بھی شخص قصداً زبانی یا تحریری الفاظ، اشاروں، ویڈیو، الیکٹرانک مواصلات، مالیاتی وسائل یا دیگر ذرائع سے علیحدگی، مسلح بغاوت یا تباہی والی سرگرمیوں کو اشتعال دیتا ہے یا اشتعال دینے کی کوشش کرتا ہے، علیحدگی پسند جذبات کو فروغ دیتا ہے یا ہندوستان کی خود مختاری، یکجہتی اور سالمیت کو خطرے میں ڈالتا ہے، وہ 7 سال سے لے کر تاحیات جیل تک کی سزا اور جرمانے کا اہل ہوگا۔

مودی حکومت نے 'انکم ٹیکس بل 2025' لیا واپس

ترمیم شدہ بل 11 اگست کو پیش کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکز کی مودی حکومت نے آج لوک سبھا میں 'انکم ٹیکس بل 2025' کو واپس لے لیا۔ حکومت اس کی جگہ اب نیا ترمیم شدہ بل لے کر آئے گی، جو کہ آئندہ 11 اگست 2025 کو پیش کیا جائے گا۔ فروری 2025 میں لوک سبھا میں ٹیبل ہونے کے بعد اسے سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیا گیا تھا۔ سلیکٹ کمیٹی کے سبھی مشوروں کو قبول کرنے کے بعد اب حکومت نے نیا بل لانے کا ارادہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت نے 'انکم ٹیکس بل 2025' رواں سال 13 فروری کو لوک سبھا میں پیش کیا تھا اور اسی دن اسے جانچ کے لیے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا تھا۔ کمیٹی نے 22 جولائی کو اپنی رپورٹ پارلیمنٹ کو سونپ دی تھی۔ نئے انکم ٹیکس بل کے ترمیم شدہ ورژن کو مرکزی حکومت کی کابینہ میں منظوری دے دی گئی ہے۔ لوک سبھا میں اب یہ بل پیر (11 اگست) کے روز پیش کیا جائے گا۔ یہ بل 6 دہائی قدیم انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی جگہ لے گا۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ بیجینت پانڈا کی قیادت والی سلیکٹ کمیٹی نے نئے بل کا جائزہ لینے کے بعد کچھ اہم ترامیم کا مشورہ دیا ہے۔ نئے انکم ٹیکس بل کو لے کر سب سے بڑا سوال سلیب کے تعلق سے ہے۔ انکم ٹیکس محکمہ نے یہ قبل میں یہ واضح کردیا تھا کہ نئے بل میں ٹیکس سلیب سے متعلق کوئی تبدیلی کی تجویز نہیں ہے۔ محکمہ کے مطابق نئے بل کا مقصد زبان کو آسان کرنا اور غیر ضروری التزامات کو ہٹانا ہے۔ یعنی ایسی امید نظر نہیں آرہی کہ نیا انکم ٹیکس بل جب پیش کیا جائے گا تو ٹیکس سلیب میں کوئی تبدیلی دیکھنے کو ملے گی۔ بہرحال، بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی کے معاملے پر اپوزیشن پارٹی لیڈران لوک سبھا میں شور شرابہ کررہے تھے جب مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتارمن نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق انکم ٹیکس بل 2025 کو واپس لینے کی اجازت طلب کی۔

'مغربی بنگال ایس آئی آر کے لیے تیار نہیں'

ممتا حکومت نے الیکشن کمیشن سے 2 سال کا وقت طلب کیا

کولکاتہ۔ بہار میں ووٹرس کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل مکمل ہونے کے بعد ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری ہوچکی ہے۔ اس میں طرح طرح کی خامیاں سامنے بھی آنے لگی ہیں اور اپوزیشن پارٹیاں اس کے خلاف زور و شور سے آواز اٹھا رہی ہیں۔ اس درمیان مغربی بنگال میں بھی جلد ایس آئی آر کا عمل شروع کیے جانے کی خبریں گرم ہیں۔ حالانکہ ریاستی حکومت اس کے حق میں دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ ذرائع کے حوالے سے سامنے آرہی کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ بنگال حکومت نے جمعہ کو ریاستی چیف الیکٹورل افسر کو خط لکھ کر بتایا ہے کہ ابھی ایس آئی آر کرانا مناسب نہیں ہے۔ اس خط میں بنگال کے چیف سکریٹری منوج پنت نے کہا کہ جلد بازی میں ریاستی ووٹرس کی خصوصی گہری نظر ثانی نہیں کرائی جاسکتی۔ اس کے لیے کم از کم 2 سال درکار ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں ریاست کے چیف الیکٹورل افسر (سی ای او) نے الیکشن کمیشن کو ایک خط لکھ کر کہا تھا کہ بنگال ایس آئی آر کے لیے تیار ہے، لیکن اب بنگال حکومت نے اس خط کو ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ چیف سکریٹری نے آنا فانا کمیشن کے سی ای او دفتر کو ایک خط بھیج کر ریاست کی حالت واضح کی۔ انہوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ ابھی وقت نہیں آیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ چیف سکریٹری پنت کے ذریعہ بھیجے گئے خط میں ناراضگی بھی ظاہر کی گئی ہے۔

اعلان تعطیل

رکشا بندھن تہوار کے موقع پر ۹/اگست کو اودھ نامہ دفتر بند رہے گا۔ لہٰذا اگلا شمارہ ۱۱/اگست کو شائع ہوگا۔

(ادارہ)

پی ایم مودی اور پوتن نے اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا

ہندوستان-برازیل نے امریکی پابندیوں کو مسترد کرتے ہوئے کثیر الجہتی کی حمایت کا وعدہ کیا

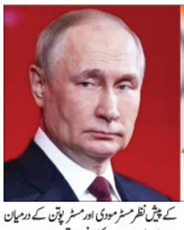

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور پر ٹیلی فونک بات چیت کی۔ قبل ازیں جمعرات کو قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول نے ماسکو میں مسٹر پوتن سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم آفس کے مطابق صدر پیوٹن نے وزیر اعظم کو یوکرین سے متعلق تازہ ترین پیش رفت سے آگاہ کیا۔ مسٹر مودی نے صدر پوتن کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے شکریہ ادا کیا اور روس-یوکرین تنازعہ کے پرامن حل کے لیے ہندوستان کے مضبوط موقف کا اعادہ کیا۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ ایجنڈے میں پیش رفت کا بھی جائزہ لیا اور ہندوستان اور روس کے درمیان خصوصی اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر اعظم نے صدر پوتن کو اس سال کے آخر میں 23 ویں ہندوستان-روس سالانہ چوٹی کانفرنس کے لئے ہندوستان آنے کی دعوت بھی دی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ہندوستانی مصنوعات پر درآمدی ڈیوٹی بڑھانے کے اعلان کے پیش نظر مسٹر مودی اور مسٹر پوتن کے درمیان ہونے والی بات چیت کو کافی اہم قرار دیا جارہا ہے۔

وہیں دوسری جانب وزیر اعظم نریندر مودی اور برازیل کے صدر لوئیز اناسیو لولا ڈا سلوا نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اقتصادی دباؤ پر سخت تنقید کی ہے اور امریکی درآمداتی محصولات کے جواب میں کثیر الجہتی اور منصفانہ تجارت کے لیے اپنی حمایت کا وعدہ کیا ہے۔ آر ٹی کی ایک رپورٹ میں اطلاع دی گئی ہے۔ صدر لولا اور وزیر اعظم مودی نے جمعرات کو عالمی اقتصادی منظرنامے اور بڑھتے ہوئے تجارتی تناؤ پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک گھنٹہ طویل فون پر بات چیت کی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے "کثیر الجہتی کے تحفظ اور موجودہ عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کی ضرورت" اور دونوں ممالک کے درمیان گہرے ہم آہنگی کے امکان پر زور دیا۔ ٹرمپ نے ہندوستان اور برازیل دونوں پر 50 فیصد درآمدی محصولات عائد کیے ہیں، جس کے نتیجے میں ہندوستان اور برازیل دونوں کی طرف سے امریکی اقتصادی غنڈہ گردی پر شدید تنقید کی گئی ہے۔

این سی ای آر ٹی: آٹھویں درجہ کی کتاب پر تنازعہ، ایکسپرٹ کمیٹی کرے گی 'راجستھان میں مراٹھا سلطنت' کی جانچ

جیسلمیر۔ این سی ای آر ٹی نے درجہ آٹھویں کے لیے تیار سماجیات کی کتاب میں مراٹھا سلطنت کے نقشہ سے متعلق جاری تنازعہ پر ایکسپرٹ کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کتاب میں راجستھان کے کچھ حصوں کو مراٹھا سلطنت کے تحت دکھایا گیا ہے۔ اسے کچھ لوگوں نے تاریخی اعتبار سے غلط بتایا ہے۔ خصوصاً جیسلمیر کے سلسلے میں کہا گیا ہے کہ وہاں کبھی مراٹھوں کا قبضہ یا اثر تھا ہی نہیں۔ این سی ای آر ٹی کا کہنا ہے کہ ایسی حالت میں جب کسی کتاب کے مواد پر سخت ردعمل ملتا ہے، تو ہمیشہ ایک اعلیٰ سطحی ماہرین کی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ یہ کمیٹی دستیاب مواد کی بنیاد پر سبھی جانکاری کی جانچ کرے گی اور مناسب قدم اٹھانے کی سفارش کرے گی۔ اس بار بھی یہی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا اور رپورٹ جلد از جلد تیار کی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ اس تنازعہ کی شروعات اُس وقت ہوئی تھی جب جیسلمیر میں شاہی کنبہ کے چیتنیہ راج سنگھ نے سوشل میڈیا پر کہا کہ درجہ آٹھویں کی کتاب میں جو مارکنگ کی گئی ہے، وہ تاریخ کے خلاف ہے۔ کوئی بھی قابل اعتبار ذرائع یہ نہیں بتاتے کہ جیسلمیر پر کبھی مراٹھا راج تھا، یا مراٹھوں کی کوئی حکومت وہاں تھی۔ انھوں نے اسے غیر مدلل اور سنگین طور پر قابل اعتراض بتایا تھا۔

ایل پی جی سبسڈی کیلئے 42,000 کروڑ روپے کی منظوری

نئی دہلی (یواین آئی) مرکزی کابینہ نے دو الگ الگ فیصلوں میں ایل پی جی سبسڈی کے لیے 42,000 کروڑ روپے کی تجاویز کو منظوری دی ہے وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر صدارت کابینہ کی میٹنگ میں دونوں تجاویز کو منظوری دی گئی مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات اشونی وشنو نے کہا کہ اجولا اسکیم کے استفادہ کنندگان کو رواں مالی سال 26-2025 میں ایک سال میں نو ریفل پر فی سلنڈر 300 روپے کی سبسڈی دی جائے گی۔ اس کے لیے 12,000 کروڑ روپے کا پروویژن منظور کیا گیا ہے۔ اس سے قبل اکتوبر 2023 سے ایک سال میں 12 ریفل پر فی سلنڈر 300 روپے کی سبسڈی دی جارہی تھی۔ سبسڈی سے اسکیم کے 10.33 کروڑ مستفیدین کو فائدہ ہوگا۔ اجولا اسکیم کے تحت ریفلز کو بڑھانے اور غریب صارفین کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے حکومت نے مئی 2022 میں سالانہ 12 ری فلز پر فی سلنڈر 200 روپے کی ہدفی سبسڈی متعارف کروائی تھی، جسے اکتوبر 2023 میں بڑھا کر 300 روپے کردیا گیا تھا۔

بانکے بہاری مندر: سپریم کورٹ کا یوپی حکومت کی کمیٹی معطل کرنے کا فیصلہ، کیس الہ آباد ہائی کورٹ منتقل

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے بانکے بہاری مندر کے انتظامی تنازعے پر سماعت کے دوران کہا ہے کہ وہ جلد ہی اتر پردیش حکومت کے 2025 کے بانکے بہاری جی مندر ٹرسٹ آرڈیننس کے تحت قائم کردہ کمیٹی کو معطل کرنے کا حکم جاری کرے گا۔ یہ کمیٹی مندر کے انتظام کے لیے بنائی گئی تھی، تاہم عدالت نے نئی، زیادہ شفاف اور موثر کمیٹی بنانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس معاملے میں عدالت کی نظر میں قائم کی گئی موجودہ کمیٹی مناسب نہیں ہے، اس لیے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو مندر کے انتظامات کی نگرانی کرے گی۔ یہ نئی کمیٹی الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں ہوگی اور اس میں ضلع کلکٹر، ریاستی افسران اور ہری داسی فرقے کے نمائندے شامل ہوں گے تاکہ مندر کے مذہبی، مالی اور انتظامی امور کا متوازن اور شفاف انتظام یقینی بنایا جاسکے۔ سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کے اس آرڈیننس کو بھی چیلنج کرنے والی درخواستوں کو الہ آباد ہائی کورٹ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہاں مزید قانونی کارروائی ہوسکے۔ عدالت نے کہا کہ آرڈیننس کی قانونی حیثیت پر فیصلہ ہونے تک نئی کمیٹی مندر کے انتظام کی ذمہ داری سنبھالے گی۔ یہ فیصلہ اس پس منظر میں آیا ہے کہ حکومت نے 1939 کی ایک پرانی اسکیم کے تحت پرائیویٹ انتظام میں چلنے والے بانکے بہاری مندر پر اپنا کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔

انتخابی کمیشن الیکٹرونک ڈیٹا دے، ثابت کردیں گے

بی جے پی اور الیکشن کمیشن نے مل کر ایک لاکھ سے زائد ووٹ چرائے، آئین پر حملہ کیا، راہل گاندھی کا الزام

بنگلورو (ایجنسی) بنگلورو کے فریڈم پارک میں منعقدہ 'ووٹ ادھیکار ریلی' میں کانگریس کے رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بی جے پی اور الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ سابقہ عام انتخابات میں آئین پر حملہ کیا گیا اور جمہوری ڈھانچے کو کمزور کرنے کی منظم کوشش ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں انتخابی اعداد و شمار کا ڈیٹا مل جائے تو ثابت ہوجائے گا کہ پورے ہندوستان میں ایک نہیں بلکہ سیٹیں چوری ہوئی ہیں اور مرکز میں مودی حکومت ووٹ چوری کرکے بنائی گئی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ وہ (بی جے پی) جانتے ہیں کہ اگر لوگ اس ڈیٹا پر سوال اٹھانا شروع کردیں تو ان کا پورا نظام تباہ ہوجائے گا۔ الیکشن کمیشن سے پوری الیکٹرانک ووٹر لسٹ اور پچھلے 10 سالوں کے تمام ویڈیوگرافی ریکارڈ جاری کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس طرح کی معلومات کو چھپانا جرم کو چھپانے اور انتخابات میں بی جے پی کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے کرناٹک کے مہادیو پورا اسمبلی حلقے میں ایک لاکھ سے زائد ووٹ چوری کیے، جو کہ عوام کے خلاف ایک سنگین جرم ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ آئین ہر شہری کو ووٹ دینے کا حق دیتا ہے لیکن آج ملک کے اداروں کو کمزور کیا جارہا ہے۔ ان کے مطابق پچھلے انتخابات میں بی جے پی، وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے ساتھیوں نے آئین پر حملہ کیا اور انتخابی عمل کو داغدار بنایا۔ راہل گاندھی نے دعویٰ کیا کہ مہادیو پورا اسمبلی حلقے میں کل 6.50 لاکھ ووٹ ہیں مگر بی جے پی نے الیکشن کمیشن کے ساتھ ملی بھگت کرکے 1,00,250 ووٹ پانچ مختلف طریقوں سے چرائے۔ راہل گاندھی نے خبردار کیا کہ اگر الیکشن کمیشن نے باقی سیٹوں کا ڈیٹا نہیں دیا تو کانگریس خود یہ کام کرے گی اور باقی حلقوں کی بھی حقیقت سامنے لائے گی۔ انہوں نے کہا، "الیکشن کمیشن کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آپ نہ ہم سے کچھ چھپا سکتے ہیں اور نہ ہم سے چھپ سکتے ہیں۔ ہر افسر اور الیکشن کمشنر کو جان لینا چاہیے کہ ایک دن آپ کو ہمارا سامنا کرنا پڑے گا۔" انہوں نے کہا، "پچھلے 10 سال کی ووٹر لسٹ اور پولنگ کی ویڈیو ریکارڈنگ فوری فراہم کی جائے۔ کل کی پریس کانفرنس میں ہم نے 100 فیصد ثابت کردیا کہ الیکشن کمیشن اور بی جے پی نے مل کر ووٹ چوری کی ہے۔ یہ صرف مہادیو پورا کا معاملہ نہیں، بلکہ ایک بڑے قومی مسئلے کی جھلک ہے۔"

غزہ میں غذائی قلت سے مزید 4 فلسطینی شہید

اسرائیل کے جبری قحط سے اموات کی تعداد 197 ہوگئی □ پورے غزہ پر کنٹرول کے اسرائیلی اعلان پر حماس کا سخت ردعمل □ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا: پاکستان □ یمن میں فلسطین کی حمایت میں مظاہرہ

غزہ، 8 اگست (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوج کی بربریت جاری ہے، تازہ حملوں میں مزید 98 فلسطینی شہید اور 600 سے زائد زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ پر حملے رکنے کا نام نہیں لے رہے گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں اسرائیلی حملوں میں کم از کم 98 فلسطینی شہید اور 603 زخمی ہوئے ہیں۔ شہدا میں امداد کے منتظر 51 فلسطینی بھی شامل ہیں۔ یہ اعداد و شمار غزہ کی وزارت صحت نے جاری کیے ہیں۔ وزارت کے مطابق اسرائیل کے جبری قحط سے غزہ میں مزید 4 فلسطینی شہید ہوگئے جس کے بعد غذائی قلت سے اموات کی تعداد 197 ہوگئی جن میں 96 بچے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بدھ کو غزہ میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں تباہ ہونے والی عمارت کے ملبے سے 2 لاشیں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ دوسری جانب عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ غزہ کے 12 ہزار سے زائد بچے بدترین غذائی قلت کا شکار ہیں۔ ادھر غزہ پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف برازیل، کولمبیا، یونان، جنوبی افریقا اور اسپین کے عوام ہم زبان ہوگئے، ایک سروے میں پانچوں ممالک کے شہریوں نے اسرائیل کو ہتھیاروں پر پابندی کی حمایت کردی۔ واضح رہے کہ اسرائیل نے غزہ میں غیر ملکی امدادی ایجنسیوں کو کام کرنے سے روک رکھا ہے اور خوراک کی تقسیم صرف اسرائیلی اور امریکی انتظامیہ کے تحت کی جا رہی ہے۔ غزہ میں خوراک کی تقسیم کے دوران اسرائیلی فوج اور امریکی کانٹریکٹرز کی جانب سے خوراک کے لیے کھڑے فلسطینیوں پر فائرنگ کرنے کے واقعات بھی پیش آئے جن کی ویڈیوز بھی سامنے آچکی ہیں۔ یاد رہے کہ 7 اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی جنگ میں 61 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔

غزہ میں کچھ اسرائیلی یرغمالیوں کے اہل خانہ نے فلسطینی علاقے کی طرف کوچ کرنے کی کوشش کی۔ یہ اقدام جنگ ختم کرنے کے واسطے وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے کیا گیا ہے جو غزہ کے خلاف جنگ کو وسعت دینے پر غور کررہی ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق یرغمالی اور لاپتہ افراد کے خاندانوں کے فورم کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف اور اسرائیلی عوام کا بڑا حلقہ غزہ کے خلاف جنگی آپریشن میں توسیع کے خلاف ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس سے ان کے عزیزوں کو اور بھی زیادہ خطرہ لاحق ہوجائے گا۔ سی این این نے جمعرات کے روز جنوبی اسرائیل کی اشکلون بندرگاہ سے قافلہ روانہ ہونے کے موقع پر یرغمال افراد کے خاندانوں کے فورم کے ایک رکن لیور ہوریف کے حوالے سے بتایا کہ یہ کوچ ایک ایمرجنسی کال (ہنگامی مدد کی کال) ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم غزہ میں داخل ہوکر اپنے عزیزوں کو وطن واپس نہیں لاسکتے ہیں لیکن یہ اسرائیلی حکومت کے لیے وارننگ ہے۔ اسرائیل کی سکیورٹی کابینہ کا اجلاس جمعرات کے روز غزہ کے مکمل الحاق پر ووٹنگ کے لیے بلایا گیا تھا، یہ اقدام خطے میں تقریباً دو سال سے جاری تنازعہ میں بڑی توسیع کا باعث ہوگا۔ غزہ کی وزارت صحت نے بدھ کے روز بتایا کہ 7 اکتوبر کو حماس کے زیر قیادت حملوں کے بعد جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک غزہ میں کم از کم 158,61 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔

فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے غزہ پر کنٹرول کے اسرائیلی فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے ناقابل قبول عمل قرار دیا ہے۔ حماس نے نیتن یاہو کے پورے غزہ پر قبضے کے بیان پر شدید ردعمل دیتے ہوئے دوٹوک اعلان کیا ہے کہ غزہ کبھی بھی قبضے یا سرپرستی کو قبول نہیں کرے گا۔ بیان میں حماس نے کہا کہ نیتن یاہو نسل کشی اور جبری بے دخلی کے منصوبے پر گامزن ہے اسرائیلی وزیر اعظم کا بیان مذاکرات کے عمل سے کھلی پسپائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتن یاہو کا مقصد جنگ بندی مذاکرات کو سبوتاژ کرنا ہے نیتن یاہو اپنے ذاتی مفادات کیلئے اسرائیلی یرغمالیوں کو قربان کر رہا ہے اور انتہا پسند ایجنڈے کیلئے اسرائیلی قیدیوں کی زندگیوں سے کھیل رہا ہے۔ حماس نے واضح کہا کہ فلسطینی عوام پر جارحیت میں توسیع اسرائیل کیلئے مہنگی اور تباہ کن ہوگی۔ کابینہ سے منظوری لیے جانے سے قبل نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل غزہ کا مکمل کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے ہم حماس کا خاتمہ چاہتے ہیں اور فلسطینی عوام کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ نیتن یاہو نے کہا کہ ہم غزہ پر حکومت نہیں کرنا چاہتے صرف سیکیورٹی زون چاہتے ہیں۔ اسرائیلی آرمی چیف نے غزہ پر مکمل قبضے کی مخالفت جاری رکھنے کا عندیہ دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی دباؤ کے باوجود اپنا موقف پیش کرتا رہوں گا، فوجی وسیاسی اختلافات نظریاتی نہیں بلکہ زندگی اور موت کا معاملہ ہیں، غزہ پر قبضے کا فیصلہ سپاہیوں اور شہریوں کی زندگیوں پر اثر ڈالے گا۔ اسرائیلی حکومت اور فوج کے درمیان پالیسی پر اختلافات شدت اختیار کرنے لگے ہیں۔

پاکستان کے وزیر اعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثناءاللہ نے دوٹوک کہا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا فلسطین کا جو موقف ہے عالم اسلام کو ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ اے آر وائی نیوز کے پروگرام الیونتھ آور میں گفتگو کرتے ہوئے رانا ثناءاللہ نے کہا کہ فلسطینیوں پر جو ظلم ہورہا ہے اس کی معلوم تاریخ میں مثال نہیں ملتی اگر کسی پر اتنا ظلم ہوا بھی ہے تو فلسطینیوں کی طرح مزاحمت نظر نہیں آئی۔ رانا ثناءاللہ نے کہا کہ دنیا نے صرف بیانات کے علاوہ فلسطینیوں کیلئے کیا کچھ کیا ہے؟ پاکستان کو فلسطینیوں کے موقف کیساتھ کھڑا ہونا چاہیے فلسطینی جو بھی موقف اختیار کریں ہمیں ان کی بھرپور حمایت کرنی چاہیے، فلسطینی قوم ظلم کا بہادری سے مقابلہ کررہی ہے اسلامی دنیا کو اپنے موقف کو فلسطین کے پلڑے میں ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے واضح کہا کہ حکومت کا یہ ہی فیصلہ ہے خیبر پختونخوا حکومت کو نہیں گرایا جائے گا اب تک یہ ہی فیصلہ ہے کہ کے پی میں گورنر راج یا عدم اعتماد نہیں لائی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ پی ٹی آئی سسٹم میں رہ کر جدوجہد اور اپنے موقف کی کوشش کرے، برے وقت تمام پارٹیوں پر آتے ہیں پی پی اور ن لیگ پر بھی آیا تھا، ن لیگ اور پیپلز پارٹی نے سسٹم میں رہ کر جدوجہد کی ہے اگر پی ٹی آئی سسٹم سے نکل کر جدوجہد کرنا چاہتی ہے تو باقاعدہ اعلان کرے۔

موصولہ رپورٹ کے مطابق یمنی عوام نے آج صبح صنعا، صعدہ، ریمہ اور مآرب صوبوں میں فلسطینی عوام کی حمایت میں بڑے پیمانے پر مظاہرے کئے اور "ہم بدستور غزہ کے ساتھ ہیں" اور ہم دشمن کی تمام سازشوں کا مقابلہ کرنے کی مکمل آمادگی رکھتے ہیں" جیسے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے فلسطینی کاز کی حمایت جاری رکھنے اور صیہونی حکومت کی ہر طرح کی جارحیت اور اس سے تعلقات کی بحالی کو مسترد کرتے ہوئے تمام چیلنجوں اور سازشوں کا مقابلہ کرنے پر مکمل آمادگی پر تاکید کی۔ یمنی عوام مسلسل غزہ کی حمایت میں اپنے ملک کے مختلف علاقوں میں مظاہرے کررہے ہیں اور صیہونی و امریکی اہداف کے خلاف اپنی مسلح افواج کی کارروائیوں کی تائید کررہے ہیں۔ یمنی فوج نے عہد کیا ہے کہ جب تک صیہونی حکومت غزہ کے خلاف اپنے حملے نہیں روک دیتی اس وقت تک بحیرہ احمر میں اسرائیلی یا مقبوضہ فلسطین کی جانب جانے والے بحری جہازوں پر حملے جاری رکھے گی۔

افغان پناہ گزینوں کی وطن واپسی سے کابل میں رہائش کا بحران سنگین

کابل، 8 اگست (یو این آئی) ایران سے زبردستی واپس بھیجے جانے کے کئی ہفتے بعد بھی محمد محسن زریاب کابل میں رہنے کے لیے جگہ تلاش کر رہے ہیں، جہاں کرایوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے کیونکہ پاکستان اور ایران سے بڑی تعداد میں بے دخل کیے گئے افغان شہری شہر میں پہنچ رہے ہیں۔ ڈان میں شائع خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے پناہ گزین ادارے کے مطابق اس سال اب تک پاکستان اور ایران سے 21 لاکھ سے زائد افغان واپس آچکے ہیں، یہ افراد پڑوسی ممالک سے جلاوطنی کی پچھلی لہروں میں شامل ہوگئے ہیں، جہاں انہیں یا تو ملک بدر کیا گیا یا گرفتاری کے خوف نے وہاں سے نکلنے پر مجبور ہونا پڑا۔ بہت سے واپس آنے والے، جیسے زریاب، تھوڑا سا سامان لے کر کابل آئے اس امید پر کہ آٹھ ملین آبادی والا یہ پھیلتا ہوا شہر ایک ایسے ملک میں روزگار کے بہتر مواقع دے گا جہاں آدھی آبادی خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ زریاب نے 8 افراد کے اپنے خاندان کے لیے مکان مالکان سے کرایہ کم کرنے کی درخواست کی لیکن جواب ملا 'اگر آپ نہیں دے سکتے تو کوئی اور دے دے گا'، 47 سالہ فیکٹری ورکر نے کہا کہ جولائی میں وطن واپس آتے وقت انہیں امید تھی کہ دور دراز سے بے گھر ہوکر آنے والے افغانوں کے لیے زیادہ ہمدردی ملے گی۔ کابل کے متعدد پراپرٹی ڈیلرز کا کہنا ہے کہ واپس آنے والوں کی آمد سے کرایوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے، اسٹیٹ ایجنٹ حامد حسنی کے مطابق 'جب سے مکان مالکان کو پتہ چلا کہ (ایران اور پاکستان سے) پناہ گزین واپس آ رہے ہیں، انہوں نے کرائے دوگنا کردیے'، انہوں نے حکومت سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ہمارے پاس کئی پناہ گزین آتے ہیں جو کرائے پر مکان لینا چاہتے ہیں لیکن زیادہ تر جو کچھ دستیاب ہے، وہ برداشت نہیں کرسکتے'۔ پراپرٹی ڈیلر نبی اللہ قریشی نے بتایا کہ ایک سال پہلے تین کمروں کے مکان کا اوسط ماہانہ کرایہ 10 ہزار افغانی (145 ڈالر) تھا لیکن اب کرایہ دار 20 ہزار افغانی ادا کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق یہ رقم افغانستان کی 4 کروڑ 80 لاکھ آبادی کی اکثریت کے لیے ایک خطیر رقم ہے، کیونکہ 85 فیصد لوگ روزانہ ایک ڈالر سے بھی کم پر گزارہ کرتے ہیں، 2 سال پہلے ہر ماہ کئی مکان مالک نبی اللہ قریشی کے دفتر آتے تھے تاکہ مکان کرائے پر دینے میں مدد لی جاسکے، لیکن اب مانگ رسد سے کہیں زیادہ ہے، بلدیہ شہر میں کسی ہاؤسنگ بحران سے انکار کرتی ہے۔ بڑے شہری ترقیاتی منصوبے، جن میں نئی سڑکوں کی تعمیر کے لیے کئی گھروں کو مسمار کرنا بھی شامل ہے، رہائش کے حصول کو مزید مشکل بنا رہے ہیں۔ بلدیہ کے ترجمان نعمت اللہ بارک زئی کے مطابق 'شہر کا 75 فیصد حصہ بغیر منصوبہ بندی کے تعمیر ہوا تھا، ہم نہیں چاہتے کہ ایسا دوبارہ ہو'۔ زہرا ہاشمی کو اس تہہ خانے کے کمرے سے بے دخل کیے جانے کا خدشہ ہے جو ایران سے واپسی کے بعد سے ان کا گھر ہے، ان کے شوہر دیہاڑی پر کام کرتے ہیں اور روزانہ تقریباً 80 افغانی (ایک ڈالر سے کچھ زیادہ) کماتے ہیں، جو اس مکان کے کرائے کے لیے ناکافی ہے، جہاں نہ بجلی ہے نہ پانی۔ زہرا ہاشمی نے کہا کہ 'جب ہم افغانستان واپس آئے تو ہم سب کچھ کھو چکے تھے'، ان کی بڑی بیٹی اب اسکول نہیں جاسکتی کیونکہ طالبان کے قوانین خواتین اور لڑکیوں کو تعلیم اور ملازمت سے محروم رکھتے ہیں۔ دو چھوٹی بیٹیاں اگرچہ پرائمری اسکول جاسکتی ہیں لیکن خاندان ٹیوشن فیس ادا کرنے کے قابل نہیں، رہائش کے مسائل نے کابل کے پرانے رہائشیوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ کابل کے مغربی علاقے میں، جہاں کرائے نسبتاً کم ہیں، سلائی سکھانے والی تمنا حسینی نے بتایا کہ ان کے مکان مالک نے 3 کمروں والے اپارٹمنٹ کا 3 ہزار افغانی کرایہ بڑھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ 8 افراد پر مشتمل خاندان نے مکان بدلنے کی کوشش کی، مگر 'کرائے بہت زیادہ ہیں'، انہوں نے کہا کہ 'یہ ایک مایوس کن صورتحال ہے کہ نہ آپ رہ سکتے ہیں، نہ جا سکتے ہیں'۔

جنوب مغربی جاپان شہر کے لیے شدید بارش کی ہنگامی وارننگ جاری

ٹوکیو، 8 اگست (یو این آئی) جاپان کے محکمہ موسمیات نے جمعہ کی صبح کاگوشیما کے جنوب مغربی علاقے بالخصوص کریشیما شہر کے لیے شدید بارش کی ہنگامی وارننگ جاری کی ہے۔ اس وارننگ میں نشیبی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب اور بہنے والے دریاؤں کے قریب نہ جانے کی اپیل کی گئی ہے۔ جاپان کے محکمہ موسمیات (جے ایم اے) کے مطابق، ملک کے پانچ درجے کے ڈیزاسٹر الرٹ سسٹم کے تحت یہ اعلیٰ ترین سطح کی وارننگ اس سال پہلی بار کریشیما میں ریکارڈ بارش کے بعد جاری ہوئی ہے۔ کریشیما شہر کے ایک علاقے میں جمعہ کو مقامی وقت کے مطابق سویرے 3 بجے سے ایک گھنٹے میں 5.107 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جو اس مقام کے ریکارڈ میں سب سے زیادہ ہے۔ 12 گھنٹے کی مجموعی بارش کی مقدار 480 ملی میٹر سے زیادہ ہوسکتی ہے، جو شہر کے اگست مہینے کی اوسط بارش سے تقریباً 8.1 گنا زیادہ ہے۔ جے ایم اے نے کہا کہ کاگوشیما سمیت کیوشو کے علاقے میں اتوار تک طوفانی بارش کا سلسلہ جاری رہنے کی توقع ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اگلے 24 گھنٹے تک بارش کی مقدار جنوبی کیوشو میں 200 ملی میٹر اور شمالی کیوشو میں 120 ملی میٹر ہونے کی توقع ہے۔ محکمہ موسمیات نے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ محتاط رہیں کیونکہ متاثرہ علاقوں میں خطرناک صورتحال پہلے سے موجود ہوسکتی ہے۔

سعودی عرب: افغان شہری کو سزائے موت

ریاض، 8 اگست (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارت داخلہ نے گزشتہ روز مکہ مکرمہ ریجن میں ہیروئن کے ایک غیر ملکی سمگلر کی سزائے موت کے احکامات پر عمل درآمد کردیا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق وزارت داخلہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ افغان شہری محمد اصغر محبت کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ٹیموں نے ہیروئن سمگل کرتے ہوئے حراست میں لیا تھا۔ ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرکے شواہد کے ساتھ اسے عدالت میں بھیجا گیا جہاں جرم ثابت ہونے پر عدالت نے مملکت کے قانون کے مطابق موت کی سزا کا حکم سنادیا۔ اعلیٰ عدالت نے بھی ابتدائی عدالتی فیصلے کو بحال رکھا۔ بعدازاں ایوان شاہی سے سزائے موت کے احکامات کی توثیق ہونے پر جمعرات کو مکہ ریجن میں وزارت داخلہ نے سزائے موت پر عمل درآمد کرادیا۔ وزارت داخلہ کے مطابق سعودی حکومت اپنے شہریوں اور یہاں رہنے والے غیر ملکیوں کو نشے کی ہلاکت خیزی سے بچانے کے لیے مستعد ہے۔ اس حوالے سے منشیات کی سمگلنگ میں جو بھی ملوث ہوگا اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ واضح رہے کہ سعودی عرب میں منشیات کی نقل وحمل یا ان کی تجارت کرنا ایک سنگین جرم سمجھا جاتا ہے، اور اس کے لیے انتہائی سخت سزائیں رکھی گئی ہیں۔ سعودی قوانین کے مطابق، منشیات کے ساتھ پکڑے جانے کی صورت میں درج ذیل سزائیں ہوسکتی ہیں: مملکت میں منشیات کی اسمگلنگ یا بڑی مقدار میں منشیات رکھنے پر موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔ یہ سزا زیادہ تر اس وقت دی جاتی ہے جب کسی شخص کو 50 گرام سے زیادہ ہیروئن، کوکین، یا دیگر منشیات کے ساتھ پکڑا جائے۔ اگر کسی شخص کو منشیات کے ساتھ پکڑا جائے لیکن مقدار کم ہو، تو اس کے بدلے میں کئی سالوں کی قید ہوسکتی ہے۔ یہ قید کئی سالوں سے لے کر کئی دہائیوں تک ہوسکتی ہے، اور جیل کی حالت سخت ہوتی ہے۔ جرمانہ: کچھ صورتوں میں مجرم سے بھاری جرمانہ بھی وصول کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر اگر منشیات کی مقدار کم ہو یا یہ پہلی دفعہ ہو۔ مملکت میں ان سزاؤں کو بہت سختی سے نافذ کیا جاتا ہے اور وہاں کے قوانین کے مطابق منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کو بہت کم موقع ملتا ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو فوری طور پر گرفتار کرلیا جاتا ہے، اور ان پر تیز رفتار ٹرائل کیا جاتا ہے۔ یہ ٹرائل عموماً عدالت میں ایک سے دو ہفتوں میں مکمل ہوجاتے ہیں، اور اس کے بعد سزا دی جاتی ہے۔ مثال: اگر کوئی شخص مملکت میں منشیات کے ساتھ پکڑا جائے، تو اس پر تیزی سے مقدمہ چلایا جاتا ہے اور فیصلہ جلدی کیا جاتا ہے۔ اکثر ملزمان کو عدالت سے موت کی سزا یا طویل قید کی سزا ملتی ہے۔

روس یوکرین جنگ بندی پوتن پر منحصر: ٹرمپ

واشنگٹن، 8 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ روس یوکرین جنگ بندی کا معاملہ روسی صدر پوتن پر منحصر ہے۔ اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ روسی صدر پوتن مجھ سے ملنا چاہتے ہیں، ان سے ملاقات کروں گا۔ امریکی صدر نے کہا کہ روس یوکرین جنگ بندی کا معاملہ روسی صدر پوتن پر منحصر ہے۔ ہلاکتیں روکنے کیلئے مجھ سے جو ہوسکا کروں گا۔ دوسری جانب وائٹ ہاؤس پریس سیکرٹری کے مطابق امریکی صدر روس اور یوکرینی صدور سے ملاقات کریں گے، ٹرمپ یوکرین روس جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ پریس سیکرٹری نے کہا کہ امریکی صدر کی ملاقاتوں کی تفصیلات مناسب وقت پر جاری کی جائیں گے۔ خیال رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے 8 اگست تک یوکرین امن معاہدہ نہ کرنے کی صورت میں روس پر نئی پابندیوں کی دھمکی دی ہوئی ہے۔ ادھر متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید کی ماسکو میں روس کے صدر پیوٹن سے ملاقات ہوئی۔ میڈیا سے گفتگو میں صدر پوتن نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے متحدہ عرب امارات میں ملاقات کا اشارہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر ٹرمپ سے ملاقات کرانے کے لیے کئی دوست ممالک مدد کرنا چاہتے ہیں، امریکی صدر سے ملاقات باہمی مفاد کی بنیاد پر ہوگی، امارات اس ملاقات کے لیے موزوں جگہ ہوسکتی ہے۔

عرب اسرائیلی وزیر اعظم کی گندگی صاف نہیں کریں گے: اردن

عمان، 8 اگست (یو این آئی) فلسطینی مزاحمتی گروپ حماس نے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ، جن کی انتہا پسند حکومت غزہ پر دوبارہ قبضے کے منصوبے پر غور کررہی ہے، محصور علاقے میں موجود اسرائیلی قیدیوں کو قربان کر رہے ہیں۔ حماس نے جمعرات کو ایک بیان میں کہا، "نیتن یاہو کے جارحیت بڑھانے کے منصوبے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ قیدیوں سے چھٹکارا پانے اور اپنے ذاتی مفادات اور انتہا پسند نظریاتی ایجنڈے کے حصول کے لیے انہیں قربان کرنے کے خواہاں ہیں۔" یہ بیان اس وقت جاری کیا گیا جب نیتن یاہو نے غزہ میں نسل کشی کے عمل کو مزید پھیلانے کے موضوع پر رائے دہی کا مطالبہ کیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق، اس میں فلسطینی علاقے پر مکمل فوجی قبضے کا منصوبہ شامل ہوسکتا ہے۔ سرکاری ٹیلی ویژن کھان نے، نامعلوم سرکاری ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ نتن یاہو نے ایک "تدریجی حکمت عملی تجویز کی، جو غزہ میں نسل کشی کے آغاز کے بعد سے سب سے حساس اجلاسوں میں سے ایک تھا۔ رپورٹ کے مطابق، اس منصوبے میں اسرائیلی قابض افواج کو ان علاقوں میں پیش قدمی کرنے کا کہا گیا ہے جہاں وہ پہلے نہیں گئے، جن میں حماس کے تربیتی کیمپ اور غزہ شہر شامل ہیں، حالانکہ فوج کے چیف آف اسٹاف ایال زامیر نے اس پر خبردار کیا تھا۔ جمعرات کو امریکی نیٹ ورک فاکس نیوز نے نیتن یاہو کا ایک انٹرویو نشر کیا، جس میں انہوں نے کہا کہ اسرائیل غزہ پر مکمل کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن اسے اپنے پاس "رکھنا" یا "اس پر حکومت کرنا" نہیں چاہتا۔ ادھر حماس نے "جنگی مجرم بنیامین نیتن یاہو کے فاکس نیوز سے انٹرویو میں دیے گئے بیانات کے جواب میں کہا ہے۔ وہ جو منصوبہ بنا رہا ہے وہ نسل کشی اور جبری بے دخلی کی پالیسی کا تسلسل ہے، جس کے ذریعے ہمارے فلسطینی عوام کے خلاف مزید جرائم کیے جائیں گے۔ "عرب اقوام وہی کریں گی جسے فلسطینی قبول کریں گے" دوسری جانب، ایک اردنی عہدیدار نے نتن یاہو کے بیان کہ "اسرائیل غزہ کو عرب افواج کے حوالے کرنا چاہتا ہے جو اس پر حکومت کریں گی" کے جواب میں رائٹرز نیوز ایجنسی کو بتایا کہ عرب لوگ "صرف اس چیز کی حمایت کریں گے جو فلسطینی فیصلہ کریں گے۔ ذرائع نے کہا، غزہ میں سیکیورٹی کو فلسطینی اداروں کے ذریعے یقینی بنایا جانا چاہیے۔ نیتن یاہو نے حکومت کے انتظامات یا کن عرب ممالک کے شامل ہونے پر کوئی وضاحت نہیں دی۔ اردنی عہدیدار نے کہا، "عرب نیتن یاہو کی پالیسیوں پر اتفاق نہیں کریں گے اور نہ ہی اس کی گندگی صاف کریں گے۔" یہ نیتن یاہو کے بیانات پر کسی اہم عرب ہمسایہ ملک کا پہلا ردعمل تھا۔ اکتوبر 2023 سے، غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی کے نتیجے میں بڑی تعداد میں فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں۔ فلسطینی حکام کی رپورٹس کے مطابق، اسرائیل کے ہاتھوں 000,61 سے زائد فلسطینی، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں، اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ فلسطینی سرکاری خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق، خدشہ ہے کہ تقریباً 000,11 فلسطینی تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ غزہ میں حقیقی ہلاکتوں کی تعداد سرکاری رپورٹس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے، جو ممکنہ طور پر تقریباً 000,200 کے قریب ہے۔

امریکہ نے وینزویلا کے صدر کی گرفتاری میں اعانت پر انعام دگنا کردیا

واشنگٹن، 8 اگست (یو این آئی) امریکی اٹارنی جنرل پام بونڈی نے اعلان کیا ہے کہ وینزویلا کے صدر نیکولس مادورو کی گرفتاری میں اعانت فراہم کرنے والے شخص کے لئے انعام دگنا کردیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی اٹارنی جنرل پام بونڈی نے اعلان کیا کہ وینزویلا کے صدر نیکولس مادورو کی گرفتاری میں اعانت فراہم کرنے والے شخص کو اب پچیس ملین ڈالر نہیں بلکہ پچاس ملین ڈالر انعام دیا جائے گا۔ پام بونڈی نے مزید کہا کہ وینزویلز کے صدر دنیا میں منشیات کی اسمگلنگ میں ایک بڑے اسمگلر اور ہماری قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔ اس سے قبل امریکی محکمہ انصاف نے کہا ہے کہ پابندیوں کی خلاف ورزی پر وینزویلا کے صدر کا ہوائی جہاز قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ روئٹرز نے رپورٹ کیا ہے کہ امریکہ نے اس بات کا تعین کرنے کے بعد کہ طیارے کی خریداری میں امریکی پابندیوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے، وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کے زیر استعمال طیارہ قبضے میں لے کر ڈومینیکن ریپبلک سے فلوریڈا پہنچا دیا ہے۔ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کا 13 لاکھ ڈالر مالیت کا طیارہ کئی ماہ سے ڈومینیکن ری پبلک میں موجود تھا، ملک کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ طیارہ مرمت کے لیے ورکشاپ پر کھڑا تھا، طیارے کی ضبطی کے امریکی اقدام کو وینزویلا کی حکومت نے غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ حکومت نے اپنے سخت ردعمل میں کہا کہ یہ قدم ڈاکہ زنی کے سوا کچھ نہیں، یہ ایک غیر قانونی قدم ہے اور امریکہ کی جانب سے یہ مجرمانہ عمل بار بار کیا جارہا ہے۔ وینزویلا اوپیک کی رکن ریاست ہے، امریکہ نے اس کے تیل کے اہم ترین شعبے، مادورو اور ان کے ساتھیوں پر بھاری پابندیاں عائد کر رکھی ہیں، اور جس طرح حالیہ انتخابات میں مادورو نے دھاندلی کی ہے، اس بات کا امکان بڑھ گیا ہے کہ ان پر مزید پابندیاں لگ سکتی ہیں۔ 28 جولائی کو ہونے والے انتخابات میں مادورو پر اندرون اور بیرون ملک مسلسل دباؤ بڑھ رہا ہے، جس میں انھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ جیت گئے ہیں، تاہم اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اس کے ووٹوں کی کاپیاں اس کے امیدوار کو فاتح ثابت کرتی ہیں۔

تائیوان کے سلسلے میں فلپائن کا امریکہ کا ساتھ دینا آگ سے کھیلنے کے مترادف: چین

بیجنگ، 8 اگست (یو این آئی) چین نے تائیوان کے معاملے پر امریکہ کا ساتھ دینے پر فلپائن پر آگ سے کھیلنے کا الزام عائد کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر نے کہا ہے کہ تائیوان سے جغرافیائی قربت اور وہاں فلپائنیوں کی بڑی تعداد کی موجودگی کی وجہ سے چین اور امریکہ کے درمیان کسی بھی ممکنہ لڑائی میں فلپائن اس کا حصہ بن جائے گا۔ جواب میں چینی وزارتِ خارجہ نے منیلا پر زور دیا کہ وہ 'ون چائنا' پالیسی کا احترام کرے اور چین کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے گریز کرے۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا کہ تائیوان کے معاملے پر فلپائن کی جانب سے امریکہ کا ساتھ دینا آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ یہ انتباہ بیجنگ اور منیلا کے درمیان بحیرہ جنوبی چین پر بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی کے تناظر میں سامنے آیا ہے جہاں دونوں نے ایک دوسرے پر جارحانہ کارروائیوں کا الزام لگایا ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے کسی بھی ایسے تنازع کی صورت میں فلپائن کے دفاع کے عہد کو دہرایا ہے۔

امریکہ نے یورپی یونین کے خلاف خفیہ محاذ کھول لیا

واشنگٹن، 8 اگست (یو این آئی) امریکہ نے یورپی یونین کے ڈیجیٹل سروسز ایکٹ کے خلاف خفیہ محاذ کھول لیا امریکہ نے یورپی یونین کے ڈیجیٹل سروسز ایکٹ کے خلاف خفیہ محاذ کھول لیا ہے، امریکی محکمہ خارجہ نے سفیروں کو یورپی قانون کے خلاف مہم کی ہدایت کردی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق امریکہ کی جانب سے ڈیجیٹل سروسز ایکٹ کو اظہار رائے کی آزادی کیلئے خطرہ قرار دیا گیا ہے، یورپی یونین کے قانون کو امریکی کمپنیوں پر مالی بوجھ قرار دیدیا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے دعویٰ کیا ہے کہ ڈی ایس اے امریکی روایات کے منافی ہے، یورپی یونین کا قانون فیس بک، گوگل، ایمازون اور ایپل سمیت 19 بڑے پلیٹ فارمز پر لاگو ہے۔ قانون کی خلاف ورزی پر کمپنیوں پر 6 فیصد عالمی آمدن کا جرمانہ لگ سکتا ہے، امریکی سفارتکاروں کو یورپی حکام سے ملاقاتیں کرکے قانون ختم یا تبدیل کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ امریکی نائب صدر کے مطابق ڈی ایس اے بالغوں کو متبادل آرا تک رسائی سے روک رہا ہے۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرکے سفارتی تعلقات قائم کریں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک سے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور تمام عرب ممالک پر ابراہیمی معاہدوں میں شامل ہونے پر زور دیتے ہوئے انہیں اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ امریکا کے نائب صدر نے کہا کہ ایران کا ایٹمی ہتھیاروں کا نیٹ ورک مکمل طور پر تباہ کردیا گیا ہے اور اس کا جوہری پروگرام تباہ ہونے کے بعد امن کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔

اترپردیش کی ندیوں میں طغیانی:

کئی اضلاع میں سیلاب، سینکڑوں گاؤں متاثر

لکھنؤ: 8 اگست (پی این ایس) اترپردیش کے مختلف اضلاع میں واقع آبی ذخائر کے علاقوں میں شدید بارش کی وجہ سے گنگا، یمنا اور شاردا سمیت ریاست کی کئی بڑی ندیوں کا پانی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے۔ ندیوں کی طغیانی کے باعث ریاست کے کئی اضلاع کے سینکڑوں گاؤں میں عام زندگی درہم برہم ہوگئی ہے۔ ضلع بلیا میں سیلابی پانی میں ڈوبنے سے ایک لڑکے کی موت ہوگئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ریاست میں مانسون سرگرم ہے اور آئندہ ایک ہفتے تک بارش کا سلسلہ کم و بیش جاری رہنے کی توقع ہے۔ مرکزی آبی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق، بدھ کے روز گنگا ندی کچلا پل (بدایوں)، غازی پور، چھت ناگ اور فافامؤ (پریاگ راج)، بلیا، مرزاپور اور وارانسی میں خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہے۔ اسی طرح گھاگھرا ندی ایودھیا اور ایلگن پل (بارہ بنکی) میں بھی خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔

رپورٹ کے مطابق، یمنا ندی نینی (پریاگ راج) میں بھی خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ بھنگا (شراوستی) اور راپتی بیراج (شراوستی) میں راپتی ندی کا پانی بھی ابھی تک خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ شاردا نہر پلیا کلاں (لکھیم پور کھیری) میں بھی پانی کی سطح اگرچہ کم ہو رہی ہے، مگر وہ اب بھی خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ پریاگ راج سے موصولہ اطلاعات کے مطابق، مسلسل کئی دنوں سے ہو رہی بارش کے باعث گنگا اور یمنا کی سطح آب اگرچہ بدھ سے کم ہونا شروع ہوگئی ہے، مگر صدر تحصیل کے 107 وارڈ اور محلّے اب بھی پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ (مالیات ومحصولات) ونیتا سنگھ نے بتایا کہ اگرچہ ندیوں کی سطح آب کم ہو رہی ہے، مگر صدر تحصیل کے 107 محلّے اب بھی متاثر ہیں، جن میں راجاپور، بیلی کچار، چاند پور سلوری، گووند پور، چھوٹا بغاڑا اور بڑا بغاڑا شامل ہیں۔ بلیا ضلع میں گنگا اور سریو ندی کے پانی میں اضافے سے متاثرہ گاؤں کی تعداد میں لگاتار اضافہ ہو رہا ہے۔ بلیا سے موصولہ اطلاعات کے مطابق، ہلدی تھانہ علاقہ کے مغرب ٹولا ہلدی گاؤں میں سیلابی پانی میں نہاتے ہوئے 11 سالہ یوراج گپتا ڈوب کر جاں بحق ہوگیا۔ اس کی لاش غوطہ خوروں اور پولیس کی مدد سے نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دی گئی۔ ضلع انتظامیہ کے سیلاب کنٹرول روم کے مطابق، جمعرات کی صبح آٹھ بجے گنگا ندی کی سطح 59.86 میٹر ریکارڈ کی گئی، جو خطرے کے نشان سے 25.2 میٹر زیادہ ہے۔

سریو ندی ڈرتی پار مقام پر خطرے کے نشان سے 14 سینٹی میٹر اوپر بہہ رہی ہے۔ بلیا ضلع میں سب سے زیادہ متاثرہ علاقے بلیا صدر اور بیریا تحصیلیں ہیں۔ بیریا میں 17 ریونیو گاؤں کی تقریباً 25 ہزار آبادی متاثر ہے، جبکہ صدر تحصیل کے 58 گاؤں اور بلدیہ کے پانچ وارڈ متاثر ہیں۔ وارانسی میں اگرچہ گنگا کی سطح گھٹ رہی ہے، مگر اب بھی 28 وارڈ متاثر ہیں۔ بدھ کو میئر اشوک تیواری اور ضلع مجسٹریٹ ستیندر کمار نے متاثرہ علاقوں کا موٹر بوٹ سے دورہ کیا اور امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ ان افسران نے کاشی انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر میں جا کر بھی حالات کا جائزہ لیا اور کنٹرول روم عملے کو ہدایت دی کہ وہ مکمل چوکسی کے ساتھ 24 گھنٹے نگرانی کریں۔ کوشامبی میں بھی گنگا اور یمنا کے پانی میں اضافے سے کچھ گاؤں جانے کے راستے بند ہو گئے ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے آمد و رفت کے لیے ناؤ کا انتظام کیا ہے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ (چائل) آکاش سنگھ نے بتایا کہ کٹیا اور برھمری گاؤں کے راستے بند ہو گئے ہیں، اس لیے ناؤ کا انتظام کیا گیا ہے۔ سیلاب چوکیوں پر اینٹی وینم انجکشن اور دیگر ابتدائی طبی امداد کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ اسی طرح، منجھن پور تحصیل کے پھوسا، چک وتھا، بھونسوری، ملبی پور اور سنگھول گاؤں کے راستے بھی زیر آب آ گئے ہیں، جن کے لیے انتظامیہ نے ناؤ فراہم کی ہے۔

لکھنؤ میں مجالسِ عزا کا سلسلہ جاری

مختلف امام بارگاہوں اور مساجد میں عزاداری

عزاخانہ اعجاز حسین مرحوم عالم پور میں مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید شجاعت حسین عالم پوری

لکھنؤ، 8 اگست ماہِ محرم کے موقع پر لکھنؤ شہر میں مجالس اور عزاداری کا سلسلہ زور و شور سے جاری ہے۔ مختلف علاقوں میں علمائے کرام مجلسوں سے خطاب کر کے شہدائے کربلا کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ نئی حیدرآباد، بیربل سہنی روڈ پر واقع حیدری مسجد میں مولانا عباس ارشاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینِ اسلام کی روح عزاداری ہے۔ کربلا اور امام حسین علیہ السلام کی قربانی کی بدولت آج اسلام باقی ہے۔ جب مولانا نے امام حسین (ع) کی شہادت کا ذکر کیا تو عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مجلس کا آغاز محمد مسلم جعفری کی تلاوتِ قرآن سے ہوا، سوزخوانی شاہنواز خان نے کی، جبکہ پیش خوانی فرمان علی اکبر پوری اور عامر فیض آبادی نے کی۔ کل کی مجلس سے مولانا کلبِ جواد نقوی شام 7:30 بجے خطاب کریں گے۔

امام باڑہ سجاد علی، شاہ گنج میں مجلس سے مولانا ظہیر عباس نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ کربلا ہمیں ہر پہلو میں درس دیتی ہے، ہمیں چاہیے کہ پیغامِ کربلا کو عام کریں۔

مسجد امام زمانہ (ع)، درگاہ حضرت عباس (ع)، رستم نگر میں جمعہ کے روز قدیم مرثیہ خوانی کی مجلس منعقد ہوئی۔ اس میں سید محمد عون رضوی نے اپنے مخصوص انداز میں مرثیہ خوانی کی۔ جب انہوں نے شہدائے کربلا کی دردناک شہادت کا ذکر کیا تو عزادار آبدیدہ ہو گئے۔

جناتوں والی مسجد میں صحافی علی طاہر رضوی کی جانب سے ہفتہ کی صبح 10 بجے مجلس کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس کو مولانا سبطِ حیدر خطاب کریں گے۔

یونٹی پلازہ، مہتاب باغ میں اتوار کی شب 8 بجے شہدائے کربلا کی یاد میں مجلس منعقد ہوگی، جس میں مولانا سید زید عباس نقوی خطاب کریں گے۔ نورین رضا رضوی سوزخوانی کریں گے، اس کے بعد نوحہ خوانی بھی ہوگی۔

امام باڑہ غفران مآب میں اتوار کی رات 9 بجے یادِ خطیب اکبر کے عنوان سے مرثیہ کی مجلس منعقد کی جائے گی، جس میں شکیل حسن شمسی مرثیہ پیش کریں گے۔

کربلا امیٹھی، منشی مظفر علی میں امام حسین (ع) کا چہلم 10 اگست کو منایا جائے گا۔ مولانا کلبِ جواد دوپہر 2 بجے مجلس سے خطاب کریں گے، جس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کریں گی۔

کربلا جانے کے لیے دوپہر 12:30 بجے مخصوص مقامات سے بسیں روانہ ہوں گی، جن میں کربلا چوراہا، کاظمین، مہدی گنج، نخاس، حسین آباد، یونٹی کالج، اور نجف نواز گنج شامل ہیں۔

ترقی یافتہ اترپردیش کے لیے ریاستی سطح کی مشاورتی میٹنگ کا انعقاد

لکھنؤ: 08 اگست۔ نومبر کے مہینے میں مجوزہ 5ویں قومی چیف سکریٹری کانفرنس کی تیاریوں کے دوران، 8 اگست 2025 کو یوجنا بھون میں ای سی سی ای، غذائیت اور زچہ بچہ کی دیکھ بھال کے موضوع پر ریاستی سطح کی مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا افتتاح حکومت اترپردیش کے محکمہ خواتین بہبود، اطفال ترقیات اور غذائیت کی وزیر محترمہ بے بی رانی موریہ نے کیا۔ اس موقع پر ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) محترمہ پرتیبھا شکلا مہمان خصوصی تھیں اور چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز اینڈ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ کی پرنسپل سکریٹری محترمہ لینا جوہری اور سکریٹری مسز بی چندرکلا اور محکمہ تعلیم کی ڈائرکٹر جنرل محترمہ کنچن ورما موجود تھیں۔ اس میٹنگ میں ریاست کے تمام ڈویژنل کمشنر، ضلع مجسٹریٹ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسرس، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسرس اور دیگر ضلعی سطح کے افسران نے ورچوئلی شمولیت اختیار کی۔ اس میٹنگ کا مقصد ای سی سی ای، نیوٹریشن اور مدر چائلڈ کیئر کے موضوع پر مختلف اضلاع سے موصول ہونے والے زمینی تجربات، تجاویز اور اختراعات کو جمع کرنا ہے اور ان کی بنیاد پر اترپردیش کی جانب سے قومی پلیٹ فارم پر ایک بہتر پالیسی کو مؤثر انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس اہم میٹنگ میں وزیر موصوفہ نے بچوں کی فکری نشوونما پر زور دیا اور کہا کہ بچے مستقبل کا سرمایہ ہیں اور ان پر آج کی سرمایہ کاری سے ترقی یافتہ اترپردیش کا مقصد حاصل ہوگا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بچوں کی ہمہ جہت نشوونما کے لیے آنگن واڑی مراکز میں 3 گھنٹے کی مقررہ ای سی سی ای سرگرمی کو باقاعدگی سے پری اسکول کٹ کا استعمال کرتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ وزیر مملکت نے ای سی سی ای کے مؤثر نفاذ کے لیے آنگن واڑی کی صلاحیت میں اضافہ کے لیے پوشن بھی پڑھائی بھی کی تربیت کو صد فیصد جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ پرنسپل سکریٹری نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پینے کے پانی، بیت الخلا اور آنگن واڑی مراکز میں بجلی کی فراہمی جیسی بنیادی سہولیات فراہم کریں تاکہ بچے اسکول پر مبنی بہتر ماحول میں سرگرمیاں کرتے ہوئے نمبر، حروف، شکل وغیرہ کی بہتر تعلیم حاصل کر سکیں۔ ریاستی سطح کے سینئر عہدیداروں کے علاوہ سپروائزرس، آنگن واڑی ورکرس اور دیگر غیر سرکاری تنظیموں جیسے راکٹ لرننگ، یونیسیف، پرتھم ایجوکیشن فاؤنڈیشن وغیرہ کے نمائندوں نے میٹنگ میں شرکت کی۔ تمام شرکاء نے اپنے اپنے شعبوں سے متعلق اپنے تجربات سے آگاہ کیا۔ یونیسیف کے ماہر تعلیم جناب ریتک پاترا نے آنگن واڑی مراکز میں معذور بچوں کی شناخت اور خوشی کی چوپال کو باقاعدگی سے منعقد کرنے پر زور دیا۔ راکٹ لرننگ کی شوکھنا نے بتایا کہ راکٹ لرننگ نے بچوں کی علمی نشوونما کے لیے 'آدھار شیلا' تیار کرنے میں وزارت خواتین و اطفال ترقیات حکومت ہند کی مدد کی ہے۔ آدھار شیلا بچوں کے لیے مختلف سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جو بچوں کی فکری نشوونما کو فروغ دے گی اور ہنرمندانہ اہداف کے حصول میں مدد کرے گی۔ آئندہ پانچ سال میں اترپردیش کو ایک ترقی یافتہ ریاست بنانے کے لیے بچپن میں سرمایہ کاری، آنگن واڑی مراکز کو بااختیار بنانا اور غذائیت اور دیکھ بھال کی خدمات کے معیار میں بہتری بہت ضروری ہے۔ میٹنگ میں موصول ہونے والی تجاویز، تجربات اور سفارشات کو مرتب کر کے حکومت ہند کو ایک جامع رپورٹ بھیجی جائے گی، جو نومبر 2025 میں منعقد ہونے والی 5ویں قومی چیف سکریٹری کانفرنس میں اترپردیش کی پیشکش کی بنیاد بنائے گی۔

لڑکی کی ضد پر سی ایم یوگی نے کھائی مٹھائی، راکھی باندھ کر دیا آشیرواد

لکھنؤ: 8 اگست (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جمعہ کو کاکوری پہنچے۔ جہاں انہوں نے کاکوری ٹرین ایکشن شتابدی مہوتسو میں حصہ لیا اور لڑکیوں کو راکھی باندھی۔ اس دوران ایک لڑکی نے مٹھائی کھانے پر اصرار کیا، جس پر یوگی نے مسکرا کر لڑکی کو مٹھائی کھانے کے بعد آشیرواد دیا۔ سی ایم یوگی نے لڑکیوں کو تحفہ بھی دیا۔ قبل ازیں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے عوام سے دیسی چیزیں استعمال کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ مہنگی ہونے کے باوجود آنے والے تہواروں میں دیسی چیزیں خریدیں۔ لڑکی کے اصرار پر وزیر اعلیٰ یوگی نے مٹھائی کھائی۔ اس دوران سی ایم یوگی بھی کافی خوش نظر آئے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے لڑکیوں کو تحفہ بھی دیا۔ اس دوران نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ قبل ازیں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے عوام سے دیسی چیزیں استعمال کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ مہنگی ہونے کے باوجود آنے والے تہواروں میں دیسی چیزیں ہی خریدیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جب ہم غیر ملکی چیزیں خریدتے ہیں تو اس کا پیسہ باہر جاتا ہے جس سے دہشت گردی اور نکسل ازم میں اضافہ ہوتا ہے اور ہمارے ملک کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔

ہر گھر ترنگا پروگرام کو کامیاب بنانے کے تحت

ریاستی دیہی روزی روٹی مشن 2 کروڑ جھنڈے گروپس کے ذریعے بنوائے گا

لکھنؤ: 08 اگست۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ہر گھر ترنگا پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے محکمہ دیہی ترقیات کے متعلقہ افسران کو جامع ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کو جھنڈوں کی تیاری کے لیے مختص اہداف کو پورا کرنے کے لیے جنگی بنیادوں پر کام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ جناب موریہ نے کہا کہ ہر گھر ترنگا مہم 2022 میں 'آزادی کا امرت مہوتسو' کے تحت شروع کی گئی تھی۔ اس مہم کا مقصد شہریوں کو اپنے گھروں پر قومی پرچم لہرانے اور ترنگے کے ساتھ ذاتی اور جذباتی تعلق استوار کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ گزشتہ چند سال میں یہ قومی تشخص، حب الوطنی اور فخر کی عوامی شرکت کی تحریک کے طور پر ایک کامیاب مہم بن چکی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 'ہر گھر ترنگا' پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے اترپردیش دیہی روزی روٹی مشن کے تحت بنائے گئے گروپوں کے ذریعے دیہی علاقوں میں 02 کروڑ جھنڈے تیار کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال منعقد 'ہر گھر ترنگا' پروگرام میں، اترپردیش دیہی روزی روٹی مشن کے تحت گروپوں کے ذریعے 1.88 کروڑ سے زیادہ جھنڈے کامیابی کے ساتھ تیار کیے گئے، جس کی اعلیٰ سطح پر تعریف کی گئی ہے۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن مشن ڈائریکٹر محترمہ دیپا رنجن کی طرف سے ضلع مجسٹریٹوں کو بھیجے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ گروپوں کو کوئی مالی نقصان نہ پہنچے۔ گروپوں کے بنائے ہوئے جھنڈے مختلف مشنوں کے دیگر اجزاء سے مستفید ہونے والے لوگوں کے ذریعے بھی فروخت کیے جا سکتے ہیں۔ گروپ کی طرف سے بنائے گئے جھنڈوں کی معلومات/رپورٹ مقررہ فارمیٹ پر گوگل شیٹ کے ذریعے دستیاب کرائی جائے گی جسے پروگرام کی تکمیل کے تین دن کے اندر ہیڈکوارٹر کے ساتھ باقاعدگی سے شیئر کیا جا رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ جھنڈا لہرانے کے لیے گروپ ممبران/مختلف مشن کے استفادہ کنندگان اور شہریوں کو واضح طور پر آگاہ کیا جائے اور انہیں قواعد و ضوابط اور دیگر معلومات سے آگاہ کیا جائے۔ مختلف سرکاری اسکیموں سے مستفید ہونے والے استفادہ کنندگان کو جھنڈا لہرانے کی ترغیب دی جانی چاہیے اور ان استفادہ کنندگان کو سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعہ بنائے گئے جھنڈے خریدنے اور انہیں دستیاب کرانے کی بھی ترغیب دی جانی چاہیے۔ ترنگا پرچم کی تیاری کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے، پچھلے سال کے مقابلے زیادہ ہنرمند سیلف ہیلپ گروپس/ممبران کو کام الاٹ کیا جائے۔ بہر حال، پرچم کی تیاری کا کام زیادہ سے زیادہ گروپوں کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ گروپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص/ادارہ/ٹھیکیدار کسی بھی حالت میں اس کام میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے لیے کڑی نگرانی کے ذریعے تمام انتظامات کو یقینی بنایا جائے اور مسلسل چوکسی برقرار رکھی جائے۔ اس سلسلے میں تمام سرکاری قوانین کی 100٪ تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

ریاست کے تمام مدارس میں یوم آزادی جوش وخروش سے منایا جائے گا: ریاستی وزیر دانش آزاد انصاری

لکھنؤ: 08 اگست۔ اقلیتی بہبود، مسلم وقف اور حج کے وزیر مملکت جناب دانش آزاد انصاری نے پرنسپل سکریٹری، اقلیتی بہبود اور وقف محکمہ کو لکھے خط کے ذریعے آئندہ یوم آزادی کے موقع پر ریاست کے تمام مدارس میں یوم آزادی کے تہوار کو وسیع پیمانے پر منانے کی ہدایت دی ہے۔ وزیر مملکت نے کہا ہے کہ 10 سے 13 اگست تک تمام مدارس میں مختلف حب الوطنی کے پروگرام کیے جائیں۔ اس دوران طلباء کے درمیان یوم آزادی کے حوالے سے سیمینار، مباحثہ اور مصوری کے مقابلے کا انعقاد کیا جائے گا تاکہ طلباء میں ملک کے تئیں فخر، احترام اور بیداری کے جذبات کو تقویت ملے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ 13 سے 15 اگست تک ریاست کے تمام مدارس پر ترنگا لہرا کر ترنگا یاترا کا اہتمام کیا جائے۔ نیز ہر سال کی طرح اس سال بھی مدارس میں یوم آزادی کے پروگرام کے ساتھ ساتھ طلباء میں صفائی آگاہی مہم اور درخت لگانے کا پروگرام بھی منعقد کیا جائے تاکہ قومی اتحاد، ماحولیاتی تحفظ اور حب الوطنی کا پیغام معاشرے تک وسیع پیمانے پر پہنچے۔ مسٹر انصاری نے کہا کہ ان تقریبات کا مقصد نوجوانوں اور بچوں میں ملک کی جدوجہد آزادی کی کہانی، شہداء کے تعاون اور ترنگے کی اہمیت کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے مدارس کے منتظمین، اساتذہ اور طلباء پر زور دیا کہ وہ اس تہوار کو جوش وخروش اور نظم وضبط کے ساتھ منائیں۔

گوشت ایکسپورٹ میں سب سے آگے ہے اترپردیش

لکھنؤ: 8 اگست (پی این ایس) فیڈریشن آف انڈین ایکسپورٹ آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق مالی سال 2024-25 میں سب سے زیادہ تقریباً 47 ہزار کروڑ روپے کے الیکٹرانک مصنوعات کی برآمد کی گئی۔ دوسرے نمبر پر گوشت کی برآمد رہی، جو تقریباً 20 ہزار کروڑ روپے کی رہی۔ تیسرے نمبر پر ٹیکسٹائل (کپڑے) کا شعبہ رہا۔ اترپردیش الیکٹرانکس کی برآمدات کا سب سے بڑا مرکز بن گیا ہے۔ FIEO کی تازہ رپورٹ کے مطابق، اترپردیش اب ہندوستان کا سب سے بڑا الیکٹرانکس برآمداتی مرکز بن گیا ہے، جس میں الیکٹرانکس، گوشت، ٹیکسٹائل کے علاوہ دیگر اقسام کی مشینری، قالین، جوتے، دھات سے بنے برتن جیسے مصنوعات شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، اترپردیش کے ٹاپ 10 میں سے 9 شعبوں میں مثبت ترقی دیکھی گئی ہے۔ اس میں "ایک ضلع، ایک پیداوار"، فریٹ کوریڈور، اور لاجسٹک پارک کا اہم کردار رہا ہے۔ برآمداتی شعبے میں اس اضافہ کا کریڈٹ یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کی مؤثر پالیسیوں کو بھی دیا جا رہا ہے، جنہوں نے ریاست میں تجارتی ماحول اور بنیادی ڈھانچے میں تیزی سے بہتری لائی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق سال 2023-24 میں الیکٹرانک مصنوعات کی برآمدات 756,38 کروڑ روپے تھیں، جو 2024-25 میں بڑھ کر 131,46 کروڑ روپے تک پہنچ گئیں۔ وہیں گوشت کی برآمد میں بھی 276,1 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا، جو 505,18 سے بڑھ کر 781,19 کروڑ روپے ہوگیا۔ ٹیکسٹائل کی برآمدات بھی 054,14 سے بڑھ کر 551,15 کروڑ روپے ہوگئی ہیں۔ اترپردیش کی مصنوعات کی برآمدات امریکہ، برطانیہ، جرمنی، نیپال، آسٹریا، فرانس، نیدرلینڈ، اور اسپین جیسے ممالک میں بڑھی ہیں۔ گزشتہ مالی سال میں امریکہ میں 19 فیصد، برطانیہ میں 7 فیصد، یو اے ای میں 6 فیصد، جرمنی میں 5 فیصد، نیپال میں 5 فیصد، آسٹریا میں 5 فیصد، فرانس میں 4 فیصد اور اسپین میں 3 فیصد تک برآمدات ہوئی ہیں۔

اتر ریلوے

کھلا ٹینڈر نوٹس (ای-ٹینڈر)

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ڈویژنل ریلوے منیجر (انجینئرنگ) اتر ریلوے لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای-ٹینڈر سسٹم کے ذریعہ جس کی آخری ٹینڈر تاریخ مورخہ 29-08-2025 کو 15.00 بجے تک طلب کئے جاتے ہیں۔ اس ٹینڈر کے مینول آفر منظور نہیں کئے جائیں گے۔ اگر کوئی مینول آفر آتا ہے تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹینڈر دہندگان ٹینڈر فارم کی قیمت اور زر بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف IREPS پورٹل پر دستیاب آن لائن بھگتان سسٹم میں نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ سے کیا جائے گا۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر کے ذریعہ بھگتان منظور نہیں کئے جائیں گے۔

1.	ٹینڈر نوٹس نمبر	09102025 مورخہ 07-08-2025
2.	ٹینڈر نمبر	21-Sr-DEN-VI-LKO-2025-26
3.	کام کا نام	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ پریاگ کے تحت ایس ایس ای روڈ کس پریاگ اور اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ اناؤ کے تحت ایس ایس ای روڈ کس اناؤ کے تحت پلوں کی متفرق مرمت کا کام۔
4.	تخمینہ لاگت	Rs.99,95,682.14
5.	زر بیعانہ کی رقم	Rs.1,99,900.00
6.	مدت تکمیل کام	منظوری لیٹر جاری کرنے کی تاریخ سے آٹھ ماہ
7.	ٹینڈر ڈالنے کی شروعات	15-08-2025
8.	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت	29-08-2025 کو 15.00 بجے
9.	ویب سائٹ	www.ireps.gov.in

نوٹ: ٹینڈر سے متعلق دیگر مفصل تفصیلات مذکورہ ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

No.48WA/Ten/Works/01902025/Sr. DEN.VI/LKO/2025-26 مورخہ 07-08-2025
2437/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ریاست کے وزیر سیاحت اور ثقافت نے رکھشا بندھن کے موقع پر بہنوں کو مبارکباد دی

لکھنؤ: 08 اگست۔ اترپردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے رکھشا بندھن کے موقع پر ریاست کے لوگوں بالخصوص بہنوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ان کے لیے صحت مند اور خوشگوار زندگی کی خواہش کی ہے۔ رکھشا بندھن کے موقع پر مبارکبادی پیغام میں وزیر سیاحت نے کہا کہ ہماری ثقافت میں خواتین کا احترام کا مقام ہے۔ خواتین طاقت کی ایک شکل ہیں۔ اس تہوار پر بہنیں اپنے بھائی کی کلائی پر راکھی باندھتی ہیں اور ان کی عزت اور تحفظ کے لیے دعا کرتی ہیں۔ یہ تہوار خواتین کے احترام اور بہن بھائیوں کے درمیان محبت کا عکاس ہے۔

جسٹس پرشانت کمار کی حمایت میں 13 جج سامنے آئے

پریاگ راج: 8 اگست (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کے 13 ججوں نے ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کے خلاف محاذ کھولتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ارون بھنسالی سے فل کورٹ میٹنگ بلانے کی درخواست کی ہے۔ اس کے لیے ججوں نے ایک خط لکھا ہے جو اب سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے، حالانکہ اس خط کی کوئی سرکاری تصدیق ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ اس خط پر ججوں کے دستخط بھی موجود ہیں۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے 13 ججوں نے جسٹس پرشانت کمار کے خلاف سپریم کورٹ کے حالیہ حکم کے اختیار سے متعلق فل کورٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ان 13 معزز ججوں نے چیف جسٹس ارون بھنسالی کو اس سلسلے میں خط لکھا ہے۔ درحقیقت، 4 اگست کو جاری ایک سخت حکم میں سپریم کورٹ کے جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس آر مہادیون کی ڈویژن بنچ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے کہا تھا کہ جسٹس پرشانت کمار کو ان کی ریٹائرمنٹ تک فوجداری مقدمات کی سماعت سے ہٹا دیا جائے اور انہیں ایک تجربہ کار سینئر جج کے ساتھ ڈویژن بنچ میں بٹھایا جائے۔ جسٹس پرشانت کمار کے خلاف یہ حکم اور سخت ریمارکس اس فیصلے کی بنیاد پر دیے گئے تھے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ دیوانی تنازعات میں رقم کی وصولی کے لیے متبادل ذریعے کے طور پر فوجداری استغاثہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اب الہ آباد ہائی کورٹ کے 13 ججوں نے اپنے دستخط شدہ خط میں جسٹس پرشانت کمار کی حمایت کی ہے اور چیف جسٹس سے فل کورٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وائرل ہونے والے خط میں کہا گیا ہے کہ 4 اگست 2025 کا متعلقہ حکم نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کے بغیر جاری کیا گیا تھا اور اس میں معزز جج کے خلاف سخت نتائج درج ہیں۔ ججوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ہائی کورٹ کی فل کورٹ یہ قرارداد منظور کرے کہ جسٹس پرشانت کمار کو فوجداری مقدمات کی فہرست سے ہٹانے کے حکم پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا کیونکہ سپریم کورٹ کو ہائی کورٹ پر انتظامی نگرانی کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ فل کورٹ کو سپریم کورٹ کے اس حکم کے لہجے اور جذبے کے بارے میں اپنی تشویش درج کرانی چاہیے۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ کا یہ حکم 'میسرز شکھر کیمیکلز بنام ریاست اترپردیش' کے معاملے میں خصوصی اجازت درخواست (فوجداری) نمبر 11445/2025 کے سلسلے میں دیا گیا تھا۔ یہ معاملہ اس وقت شروع ہوا جب ایک مجسٹریٹ نے ایک شکایت کی بنیاد پر ملزم کو طلب کیا، جس میں تعزیرات ہند کی دفعہ 405 کے تحت امانت میں خیانت کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ملزم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں درخواست دائر کر کے اس سمن کو منسوخ کرنے کی استدعا کی تھی۔ ملزم کا موقف تھا کہ یہ ایک دیوانی تنازع ہے۔ 5 مئی 2025 کو ایک جج نے سپریم کورٹ کے فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے درخواست کو خارج کر دیا۔ اس کے بعد خریدار نے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت سپریم کورٹ میں اپیل کی جس کے نتیجے میں 4 اگست 2025 کا حکم سامنے آیا۔ سپریم کورٹ نے اپنے 4 اگست 2025 کے حکم میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس پرشانت کمار پر سخت تبصرے کیے تھے۔ سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ ایک ہائی کورٹ کو ماتحت عدالت کے ججوں کے خلاف تبصرہ کرتے وقت احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ جج عدالت میں موجود نہیں ہوتے تاکہ اپنا دفاع کر سکیں۔ سپریم کورٹ نے 4 اگست 2025 کے حکم میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 5 مئی 2025 کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے معاملہ دوبارہ سماعت کے لیے ایک دوسرے جج کے پاس بھیج دیا، جسے چیف جسٹس نامزد کریں گے۔ فی الحال اس خط کی حقیقت کیا ہے، یہ کوئی نہیں جانتا کیونکہ اس بارے میں کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کو بدلتے ہوئے سپریم کورٹ نے جسٹس پرشانت کمار کے تبصرے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا، "ہم فیصلہ کے پیرا 12 میں درج تبصروں سے حیران ہیں... جج نے یہاں تک کہہ دیا کہ شکایت کنندہ کو سول طریقہ اپنانے کے لیے کہنا بہت ہی نامناسب ہوگا کیونکہ سول مقدمے طویل وقت لیتے ہیں اور اس لیے فوجداری کارروائی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔" جسٹس سنہا نے مشورہ دیا کہ فل کورٹ میٹنگ بلائی جائے اور یہ تجویز پاس کی جائے کہ سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق پرشانت کمار کو فوجداری بنچ سے ہٹایا نہیں جائے گا کیونکہ سپریم کورٹ کو ہائی کورٹ کے انتظامی امور پر کنٹرول کا حق نہیں ہے۔

لکھنؤ میں بہلا پھسلا کر بیوٹیشن کی عصمت ریزی، ملزم گرفتار

لکھنؤ: 8 اگست (پی این ایس) راجدھانی کے علاقہ موہن لال گنج تھانہ پولیس نے بیوٹیشن کو بہکانے اور اس کے ساتھ زیادتی کے الزام میں ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم کی شناخت انس صدیقی کے نام سے ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پولیس نے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ خبر کے مطابق موہن لال گنج کی ایک 19 سالہ لڑکی بیوٹی پارلر جانے کے لیے گھر سے نکلی تھی، لیکن شام تک واپس نہیں آئی۔ لڑکی کا کوئی سراغ نہ ملنے پر اس کے بھائی نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے تفتیش کی تو پتہ چلا کہ انس صدیقی نامی نوجوان اسے ورغلا کر اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ پولیس نے ٹیم تشکیل دے کر لڑکی کی تلاش شروع کر دی اور اسے برآمد کر لیا۔ اسی دوران متاثرہ نے پولیس کو اپنے بیان میں بتایا کہ ملزم انس صدیقی نے اسے لالچ دے کر اغوا کیا، پھر اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی۔ جس کے بعد پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس نے فوری طور پر ایک ٹیم تشکیل دی اور ملزم انس صدیقی کو گوسائی گنج تھانہ علاقہ کے اندرا کینال جیل روڈ کے قریب سے گرفتار کر لیا۔ موہن لال گنج کے انسپکٹر دنیش کمار نے بتایا کہ ملزم انس جس نے بیوٹیشن کو لالچ دے کر اس کی عصمت دری کی تھی، وہ کٹرہ بکاس خرواہی بازار کا رہنے والا ہے۔ پولیس نے ملزم کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے اسے جیل بھیج دیا ہے۔

اودھ نامہ

دردکا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

یہ ایک آفاقی صداقت ہے جسے بار بار آزمایا جا چکا ہے اور ہر بار یہ صداقت صد فیصد ثابت ہو چکی ہے کہ جب کہیں بھی ظلم اپنی انتہا کو پہنچتا ہے اور اس کی می عاد بڑھ جاتی ہے ایک دن وہ بھی آتا ہے کہ ظالم کے ساتھ اور اس کے حمایتی بھی ساتھ چھوڑنے لگتے ہیں، اب اس کے پیچھے ان کی انسانیت اور ضمیر کا جاگ اٹھنا ہو یا پھر ان کی طبیعتوں کا اکتا جانا لیکن بہر حال ان کا ساتھ کمزور ہونے لگتا ہے، یہاں تک کہ خود ظالم کی زمین بھی اس کے خلاف بول اٹھتی ہے اور ظالم آہستہ آہستہ تنہا ہونے لگ جاتا ہے تب وہ غالب کے اس شعر کی آفاقیت سامنے آتی ہے یا کھلنے لگتی ہے کہ

عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

آج یہی کچھ ہم اسرائیل میں دیکھ رہے ہیں۔ سات اکتوبر 203 کو رونما ہونے والے ایک سانحے یا حادثے (جس کے بارے میں اب شک ہوتا ہے کہ وہ بھی اسرائیل کی ایک مکر وفریب بھری چال تھی) کو بنیاد بنا کر غزہ پر جاری کی جانے والی اسرائیلی جارحیت، انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں، اور معصوم فلسطینی بچوں، عورتوں، اور بے گناہ شہریوں پر کی جانے والی فوجی یلغار نے وہ طوفان کھڑا کر دیا ہے جو نہ صرف عالمی سطح پر اسرائیل کی مخالفت کا سبب بن رہا ہے بلکہ خود اسرائیل کے اندر سے اٹھنے والی صداؤں نے اس جارح نظام کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جس اسرائیل میں اپنی حکومت کے خلاف آواز اٹھانا غداری تصور کیا جاتا تھا، وہاں کے سب سے معتبر اخبار ہارٹز کے سینئر صحافی کیڈیون لیوی جب وزیر اعظم نتن یاہو کو "ی" اور "پاگل" لکھتے ہیں تو یہ ایک معمولی جملہ نہیں بلکہ ایک زخمی ضمیر کی پکار ہے، جسے اب دبایا نہیں جا سکتا۔ اسرائیلی عوام کا یہ اجتماعی شعور، جواب سڑکوں پر اتر آیا ہے، کسی بیرونی سازش یا دشمن کی کارستانی نہیں بلکہ ظلم کے خلاف ایک فطری، انسانی اور اخلاقی رد عمل ہے۔ ہر روز تل ابیب، حیفہ، اور دیگر بڑے شہروں میں ہزاروں لوگ مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ صرف یرغمالوں کے اہل خانہ نہیں بلکہ وہ عام شہری ہیں جنہوں نے جنگ کو کبھی قومی فخر سمجھا تھا۔ آج وہی شہری، وہی سابق فوجی کمانڈر، وہی یہودی دانشور، نتن یاہو حکومت کے خلاف بول رہے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں، اور فوج سے اپیل کر رہے ہیں کہ غزہ میں لڑنے سے انکار کر دو۔ سچ پوچھئے تو یہ مناظر اسرائیل کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر رہے ہیں ایسا باب جو شاید جلد ہی اسرائیلی فسطائیت کا خاتمہ ثابت ہوگا۔ یہ احتجاج محض جذباتی نہیں، بلکہ مدلل، منظم اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی ہے۔ اپوزیشن لیڈر یائر لپیڈ نے خود اپنی ہی حکومت کو "فاشسٹ" قرار دے کر یہ واضح پیغام دے دیا ہے کہ اب بات سیاسی اختلاف سے بڑھ کر قومی نجات کی ہو چکی ہے۔ قابل غور بات یہ بھی ہے کہ اسرائیل میں وہ قانون موجود ہے جس کے تحت ملک کے خلاف بین الاقوامی مدد طلب کرنے کو غداری قرار دیا جاتا ہے، لیکن جب خود اہلِ وطن عالمی برادری سے اپیل کرنے لگیں تو حکومت کو چاہیے کہ وہ آئینہ دیکھے، قانون کی آڑ میں مظالم چھپانے کے بجائے انصاف کا راستہ اپنائے۔

عالمی منظرنامہ اب بہت تیزی سے بدل رہا ہے۔ کل کی خبروں کے مطابق اطالوی اراکین پارلیمنٹ نے فلسطینی عوام سے منفرد انداز میں اظہار یکجہتی کیا ہے۔ اٹلی کی سیاسی جماعت فائیو اسٹار موومنٹ کے ارکان نے اطالوی پارلیمنٹ میں فلسطینی پرچم کے رنگوں والے لباس پہن کر فلسطینیوں سے یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران پارٹی کے ارکان نے کہا کہ آج ہم یہ پرچم نہیں لہرا رہے، کیونکہ آپ ہم سے چھین لیں گے۔ فائیو اسٹار موومنٹ جماعت کے اراکین نے کہا کہ آج ہم اس پرچم کو اپنے جسم سے لگا رہے ہیں کیونکہ یہ اب صرف فلسطین کا پرچم نہیں، بلکہ انسانیت کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا عالمی پرچم بن چکا ہے۔ یہ اقدام اسرائیلی حملوں کے خلاف عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے احتجاج اور فلسطینی عوام سے ہمدردی کے اظہار کے سلسلے کا حصہ ہے۔ واضح رہے کہ غزہ پر اسرائیل کے وحشیانہ حملے جاری ہیں، تازہ کارروائی میں مزید 150 سے زائد فلسطینی شہید ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ پر حملے رکنے کا نام نہیں لے رہے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں 150 سے زائد فلسطینی شہید ہوئے۔ شہدا میں امداد کے منتظر 90 فلسطینی بھی شامل ہیں۔

آج کی دنیا وہ دنیا نہیں رہی جو 2014 یا 2021 میں خاموشی سے اسرائیلی ظلم برداشت کرتی تھی۔ اب دنیا بھر کے میڈیا، انسانی حقوق کی تنظیمیں، اور سب سے اہم، خود عام انسان، اسرائیل کے خلاف صف آراء ہو رہے ہیں۔ اٹلی کے شہر میلان میں جگہ جگہ پوسٹرز لگے ہیں جن پر لکھا ہے: "اسرائیلیوں کا خیر مقدم نہیں"۔ نیدرلینڈ نے اسرائیلی وزراء اسموتریچ اور بن گویر کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روک دیا ہے، ان کے بیانات کو "نفرت انگیز" اور "انسانیت دشمن" قرار دیا گیا ہے۔ یہ معمولی سفارتی اقدامات نہیں بلکہ ایک واضح اشارہ ہیں کہ دنیا اب اسرائیلی جارحیت کو قبول کرنے سے انکار کرنے لگی ہے اور دنیا کے بڑے ممالک بھی اب اسرائیل سے فاصلہ اختیار کر رہے ہیں۔ اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ فلسطینیوں کی جدوجہد صرف زمین کی نہیں بلکہ انصاف، وقار، اور انسانیت کی بقا کی جدوجہد ہے۔

اسکول کی ٹنکی میں کیڑے ماردوا

کیا بچوں سے محبت سے زیادہ مسلمانوں سے نفرت کا جذبہ قوی ہو چکا ہے؟

اپوروانند

کیا آپ اس کنویں میں زہر ڈال دیں گے، جس کا پانی آپ کے بچے پیتے ہیں کیونکہ اس کا الزام پڑوسی پر لگا کر اسے بدنام کیا جا سکتا ہے یا سزا دلوائی جا سکتی ہے؟ کیا اپنے بچوں سے محبت سے زیادہ قوی جذبہ پڑوسی سے نفرت کا ہے؟

یہ سوال پچھلے کئی دنوں سے پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے، کیونکہ کرناٹک کا وہ واقعہ رہ رہ کر یاد آ رہا ہے، جس میں ایک ہندوتوا تنظیم رام سینا کے کارکنوں نے ایک اسکول کے پانی میں زہر ملوا دیا۔ ان کا خیال تھا کہ اس کا الزام اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے سر جائے گا اور اسے سزا ہوگی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہیڈ ماسٹر مسلمان ہیں۔

کرناٹک کے بیلگاوی ضلع کے ہلی کتی گاؤں کے اسکول کی ٹنکی میں جہاں شری رام سینا کے لیڈر ساگر پاٹل اور اس کے دو ساتھیوں کو کیڑے ماردوا ملانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ پاٹل نے اپنے ساتھی کرشنا مادر کو یہ کہہ کر بلیک میل کیا کہ اس کو دوسری ذات کی عورت سے اس کے تعلقات کے بارے میں معلوم ہے اور وہ یہ بات گاؤں میں سب کو بتائے گا۔ اس سے ڈر کر مادر نے اپنے دوسرے دوست ماگن گوڑا پاٹل کے ساتھ مل کر کیڑے ماردوا خریدی۔ انہوں نے ایک اسکولی بچے کو چاکلیٹ اور 500 روپے دے کر اس کیڑے ماردوا کو ٹنکی میں ڈالنے کا لالچ دیا۔ بچوں نے پانی پیا اور انہیں کچھ عجیب سی بو محسوس ہوئی۔ کچھ بچے بیمار پڑ گئے۔ تفتیش پر ٹنکی کے قریب سے ایک بوتل ملی جس میں کیڑے ماردوا بچی ہوئی تھی۔ بچے نے بتایا کہ اسے یہ بوتل کس نے دی تھی اور اس نے اس سے کیا کرنے کو کہا تھا۔ شکر ہے کہ کوئی ہلاک نہیں ہوا۔ کیا اسے سازش کرنے والوں کے حق میں دلیل کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے؟ کہ شاید ہندوتوا والوں نے کیڑے مار ادویات کے اثرات کے بارے میں معلوم کر لیا ہو کہ اس سے موت نہیں ہوگی؟ لیکن اصل کام ہو جائے گا، یعنی ہیڈ ماسٹر کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا اور اسے کسی نہ کسی طرح سے سزا دلوائی جائے گی۔

مقصد بچوں کو مارنا نہیں تھا بلکہ ہیڈ ماسٹر کو بدنام کرنا تھا۔ ارادہ نیک تھا، خواہ اس پر عمل کرنے کا طریقہ کچھ غلط رہا ہو! مسلمان کو کسی نہ کسی طریقے سے ہراساں کرنے سے بڑھ کر 'نذہبی' کام کیا ہو سکتا ہے؟ اور کیا ہمارے صحیفوں میں بھگوان کرشن نے بھی اپنے دشمنوں کو شکست دینے کے لیے فریب کا سہارا نہیں لیا تھا؟

رام سینا کے ان کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ امید ہے کہ پولیس ان پر مقدمہ چلانے میں ثبوت جمع کرنے اور پیش کرنے میں مستعدی کا مظاہرہ کرے گی اور وہ مالیگاؤں میں دہشت گردانہ تشدد کے ملزمان کی طرح بچ نہیں پائیں گے۔ عام طور پر پولیس اور عدالتیں بھی ایسے معاملات میں کچھ نرمی کا مظاہرہ کرتی ہیں جن میں ملزمان ہندو ہوتے ہیں کیوں کہ کہیں نہ کہیں انہیں لگتا ہے کہ یہ غریب لوگ قوم کے لیے ہی یہ کام کر رہے تھے۔ فرض کیجیے، اگر اس کا بچوں پر زیادہ شدید اثر ہوتا اور دوا کی بوتل نہ ملتی اور نہ ہی وہ بچہ پکڑا جاتا جس نے دوا ڈالی تھی۔ پھر ہیڈ ماسٹر کا کیا حال ہوتا؟ تو کیا کرناٹک کے ایک دیہی اسکول کی یہ خبر قومی خبر بن گئی ہوتی؟ کیا ٹی وی چینل اور اخبارات دن بھر اس خبر کو چیخ چیخ کر نہیں سنا رہے ہوتے؟

ہندوتوا کے غنڈوں کا مقصد اسکول کے ہیڈ ماسٹر کو ہراساں کرنا تھا، لیکن اس خبر سے مسلمانوں کے بارے میں نفرت پھیلانے میں کتنی آسانی ہوتی؟ شکر ہے ایسا نہیں ہوا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ میڈیا نے ہندوتوا غنڈوں کے اس گھناؤنے فعل کو کیوں دبایا؟ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے میڈیا کو ملک کے عوام سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اور وہ محض مسلم دشمنی کا پروپیگنڈہ کرنے والے بن گئے ہیں۔ وہ لوگوں کو ہندوتوا تنظیموں کی حقیقت بتانا بھی نہیں چاہتے۔

اسی میڈیا نے کورونا وبا کے دوران ہفتوں تک دن رات ایک فرضی خبر نشر کی، جو سراسر جھوٹ تھی کہ تبلیغی جماعت کے لوگ ملک میں کورونا پھیلانے کی سازش کر رہے ہیں۔ ہم نے اس وقت تقریباً روزانہ مختلف میڈیا سے یہ خبریں بھی سنی تھیں کہ مسلمان سبزیوں، پھلوں اور کھانے پینے کی چیزوں پر تھوکتے ہیں۔ یہ سب جھوٹ تھا، لیکن اس بھیانک جرم کے لیے کسی پر مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ بالآخر اس جھوٹ کی وجہ سے ہزاروں مسلمانوں کی روزی روٹی متاثر ہوئی، کئی گرفتار ہوئے۔ عدالت میں ثابت ہوا کہ یہ سب جھوٹ تھا۔ عدالتوں نے مسلمانوں کو الزامات سے بری کر دیا۔ لیکن انہوں نے جھوٹ بول کر مسلمانوں کو پھنسانے کے جرم میں پولیس، حکومت ہند اور دہلی حکومت کے اہلکاروں اور ٹی وی چینلوں کے خلاف کارروائی کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں۔ کیوں؟

ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف شک اور نفرت پھیلانے کے لیے جھوٹ کا استعمال جائز سمجھا جاتا ہے۔ یہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی نسلوں سے آزمودہ حکمت عملی ہے۔ کرناٹک کے اس واقعہ کے بارے میں پڑھتے ہوئے للت واچھانی کی فلم 'مین ان دی ٹریز' کی یاد آ گئی۔ اس فلم میں آر ایس ایس کے سینئر سویم سیوک دیس راج گوئل کا انٹرویو اور ان کے بہت بعد کی نسل کے ایک دوسرے سویم سیوک کا انٹرویو بھی شامل ہے۔ گوئل بتاتے ہیں کہ 1947-48 میں جب ہر طرف فسادات ہو رہے تھے، ان کا شہر موگا کچھ پر امن تھا۔ سنگھ کے لوگ ان پر تنقید کرنے لگے: آخر ان کے رہنے کا کیا فائدہ اگر مسلمان ان کے شہر میں چین سے ہیں؟ پھر گوئل اور ان کے ساتھیوں نے مل کر پوسٹر بنائے جس میں لکھا تھا کہ رمضان کے مہینے میں کافروں کو مارنے سے ثواب ملتا ہے۔ یہ پوسٹر شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے تھے۔ شہر بھر میں خوف وہراس پھیل گیا۔ ہندوؤں نے اسلحہ خریدنا شروع کر دیا۔ تشدد پھوٹ پڑا۔ اس تشدد میں گوئل صاحب کی گائے کی دیکھ بھال کرنے والے گاما مارا گیا۔ وہ مسلمان تھا۔ گوئل کو صدمہ ہوا، گویا وہ اس کے قتل کے لیے ذمہ دار ہوں۔

گوئل صاحب کے بعد کی نسل کے آر ایس ایس کے ایک سابق سویم سیوک نے بھی اپنی نوعمری کا ایک واقعہ سنایا۔ ان کی شاکھا میں شاکھا سنچالک کی ہدایت پر 13-14 سال کے بچوں نے ایسے خط لکھے جس سے یہ وہم پیدا ہوتا تھا کہ مسلمان ہی ایک دوسرے کو لکھ رہے ہیں۔ ان میں لکھا تھا کہ ہم نے اپنے گھر پر اتنا اسلحہ اور ہتھیار خرید رکھا ہے، تم کیا کر رہے ہو؟ فلاں فلاں تاریخ کو ہندوؤں کو ٹھکانے لگانا ہے۔ پھر اتفاق سے وہ خط کچھ بڑے بچوں کے ہاتھ لگے اور وہ گھر اور اسکول میں ان کے بارے میں بات کرتے تھے۔ اس سے خوف اور شک کا ماحول پیدا کرنے میں مدد ملی۔ کچھ والدین نے اپنے بچوں کو شاکھا میں بھیجنا بند کر دیا لیکن بہت سے لوگوں نے اپنے بچوں کو شاکھا میں داخل کرایا۔ یہ سوال بجا طور پر پوچھا گیا کہ اگر یہ خطوط پکڑے بھی جاتے تو یہ معلوم کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا کہ یہ کس شاکھا میں کس سے اور کس کی ہدایت پر لکھے گئے ہیں۔ ان سے ہندوؤں کے ذہنوں میں مسلمانوں کے بارے میں شکوک پیدا ہوئے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ مسلمانوں کے خلاف تشدد بھی ہوتا۔ اس کا ذمہ دار کون ہوتا اور وہ کیسے پکڑا جاتا؟

کرناٹک میں ہی پچھلے دنوں میں ایسے معاملات سامنے آئے ہیں جن میں ہندوتوا کے حامی 'پاکستان زندہ باد' کے نعرے لگا رہے ہیں یا پاکستان کا پرچم لہرا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جا سکے، یا پاکستان کا جھنڈا بھی وہی لگا سکتے ہیں۔ اس کا الزام ان پر لگا کر مقدمہ کروایا جا سکتا ہے۔ لیکن معلوم ہوا کہ یہ کام ہندوتوا کے حامیوں نے کیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے کہا، رام سینا کے لوگ وہی کام کر رہے تھے جو آر ایس ایس کرتا رہا ہے۔ کیرالہ میں آر ایس ایس دہائیوں تک کام کرنے والے سدھیش منی نے اپنی سوانح عمری میں لکھا:

میں بڑے جوش اور ولولے سے سنگھ کی سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ اب میں مایوس ہوں...... سنگھ تحریک کے سفر میں جن [سویم سیوکوں] سے میری ملاقات ہوئی وہ ہوس کے بے لگام گھوڑوں کی طرح ہیں۔ وہ سارا دن سوتے ہیں اور اندھیرے میں شکاری جانوروں کی طرح شکار کی تلاش میں نکل آتے ہیں......۔ سویم سیوک خود ہی تباہی کا باعث بنتے ہیں مندروں کو سبز رنگ کر کے اور ایک مردہ گائے کو مندروں کے صحن میں پھینک کر۔ وہ مختلف قسم کے ہتھیار جمع کرتے ہیں......۔ ہر سویم سیوک شیطانی سرگرمیوں کے اتھاہ اور خطرناک پاتال کی طرف بڑھ رہا ہے۔

فیلکس پال اور نہا چودھری کے اس مضمون میں منی اور چار دیگر سابق سویم سیوکوں کی سوانح عمریوں کی مدد سے یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح آر ایس ایس جھوٹ کی مدد سے تشدد کو ہوا دیتا ہے۔ بہت سی جگہوں پر وہ خود تشدد کرتے ہیں تاکہ الزام مسلمانوں پر ڈالا جا سکے۔ مالیگاؤں تشدد کیس میں ہندوتوا کارکنوں کی رہائی کے حالیہ فیصلے میں عدالت نے لکھا کہ اس کی تحقیقات میں کافی لاپرواہی کی گئی ہے۔ اس کی تفصیلی جانچ میں ہندوتوا کارکنوں کے ملوث ہونے کے پختہ ثبوت ملے تھے لیکن بعد میں این آئی اے نے ان کے ملوث ہونے کے ثبوت کو کمزور کر دیا۔ آر ایس ایس کے تین پرچارکوں کو 2007 کے اجمیر شریف بم دھماکے کے لیے مجرم ٹھہرایا گیا اور سزا سنائی گئی۔ عدالت نے اس بات پر برہمی کا اظہار کیا کہ تفتیشی ایجنسی نے آر ایس ایس کے سینئر عہدیداروں جیسے پرگیہ ٹھاکر اور اندریش کمار کے کردار کی تحقیقات میں سستی کا مظاہرہ کیا۔ کرناٹک کا واقعہ دل دہلا دینے والا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے نے اسے نظر انداز کر دیا۔ تو کیا ہندو سماج نفرت میں اس قدر خودکش ہو چکا ہے کہ اپنے بچوں کی قربانی دینے کو تیار ہے اگر اس سے مسلمانوں کو اور ہراساں کرنے کا کوئی بہانہ مل سکے؟

(بشکریہ: دی وائر اردو)

کیا غزہ کے مظالم پر عرب حکمرانوں کی خاموشی اللہ کے قہر کو دعوت دے رہی ہے؟

غلام غوث، بنگلور

ایک محفل میں جہاں اسرائیل اور حماس کی جنگ کی بحث ہو رہی تھی تب ایک صاحب نے کہا کہ اگر اللہ نے آج قیامت قائم کر دی تو تمام عرب حکمران اور عرب ممالک کے شہریوں کو اللہ دوزخ میں ڈال دے گا۔ ان پر الزام یہ ہوگا کہ وہ اس وقت عیش وعشرت میں مبتلا تھے اور مرغن غذائیں کھا رہے تھے اور چین کی نیند سو رہے تھے جن غزہ کے بھائی، بہنیں، بچے اور بوڑھے کھانے کے دانے دانے کو اور پانی کے ایک ایک بوند کو ترس رہے تھے اور اسرائیلی بمباری سے اپنے بچوں کی لاشیں اٹھائے پھر رہے تھے اور خود بھی ہزاروں کی تعداد میں مر رہے تھے۔ پڑوسی مسلم ممالک میں سے کوئی بھی ان کا پرسان حال نہیں تھا اور کسی نے بھی اسرائیل کے ہاتھ روکنے کی کوشش نہیں کی۔ ایران ہی وہ واحد ملک تھا جو حماس اور حسب اللہ اور یمن کی جانب سے اسرائیل کی مخالفت کر رہا تھا۔ ایران اور اسرائیل کی جولائی میں بارہ روزہ جنگ میں ایران کے اعلی ملٹری افسر اور سائنٹسٹوں کا اچانک اسرائیلی بمباری میں مارا جانا نے مسلم دنیا پر ظاہر کر دیا کہ اسرائیلی ایجنٹ ہر مسلم ملک میں موجود ہیں اور اسرائیل کو پل پل کی خبریں دے رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ کون کمانڈر اور سائنٹسٹ کس مقام پر کس وقت رہتا ہے۔ ایران نے پایا کہ یہ اسرائیلی ایجنٹ مذہبی لبادہ میں مذہبی مقامات میں اور اہم لیڈروں کے گھروں میں مسلمانوں کے وفاداروں کی شکل میں موجود ہیں۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس سے اب تمام مسلم حکمران اور عوام جاگ چکے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو شمالی ہندوستان میں بھی ایسے ایجنٹ مذہبی لباس میں موجود ہیں اور مسلم اوروں اور جماعتوں میں اہم عہدوں پر فائز ہیں اور ان کا ہاتھ مسلکی جھگڑوں میں بھی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کا پتہ کیسے لگایا جائے؟ اس جنگ سے مسلم حکمرانوں کو اس بات کا بھی پتہ چل گیا کہ اسرائیل ہمیشہ دوسروں کو غفلت میں رکھ کر اچانک حملہ کر دیتا ہے۔ ادھر ایران اور امریکہ کی نیوکلیر بموں کے سلسلہ میں بات ہو رہی تھی اور کسی بھی حملہ کا وہم وگمان ھی نہیں تھا کی یکا یک اسرائیل نے ایران پر بمباری شروع کر دی۔ یہ اچھا ہوا کہ ایران ایسے حملے سے بچنے کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا۔ اس جنگ سے تمام کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اسرائیل کن ہتھیاروں کا استعمال کر تا ہے اور وہ بغیر امریکی ملٹری مدد کے کتنے دن جنگ لڑ سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب عرب حکمران عمارتیں، ٹاورس اور جوے خانے بنانا چھوڑ کر اس وقت تک جدید ہتھیار رکھنے کی کوشش شروع کر دیں گے جب تک فلسطین کا مسلہ حل نہیں ہو جاتا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اسرائیل عوامی ہلاکتوں کے لئے تیار، شہروں کے مسمار ہونے کے لئے تیار اور کروڑوں ڈالر جنگوں پر خرچ کرنے تیار مگر فلسطین کے دو ریاستی حل پر عمل کر کے امن سے رہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسرائیل کو بھی معلوم ہو گیا کہ وہ ایران کو جنگ ہیں امریکی امداد کے باوجود ہرا نہیں سکتا۔ ایک صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو اور خاص کر عرب حکمرانوں کو ایک لڑا کو طیارا B2 سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ یو ے ای میں دنیا کا سب سے بڑا ٹاور برج خلیفہ 1.5 بلین ڈالر میں بنایا گیا جبکہ ایک B2 طیارہ 2.2 بلین ڈالر میں بنایا گیا۔ امت مسلمہ کے اندر ترجیحات نہیں ہیں۔ بس ہم عمارتیں اور ٹاورس بناتے رہے اور وہ اپنی سوچ کو بلند کرتے رہے۔ اس لئے ہم مسلمان پیچھے اور وہ ہمیشہ آگے رہے۔ امریکہ ہر سال 900 بلین ڈالر اپنے ڈیفنس پر خرچ کرتا ہے جبکہ ہم فخر سے کہتے رہتے ہیں کہ ہمارے پاس تیل کی دولت ہے۔ ہم خوابوں کی دنیا میں جیتے رہے اور وہ عملی منصوبے بناتے رہے۔ دولت سے عقل نہیں خریدی جاتی۔ ہم صرف دعا کرتے رہے اور وہ عمل کرتے رہے۔ ہم صرف تقریر کرتے رہے اور وہ تحریکیں کرتے رہے۔ یہی فرق ہے ترقی یافتہ اور زوال پسید قوموں میں۔ ہمیں ہماری سوچ کے زاویے کو بدلنے کی ضرورت ہے۔۔ ہمیں صرف ن مسجدیں نہیں بلکہ لائبریریاں اور سائنسی تجربہ گاہیں بھی بنانا چاہیے۔ صرف منبر نہیں مائکرو اسکوپ بھی چاہیے صرف عالم نہیں بلکہ سائنس دان بھی چاہیے۔ اگر ہم اب بیدار نہیں ہوئے تو وقت ہمیں تاریخ کے کوڑے دان میں ڈال دے گا اور ڈال دیا ہے۔۔ ہم نے اپنے بچوں کو ماضی کے قصے سنائے مگر انہوں نے مستقبل کے ہنر سکھائے۔ ہم ماضی میں جیتے رہے اور وہ مستقبل کے ہنر سکھاتے رہے۔ ارے کب تک ہم اپنے ماضی پر فخر کرتے رہیں گے جبکہ ہمارا حال ہمارے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتا جا رہا ہے۔ کب تک ہم میناروں کی بلندیاں ناپتے رہیں گے جبکہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بلندیوں پر پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے آسمان پر سفر کی آیات تو پڑھ لیا مگر کبھی اس پر عمل نہیں کیا مگر انہوں نے انہیں آیات کو سائنس میں ڈھال دیا۔ ہم نے اپنے بچوں کو صرف رٹنا سکھایا مگر انہیں نے اپنے بچوں کو سوچنا، پوچھنا اور تلاش کرنا سرچ کرنا سکھایا۔ ہم نے صرف حافظ قران اور مفتی پیدا کیے مگر انہوں نے انجیر، ڈاکٹر، سائنس دان ماہر فلکیات اور مفکر پیدا کیے۔۔ اب بھی وقت ہے اپنی سوچ کا زاویہ بدلو، دعاوں کے ساتھ عمل کرنا بی سیکھو۔ اپنے حال پر مت رو بلکہ مستقبل کی سوچ پیدا کرو۔ اگر امت کو بچانا ہے تو ہم سب کو بھی ایسا ہی کرنا ہوگا۔ ہم کب تک صرف مذہبی کانفرنسیں کرتے رہیں گے اور جذباتی تقریریں کرتے رہیں گے اور ہر جمعہ اس مہینہ کی فضیلتیں ہی بیان کرتے رہیں گے اور ہر اخباری مضمون میں الگ الگ الفاظ میں ایک ہی مذہبی مسلہ کو دھراتے رہیں گے۔ ہمیں بھی اس دنیا میں پچاس یا سو سال جینا ہے تو خوش حالی کے سات جینے کا ہنر سیکھنا چاہیے۔ اور کتنی دولت صرف مسجدوں اور مدرسوں پر خرچ کرتے رہو گے۔ نہ ہماری اچھی لائبریریاں ہیں، نہ کالج ہیں، نہ ہی ہر شہر میں اپنے میڈیکل اور انجیرنگ کالج ہیں، نہ اسپتال ہیں اور نہ ہی ورزش کرنے کے لئے اکھاڑے ہیں۔ ہم مسجد پر مسجد بنائے جا رہے ہیں اور وہ ہر پرانی مسجد کو توڑتے جا رہے ہیں۔ کب ختم ہوگا یہ سلسلہ؟ جتنی کتابیں اور خیالات سائنس، ٹیکنالوجی، انجیرنگ، میڈیسین، فلکیات اور انٹرنیشنل مسائل پر لکھی گئی ہیں وہ اردو، عربی اور مقامی زبانوں میں نہیں ہیں بلکہ ان کی اکثریت انگریزی میں ہے اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کے ساتھ انگریزی بھی سیکھیے اور ایسی ہی کتابوں کا مطالعہ کرے۔۔ اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو ہم اپنے ماضی میں رہ جائیں گے اور دوسرے مستقبل میں پہنچ جائیں گے۔ دعا اسی وقت کرنا چاہیے جب ہم اللہ کے بتائے ہوئے تمام طریقوں پر عمل کر چکے ہوں۔ آپ اگر ہم مسلمانوں کی لائبریریاں دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہاں زیادہ تر مذہبی کتابیں ہونگی اور کچھ نہیں۔ آج اگر فلسطین کا مسلہ اگر حل ہو گیا تو تمام مسلم ملکوں میں امن ہی امن ہوگا اور زیادہ سے زیادہ ہتھیار رکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد امید تھی کہ اب اور کبھی جنگیں نہیں ہونگی مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا کیونکہ بڑی طاقتیں اپنی حرص کے سبب جنگوں میں مبتلا ہو گئیں۔ اگر آج فلسطین، کشمیر اور تیوان کا مسلہ حل ہو گیا تو جنگوں کے لئے راستے نہیں کھلیں گے۔

فون: 9980827221

کیا راہل گاندھی کے انتخابی دھاندلی کے شواہد کے بعد بھی بیدار ہوگا الیکشن کمیشن؟

اجے آشیرواد مہاپرشت

کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے بنگلورو سنٹرل لوک سبھا سیٹ کے تحت آنے والے ایک اسمبلی حلقہ کی ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کے انکشاف نے ایک تازہ تنازعہ کو جنم دے دیا ہے۔ مہادیو پورہ اسمبلی حلقہ کے ووٹر لسٹ میں متعدد بے ضابطگیوں کو اجاگر کرنے کے لیے کانگریس کی ٹیم کی طرف سے گزشتہ چھ ماہ کے دوران کی گئی کوششیں الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر سوال اٹھانے کے لیے جاری مہم کا حصہ ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مہادیو پورہ واحد اسمبلی حلقہ ہے، جہاں سے بی جے پی نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کو شکست دے کر حیرت انگیز اور ناقابل شکست برتری حاصل کی تھی، جبکہ اسی پارلیمانی حلقے کے باقی سات اسمبلی حلقوں میں اسے کانگریس کے سامنے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

بالآخر، مہادیو پورہ میں بی جے پی کو ملے غیر معمولی طور پر زیادہ ووٹ اتنے ہی تھے کہ اس نے بنگلورو سنٹرل لوک سبھا حلقہ میں کانگریس پر تقریباً 33000 ووٹوں کی برتری بنا لی۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ کانگریس نے جن ووٹر لسٹ کا استعمال کیا، وہ الیکشن کمیشن کے ہی دستاویز ہیں، راہل گاندھی کے ذریعے جمعرات (7 اگست) کو مبینہ انتخابی دھوکہ دہی کے ثبوت پارٹی کا ابھی تک کا سب سے ٹھوس دعویٰ ہے۔ یہ بے ضابطگیاں انتخابی نظام کی ایک بڑی خامی کی طرف اشارہ کرتی ہیں، جس کو حل کرنے کا اختیار اور ذمہ داری صرف الیکشن کمیشن کے پاس ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ راہل گاندھی کے ذریعہ اٹھائے گئے مسائل کی سنجیدگی سے تحقیقات کرنے کے بجائے الیکشن کمیشن نے کانگریس لیڈر کو حلف نامہ کے تحت یہ الزامات لگانے کا چیلنج دیا۔ ای سی کا یہ جواب نہ تو ان خدشات کو دور کرے گا جو ہندوستان میں انتخابات کی سالمیت کے بارے میں حالیہ دنوں میں اٹھائے گئے ہیں اور نہ ہی اس سے عوام کی نظروں میں الیکشن کمیشن کی خود مختار ساکھ کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ بلکہ تنقید کو اس کی حقیقی روح کے ساتھ قبول کرنے سے انکار گاندھی کے الزامات کو ہی تقویت دے گا۔ گاندھی نے مہادیو پورہ میں ووٹر لسٹ میں واضح طور پر فرضی تفصیلات، ووٹر لسٹ میں تکرار، جعلی پتے، فرضی ووٹروں کو شامل کرنے کے لیے فارم 6 کا غلط استعمال اور لاپرواہی سے تیار کردہ ووٹر لسٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الیکشن کمیشن پر 'ووٹ چوری' کا الزام لگایا اور کہا کہ الیکشن کمیشن ایک ایسا 'امپائر' ہے جو دوسری 'ٹیم' یعنی بی جے پی میں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے اشارے پر کام کر رہا ہے، انہوں نے اس کی غیر جانبداری پر بھی براہ راست سوال اٹھایا۔ راہل گاندھی کی طرف سے شیئر کی گئی کچھ باتیں انتہائی حیران کن تھیں۔ انہوں نے کہا کہ مہادیو پورہ ووٹر لسٹ کی ہارڈ کاپی چھ ماہ تک چیک کرنے کے بعد کانگریس کی ٹیم کو 11,965 ڈپلیکیٹ ووٹر، 40,009 جعلی پتے والے ووٹر، 10,452 ایسے ووٹر جو ایک ہی پتے پر رجسٹرڈ تھے، فرضی تصویروں والے 4,132 ووٹر اور 33,692 ایسے ووٹر جن پائے جنہوں نے فارم 6 (نئے ووٹر کے طور پر نام کے اندراج کے لیے ضروری دستاویز) کا استعمال کر کے رائے دہندگان کی فہرست میں نام شامل کروایا تھا۔

انہوں نے دکھایا کہ کس طرح ایک ہی ووٹر کو انتخابی حلقے کے مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر رجسٹر کیا گیا تھا۔ انہوں نے تین مثالیں دیں، جن میں 80 ووٹرز اور ایک کمرے والے گھر میں 46 ووٹرز کے نام درج تھے۔ انہوں نے پتوں کی تصویریں بھی دکھائیں، جنہیں کانگریس کی ٹیم نے چیک کیا اور وہاں ان میں سے کوئی ووٹر نہیں ملا۔ بنگلورو کی ایک شراب فیکٹری '153 بیئر کلب' کے پتے پر 68 افراد ووٹر کے طور پر درج تھے، لیکن ان میں سے ایک بھی شخص وہاں موجود نہیں تھا۔ یہ سنگین الزامات ہیں اور ان تمام لوگوں کو فکر مند ہونا چاہیے جو ہندوستانی انتخابات کی منصفانہ ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ راہل گاندھی کا ماننا ہے کہ ووٹر لسٹ میں خامیوں کی وجہ سے ان کی پارٹی کو بنگلورو سنٹرل میں ایک سیٹ کا نقصان اٹھانا پڑا کیونکہ کانگریس نے اس لوک سبھا حلقہ میں مہادیو پورہ کے علاوہ تمام اسمبلی حلقوں میں کامیابی حاصل کی، سوائے مہادیو پورہ کے، جہاں بی جے پی کو 1.1 لاکھ سے زیادہ ووٹوں کی برتری حاصل ہوئی۔

کانگریس لیڈر نے مہادیو پورہ کے ان واقعات کو 'ووٹ چوری' کا 'ماڈل' قرار دیا اور کہا کہ انہیں 'شک ہے' کہ دوسری ریاستوں میں بھی ایسا ہی معاملہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہریانہ اور مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں ہارنے کے بعد کانگریس کے شکوک وشبہات میں اضافہ ہو گیا، کیونکہ ان دونوں ریاستوں میں لوک سبھا انتخابات میں پارٹی نے بہت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا اور پارٹی کے اپنے رائے عامہ کے جائزوں نے جیت کی پیشین گوئی کی تھی۔

گاندھی نے کہا، 'اب گیند الیکشن کمیشن کے کورٹ میں ہے۔' سچ مچ ایسا ہی ہے، اب واضح طور پر یہ ذمہ داری الیکشن کمیشن پر عائد ہوتی ہے کہ وہ گاندھی یا کسی دوسرے اپوزیشن لیڈر کے ساتھ زبانی جمع خرچ کرنے کے بجائے ان الزامات کی جانچ کرے، ان کی تحقیقات کرے اور واضح جواب دے۔ الیکشن کمیشن نے ابھی تک ان الزامات کا جواب نہیں دیا ہے۔

پہلے بھی اٹھے ہیں سوال

قابل ذکر ہے کہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان میں انتخابات کے معاملے میں اب بحث اس بات پر نہیں رہ گئی ہے کہ انہیں الکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کے ذریعے کرایا جائے یا بیلٹ پیپر سے، بلکہ یہ اس بات پر ہے کہ الیکشن کمیشن آزاد ہے یا نہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ الیکشن کمیشن صحیح طریقے سے کام کرے گا تو انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔ اگرچہ کانگریس نے ماضی میں عوامی سطح پر اس طرح کے الزامات عائد کیے ہیں، لیکن یہ شاید پہلی بار ہے کہ اس کے سب سے قد آور لیڈر نے انتخابی ادارے پر بے باکی سے حملہ کیا ہے اور اس کی آزادی پر اس طرح سوال اٹھائے ہیں جس کا مشاہدہ پہلے کبھی نہیں کیا گیا۔ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہونے کے ناطے صرف بیٹھ کر تماشا نہیں دیکھ سکتا۔ اسے ان خدشات کو سنجیدگی کے ساتھ دور کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔ لیکن ایسا کرنے کے لیے کمیشن کو اپنا جارحانہ انداز ترک کرنا ہوگا۔ الیکشن کمیشن کو اس کے کام کاج پر سوال اٹھانے کے لیے اپوزیشن پر حملہ کرتے دیکھا گیا ہے، اور سی ای سی نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کمیشن کی قانونی حیثیت کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک 'جھوٹا بیانیہ' گھڑا جا رہا ہے جو کہ بی جے پی کی دلیل کے مطابق تھا۔ چند ماہ قبل کانگریس نے پولنگ اسٹیشنوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج مانگی تھی، لیکن الیکشن کمیشن نے قواعد میں تبدیلی کرتے ہوئے پولنگ اسٹیشنوں کے کسی بھی سی سی ٹی وی فوٹیج کو شیئر کرنے پر روک لگا دی۔ کمیشن نے دلیل دی کہ ویڈیو فوٹیج شیئر کرنے سے غیر ضروری سیاسی تنازعہ پیدا ہوگا۔ حال ہی میں، بہار میں جاری 'اسپیشل انٹینسو ریویژن' (ایس آئی آر) مہم کے معاملے میں کمیشن نے سپریم کورٹ کی اس تجویز پر واضح طور پر اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی کہ اسے آدھار، ووٹر فوٹو شناختی کارڈ یا راشن کارڈ جیسے شناختی دستاویزوں پر غور کرنا چاہیے۔

الیکشن کمیشن کو یہ سمجھنا ہوگا کہ وہ موجودہ سیاسی ماحول سے خود کو الگ نہیں رکھ سکتا، جہاں ہر ادارے کی خود مختاری پر سوالیہ نشان لگ رہا ہو یا وہ سیاسی دباؤ میں ہو۔ الیکشن کمیشن کے پاس اس بڑھتے ہوئے تنازعہ سے خود کو دور کرنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اپنے خلاف لگائے گئے ہر الزام کا منطقی اور پر امن طریقے سے جواب دے۔ فی الحال، کمیشن ووٹر لسٹ کے ڈیجیٹل ریکارڈ کو تصدیق کے لیے عام کر سکتا ہے، جیسا کہ جمعرات کو کانگریس رہنما رہول گاندھی نے مطالبہ کیا تھا، اور اگر اپوزیشن پارٹیاں مانگیں تو پولنگ کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی جاری کر سکتا ہے۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا، راہل گاندھی کی تشویش ہر جمہوری سوچ رکھنے والے شہری کو پریشان کرتی رہے گی۔ ☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

تحفہ! ایک انمول جذبہ

عبید انصاری ہردوئی

انسانی زندگی میں تحائف کے لین دین یا تبادلے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج کے تیز رفتار دور میں جہاں انسانی جذبات کو مادیت پر فوقیت دی جاتی ہے، تحفہ واحد ایسی چیز ہے جو نہ صرف آپکے جذبات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے بلکہ تحفہ وصول کرنے والے کو بھی آپکے احساسات کی قدر ہوتی۔ تحفہ خوشی کا احساس دلاتا ہے۔ لینے والے اور دینے والے دونوں کے مابین محبت بڑھاتا ہے۔ تحائف کا تبادلہ دوستی، تعلق اور رشتے کو مضبوط و مستحکم رکھتا ہے۔

تحفہ کیا ہے؟

تحفہ سے مراد کوئی بہت عمدہ اور اعلیٰ چیز ہی نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز تحفہ ہے جو خلوص ومحبت کے ساتھ کسی کو پیش کی جائے چاہے وہ کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو۔ دیکھنے میں شاید وہ چیز چھوٹی، حقیر اور معمولی محسوس ہو اگر وہ تحفہ میں دی گئی تو وہ ہرگز حقیر نہیں ہوسکتی۔ تحفہ ہرگز حقیر نہیں ہو سکتا، وہ اسلئے کہ جس آدمی نے آپکو تحفہ دیا ہے یہ آپ کے تئیں اسکے خیال اور تعلق کی علامت ہے، آپکے تئیں اسکے جذبات کا اظہار ہے۔ یہ تحفہ دینے والے اور لینے والے کے آپسی یگانگی اور لگاؤ کی یادگار ہے۔ تحفہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو یاد رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ تحفہ خود تحفہ دینے والے کی محبت کو اور تحفہ قبول کرنا قبول کرنے والے کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے۔ امام بیہقی کی سنن الکبریٰ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تہادوا اتحابوا" آپس میں تحفہ دو اور محبت عام کرو (سنن کبریٰ و مسند ابی یعلیٰ وشعب الایمان)۔

ایک دفعہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکی کنیز نے ایک پھول پیش کیا آپ نے اسے سونگھا اور پھر کہا "اے کنیز آج میں نے تجھے آزاد کردیا" اس وقت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا: آپ نے اس کنیز کو خریدتے وقت کافی رقم خرچ کی ہوگی اور صرف ایک پھول کے بدلے میں اسے آزاد کردیا؟ آپ نے فرمایا میرے نانا نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ: "جو شخص تمہیں تحفہ دے اسے اس سے بہتر تحفہ دو ورنہ اسکا تحفہ واپس لوٹا دو" چنانچہ میں نے اس کنیز کو اس تحفہ سے بڑھکر تحفہ دیا۔ اور ایک کنیز کیلئے "آزادی" سے بڑھکر بڑا تحفہ کچھ نہیں ہوسکتا۔

تحفہ تعلق ومحبت، عقیدت واحترام اور اعزاز واکرام کے اظہار کا انتہائی لطیف وحسین ذریعہ ہے۔ تعلقات کے استحکام اور رشتوں، ناتوں کو تقویت دینے میں اس کا کوئی جواب نہیں۔ یہ دلوں میں پیار والفت کو پیدا کرتا اور رنجش وغلط فہمی کے دبیز چادر کو بآسانی چاک کر دیتا ہے۔ اسکے علاوہ حوصلہ وعزائم میں نئی روح پھونک کر اسے شکست وریخت سے بچاتا ہے۔ حضور ﷺ نے تحفہ کی اپنے قول وفعل سے حوصلہ افزائی کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "تصافحوا یذهب الغل وتهادوا تحابوا تذهب الشحناء" ترجمہ: مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ دور ہوگا، ہدیہ کی تبادلہ کرو اس سے آپس میں محبت بڑھیگی اور بغض کا خاتمہ ہوگا (موطأ امام مالک)۔ اور دوسری جگہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "تهادوا فانه تذهب وغر الصدر" ترجمہ: آپس میں ہدیہ کا لین دین کرو کیونکہ اس سے دل کا بغض وکینہ دور ہوتا ہے (مسند احمد بن حنبل)۔ اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: "تهادوا فانه تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة" ترجمہ:

تحفہ کا انتخاب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں تحفہ دینے والے کی لطیف جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اگر آپ کسی بچے کیلئے گفٹ (تحفہ) پسند کرتے ہے تو وہ یقینا کھلونا یا ویڈیو گیم توقع کر رہا ہوگا، اگر آپ اسے کوئی کپڑے یا پرفیوم وغیرہ گفٹ کرینگے تو اسے بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ وہ تحائف تو نوجوانوں کو دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بڑی عمر کے افراد کو گفٹ دیتے وقت بھی انکے پسند کے مطابق گفٹ خریدے۔ اگر کسی کو پہلی دفعہ تحفہ دینا ہو تو ضروری ہے کہ کسی طریقے سے انکی پسند یا ناپسند کا جائزہ لیا جائے پھر اسے مد نظر رکھتے ہوئے کوئی تحفہ خریدا جائیں۔ لڑکے عام طور پر ایسی اشیاء پسند کرتے ہے جنہیں وہ روزہ مرہ کے زندگی میں بھی استعمال کر سکیں جیسے موبائیل، گھڑی، ڈائری، شرٹس، کپڑے، پرفیوم اور عطر وغیرہ، جبکہ لڑکیاں اکثر ایسے تحائف پسند کرتی ہیں جنہیں وہ سہیج سنبھال کر رکھ سکیں۔ اس لئے مختلف اوقات اور واقعات کے حوالے سے کارڈز لڑکوں کی بنسبت لڑکیوں کو زیادہ پسند ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہیں کہ: "اچھے اور خوبصورت تحائف دینے والے کی ذوق کا عکاسی کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں آپ جسے گفٹ دے رہے ہیں آپ اسکو کس حد تک جانتے ہیں" در اصل تحفہ کسی چیز کا نام نہیں بلکہ تحفہ ایک انسانی عمل ہے۔ تحفہ اس جذبہ کا نام ہے جو ہم ایک دوسرے کیلئے رکھتے ہیں۔ جب ہم کسی کو تحفہ پیش کرتے ہیں تو اصل میں ہم اس سے اپنے خلوص کے جذبے کا اظہار کرتے ہیں۔ تحفہ ایک ایسے پودے کا پھول ہے جو محبت کی زمین میں اگتا ہے اور خلوص کی فضا میں پھلتا پھولتا ہے۔ خوشی بانٹنے سے اس طرح بڑھتی ہے جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے اور یہی خوشی بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے "تحفہ"۔ ہر انسان تحفہ لینا اور دینا پسند کرتا ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں اسکے ماننے والوں کے لئے ہر چیز، ہر شیء کا طریقہ واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ اسلام نے ہمیں تحفہ سے متعلق امور میں بھی رہنمائی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر ایک کام کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور ہر ایک چیز کے بارے میں کچھ نہ کچھ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ دینے کی حکمت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس سے محبت بڑھتی ہے ویسے ہی ہدیہ قبول کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ خود شخصی طور پر ہدیہ قبول فرماتے تھے اور دوسروں کو ہدیہ دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور ہدیہ دیتے بھی تھے (صحیح البخاری)۔ تحفہ قبول کرنا اور دینا اسلام کی تعلیمات کا ایک اہم جزء ہے کہ اس سے آپس میں بھائی چارہ اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

ہدیہ کے لین دین سے عداوت دور ہوتی ہے اور اپنے پڑوسی کو کوئی چھوٹی چیز دینے کو بھی حقیر نہ سمجھے (صحیح البخاری، جامع ترمذی)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "کان رسول اللہ ﷺ یقبل الهدية ويثيب عليها" ترجمہ: رسول ﷺ ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس پر بہتر جائزہ بھی دیتے تھے (صحیح البخاری)۔ اور دوسری جگہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "لو دعيت الى كراع او ذراع لاجبت ولو اهدى الى ذراع او كراع لقبلت" ترجمہ: اگر مجھے مرغی یا بکری کے بازو کی طرف یا پائے کی طرف دعوت دی جاتی تو میں اس کا جواب دیتا اور اگر ہدیہ کی جاتیں تو میں اسے قبول کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تحفہ قبول کرنا یا کسی کی دعوت کا جواب دینا دونوں سنت نبویہ مطہرہ سے ہے اور اسی طرح تحفہ دینا یا دعوت دینا بھی سنت ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس پیاری سنت پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہے "جو کوئی تمہارے ساتھ بھلائی کرتا ہے تو تم بھی اسے بھلائی سے جواب دو اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو اس کیلئے دعا کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں لگے کہ تم نے صحیح طور پر اسکا جواب دیا ہے" (ابو داؤد، سنن نسائی)۔ یہاں پر بھلائی کرنے سے مراد قول وفعل یا کوئی تمہیں تحفہ دے تو تم بھی اسے اس سے اچھا تحفہ دو جیسا کہ اس نے تمہیں دیا تھا، اور اگر تمہارے پاس اتنی استطاعت نہ ہو تو اس کیلئے دعا کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں لگے کہ تم نے اس کا حق ادا کردیا ہے۔ جب کوئی تمہیں کچھ دے یا تمہارا کوئی کام کردے تو تم اسے "جزاک اللہ خیراً" کہہ کر دعا دو، جیسا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کے ساتھ اچھا معاملہ کیا گیا ہو اور وہ اسکے بدلے میں جزاک اللہ خیراً بولے تو اس نے اسکا شکریہ ادا کرنے کی کافی کوشش کی ہے" (جامع ترمذی)۔

در اصل تحفہ کسی چیز کا نام نہیں بلکہ تحفہ ایک انسانی عمل ہے۔ تحفہ اس جذبہ کا نام ہے جو ہم ایک دوسرے کیلئے رکھتے ہیں۔ جب ہم کسی کو تحفہ پیش کرتے ہیں تو اصل میں ہم اس سے اپنے خلوص کے جذبے کا اظہار کرتے ہیں۔ تحفہ ایک ایسے پودے کا پھول ہے جو محبت کی زمین میں اگتا ہے اور خلوص کی فضا میں پھلتا پھولتا ہے۔ خوشی بانٹنے سے اس طرح بڑھتی ہے جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے اور یہی خوشی بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے "تحفہ"۔ ہر انسان تحفہ لینا اور دینا پسند کرتا ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں اسکے ماننے والوں کے لئے ہر چیز، ہر شیء کا طریقہ واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ اسلام نے ہمیں تحفہ سے متعلق امور میں بھی رہنمائی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر ایک کام کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور ہر ایک چیز کے بارے میں کچھ نہ کچھ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ دینے کی حکمت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس سے محبت بڑھتی ہے ویسے ہی ہدیہ قبول کرنے کا بھی ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ خود شخصی طور پر ہدیہ قبول فرماتے تھے اور دوسروں کو ہدیہ دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور ہدیہ دیتے بھی تھے (صحیح البخاری)۔ تحفہ قبول کرنا اور دینا اسلام کی تعلیمات کا ایک اہم جزء ہے کہ اس سے آپس میں بھائی چارہ اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

آج کل کے اس بارونق ومصروف دنیا میں جہاں ہر انسان اپنے کام میں منہمک رہتا ہے اور بہت ہی دباؤ میں رہتا ہے ایسے انسان کا اپنے رشتہ دار، دوست واحباب سے تعلقات، رشتے ناطے کو مضبوط وپختہ رکھنے کا ایک آسان طریقہ تحفہ ہی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تهادوا فان الهدية تذهب وغر الصدر وفي رواية "وحر الصدر" ترجمہ: آپس میں تحفہ دو کیونکہ بے شک تحفہ آپس کے رنجش، بغض وکینہ کو دور کرتا ہے (مؤطا امام مالک، مسند احمد بن حنبل)۔ اور دوسری جگہ ام حکیم بنت وداع الخزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں: "تهادوا فان الهدية تضعف الحب وتذهب بغوائل الصدور" ترجمہ: آپس میں تحفہ دو کیونکہ تحفہ محبت کو دو بالا کرتا ہے اور دل سے بغض وکینہ کو دور کرتا ہے۔ (معجم الکبیر للطبرانی)

تحفہ کے سلسلے میں اصل یہ ہے کہ اسے قبول کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دعوت قبول کرو اور تحفہ مت لوٹاؤ (الادب المفرد للامام البخاری)۔ اسی طرح کسی کو تحفہ دینے کے بعد اسے واپس طلب کرنا برا فعل ہے۔ تحفہ واپس لینے کی بہت سی وعیدیں آئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نقل کرتے ہے کہ: "العائد في هبته كالعائد في قيئه" ترجمہ: اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قئی کو چاٹنے والے کی طرح ہے (صحیح البخاری)۔ اسی طرح دوسری جگہ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "العائد في هبته كالكلب يقئ ثم يعود في قيئه" ترجمہ: کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو ایک بار قئی کرے پھر اسی کو دوبارہ چاٹ لے (صحیح مسلم)۔

تحفے میں کیا دے؟ تحفے کا انتخاب کیسے کرے؟

تحفہ محبت کے اظہار کا ایک خوبصورت اور بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے تحفہ لینا اور دینا ہماری زندگی کا لازمی جزء ہونا چاہئے۔ تحفہ پسند کرنا یا دینا ایک فن ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا ہوتا کہ کونسی شئ بطور تحفہ منتخب کی جائے جو دوسروں کی تحائف کی موجودگی میں بالکل الگ نظر آئے۔ اسی طرح خوشی کا موقع فراہم ہوتے ہی ہم اپنے پیاروں سے یہ توقع کر رہے ہوتے ہیں کہ اس بار انکی جانب سے ہمیں کیا تحفہ ملنے والا ہے۔ جیسے بچوں کا والدین سے ضد کرکے چھوٹی چھوٹی خوشیوں پر تحفہ مانگنا اور اسی طرح والدین کا تحفہ دیتے وقت بچوں کی پسند کو مدنظر رکھنا، انکی معصوم خواہشات کو پورا کرنا اور بچوں کی کامیابی پر ان کی پسند کے مطابق انعام یا تحفے سے نوازنا اولاد و والدین کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر بناتا ہے۔

تحفے کا انتخاب کرتے وقت لوگوں کی دلچسپیوں کا ضرور خیال رکھیں، تحفہ عمر کے مطابق دیں تاکہ تحفہ سے استفادہ کیا جاسکے۔ تحفہ مسکراہٹ اور خوشی کے ساتھ وصول کریں اور شکریہ یا جزاک اللہ خیراً کہنا ہرگز نہ بھولیں۔ تحفہ اگر دینے والے کے سامنے کھولا جارہا ہے تو بھرپور انداز میں اسکی تعریف کرے۔ اگرچہ سب کی موجودگی میں تحفوں کو کھولنا تہذیب کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق تحفوں کا انتخاب کرتا ہے۔ ہوسکتا ہے کسی نے بہت زیادہ مہنگی شئ نہ دی ہو مگر پورے خلوص سے دی ہو، ایسی صورت میں دوسروں کی نظر میں اسے شرمندہ ہونے سے بچانا آپکا کام ہے۔ اگر آپ صاحب حیثیت ہیں اور آپ کے کسی قریبی عزیز یا دوست کے گھر خوشی کا موقع ہے تو اس موقع کی مناسبت سے سب سے پہلے ایک نگاہ ان اشیاء پر ڈال لیں جس کو خریدنے کی وہ قوت نہیں رکھتے۔ اس طرح اگر وہ شئ اسکو تحفے کی صورت میں مل جائے گی تو نہ صرف اسکی ضرورت پوری ہوگی بلکہ خوشی بھی ہوگی۔ ہدیہ کے طور پر کسی کو کوئی بھی چیز دی جاسکتی ہے، البتہ ہدیہ کے انتخاب میں موقع ومحل اور اس شخص کو ملحوظ رکھا جائے جسے ہدیہ دیا جارہا ہے تو اس سے اسکی معنویت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ہدیہ کی سلسلے میں اسکی مادی قدرت وقیمت یا کمیت وکیفیت کا اعتبار نہیں، بلکہ اہمیت اس جذبہ وخلوص کی ہے جو اسکے پس پردہ کارفرما ہوتا ہے۔

آج کل ایک رواج عام ہے کہ کسی کو تحفہ دیتے وقت اسکی شخصیت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اپنی حیثیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں قیمتی نہیں بلکہ خوبصورت تحائف یادگار ہوتے ہیں۔ اگر آپکا خریدا ہوا تحفہ دیکھنے میں نفیس اور خوبصورت نہ ہو تو وہ بیکار ہے پھر چاہے وہ کتنا بھی مہنگا کیوں نہ ہو۔ ایک آدمی اپنے کسی دوست کو اسکے حیثیت کے لائق چیز نہیں دے سکتا تو کیا ہوا جو اپنے حیثیت کے مطابق ہے وہ دے دے۔ وصول کرنے والے کو چاہئے کہ وہ تحفہ کو نہ دیکھے بلکہ تحفہ دینے والے کی محبت کو سمجھے اور خوشی کا اظہار کرے جس طرح وہ قیمتی سے قیمتی ملنے پر کرتا ہے۔ آپ ﷺ قلیل ومعمولی ہدیہ کو بھی قبول کرتے تھے، اور ہدیہ کو معمولی اور حقیر سمجھنے سے منع فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "معمولی سے معمولی چیز کیلئے بھی اگر مجھے دعوت دی جاتی یا بطور ہدیہ دی جاتی تو میں اسے قبول کرتا" (صحیح البخاری)۔ اور اسی طرح دوسری جگہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرنّ جارة لجارة ولو بشق فرسن شاةٍ" ترجمہ: آپس میں ہدیہ دو کہ بے شک ہدیہ دل سے کینہ دور کرتا ہے اور اپنی پڑوسن کو کوئی معمولی چیز بھی بطور ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھو (صحیح البخاری، جامع ترمذی)۔ آپ کا منشأ یہ ہے کہ کسی بھی معمولی چیز کو تحفہ کے قابل نہ سمجھ کر رک نہیں جانا چاہئے کیونکہ معمولی چیز بھی اگر تحفہ کی صورت میں عطا کی جائے تو اسکی اہمیت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

تحفہ کا انتخاب ایک ایسا آئینہ ہے جس میں تحفہ دینے والے کی لطیف جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اگر آپ کسی بچے کیلئے گفٹ (تحفہ) پسند کرتے ہے تو وہ یقینا کھلونا یا ویڈیو گیم توقع کر رہا ہوگا، اگر آپ اسے کوئی کپڑے یا پرفیوم وغیرہ گفٹ کرینگے تو اسے بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ وہ تحائف تو نوجوانوں کو دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بڑی عمر کے افراد کو گفٹ دیتے وقت بھی انکے پسند کے مطابق گفٹ خریدے۔ اگر کسی کو پہلی دفعہ تحفہ دینا ہو تو ضروری ہے کہ کسی طریقے سے انکی پسند یا ناپسند کا جائزہ لیا جائے پھر اسے مدنظر رکھتے ہوئے کوئی تحفہ خریدا جائیں۔ لڑکے عام طور پر ایسی اشیاء پسند کرتے ہے جنہیں وہ روزہ مرہ کے زندگی میں بھی استعمال کر سکیں جیسے موبائیل، گھڑی، ڈائری، شرٹس، کپڑے، پرفیوم اور عطر وغیرہ، جبکہ لڑکیاں اکثر ایسے تحائف پسند کرتی ہیں جنہیں وہ سہیج سنبھال کر رکھ سکیں۔ اس لئے مختلف اوقات اور واقعات کے حوالے سے کارڈز لڑکوں کی بنسبت لڑکیوں کو زیادہ پسند ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہیں کہ: "اچھے اور خوبصورت تحائف دینے والے کی ذوق کا عکاسی کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں آپ جسے گفٹ دے رہے ہیں آپ اسکو کس حد تک جانتے ہیں"۔

البتہ ہدیہ کے طور پر اگر کوئی ایسی چیز دی جائے جو حرام ہو یا ہدیہ کا مقصد کوئی ناجائز کام لینا ہو یا موقع کی نزاکت کی وجہ سے وہ رشوت کے ضمن میں آتا ہو تو ایسی صورتوں میں اسے رد کیا جانا چاہئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے شراب کا مشکہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پیش کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ شراب حرام ہوچکی ہے (صحیح مسلم)۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک جنگلی زیبرا رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ دیا۔ آپ ﷺ نے اسے اس وضاحت کے ساتھ واپس کردیا کہ آپ حالت احرام میں ہیں (صحیح البخاری)۔

تحفہ کے طور پر دیئے جانے کیلئے بہترین چیزوں میں سے عمدہ عطر اور کتابیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اگر عطر ہدیہ کیا جاتا تو آپ اسے رد نہیں فرماتے تھے بلکہ جلد قبول کر کے اپنے استعمال میں لاتے تھے۔ آپ ﷺ کو طیب (عطر) بہت پسند تھی۔ اسی لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہے "ان رسول اللہ ﷺ کان لا یرد الطیب" (صحیح البخاری)۔ پھولوں کا تحفہ بھی گلدستے کی صورت میں یا کسی اور صورت میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔ تحفہ خود ایک پھول ہے جس سے دوستی اور ملاپ کی خوشبو پھیلتی ہے۔ آج کے دور میں کتابیں زیادہ اہمیت کی حامل ہیں کہ اس نے انسان اور دنیا کو پر پیچ و پر خوار راہوں سے نجات دلا کر سہل اور آسان راہ پر گامزن کردیا۔ پھر کیوں نہ کتابیں تحفہ میں دی جائیں۔ یونانی فلسفی اور افلاطون کا استاد سقراط کہتا ہے کہ: "جس گھر میں کتابیں نہ ہو وہ گھر حقیقتاً گھر کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ وہ تو زندہ مردوں کا قبرستان ہے"۔

تحفہ کسے دیا جائے؟

تحفہ اپنے ماں، باپ، بیوی، بھائی، بہن، بچے سے لیکر رشتے دار خویش واقارب دوست واحباب سب کو دے سکتے ہیں۔ جیسے والدین اپنے بچے کو دیتے ہیں، بچہ اپنے والدین کو دیتا ہے، ایک بھائی اپنے بہن یا بھائی کو دیتا ہے اور ایک بہن اپنے بھائی یا بہن کو دیتی ہیں، ویسے ہی ایک انسان اپنے رشتہ دار و دوست واحباب کو دیتا ہے، اور ایک شاگرد اپنے استاذ کو دیتا ہے، ایک نوکر اپنے مالک کو دیتا ہے، ایک شوہر اپنی بیوی کو دیتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کو دیتی ہے۔ لیکن اگر تحفہ دینا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنے سے قریب جو ہے اسے دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ "ان لی جارین فالی ایھما اھدی؟ قال: الی اقربھما منک بابا" ترجمہ: میرے پاس دو باندیاں ہیں میں ان دونوں میں کس کو ہدیہ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تمہارے دروازے کے سب سے قریب ہے اسے دو (صحیح البخاری)۔ اسی طرح اگر رسول اللہ ﷺ کوئی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور کوئی شخص آپ کی بارگاہ میں کھجور یا شربت لاتا آپ اسے قبول کرتے اور آپ کے قریب جو اصحاب بیٹھے ہوتے انہیں عنایت فرماتے۔ اسی طرح پڑوسیوں کو بھی ہدیہ دینا سنت ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة ولو فرسن شاة"۔ یعنی کہ اے مسلمان عورتوں تم میں سے کوئی بھی اپنے پڑوسن کو معمولی چیز بھی ہدیہ کے طور پر دینے کو حقیر نہ سمجھیں (صحیح البخاری)۔

(جاری)

حاصل مطالعہ اور پروفیسر سید محمد احتشام الدین

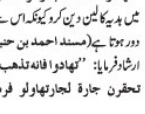

ڈاکٹر منصور خوشتر

ڈاکٹر سید احتشام الدین کی شخصیت ذرا مختلف نوعیت کی ہے۔ سی ایم کالج دربھنگہ میں شعبۂ اردو، پروفیسر کے عہدے سے سبکدوش ہوچکے ہیں۔ درس وتدریس کے علاوہ تفریحی اور سماجی فلاحی مشاغل میں حصہ لیتے ہیں۔ "رسول منزل" محلہ ملا حلیم خاں میں ان کی قیام گاہ ہے۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ۷۶ سال ہوچکی ہے لیکن ذہنی طور پر بالکل جوان ہیں۔ ان کی دوستی بچوں، جوانوں اور بوڑھوں سے ہے۔ ہر عمر کے لوگوں میں وہ آسانی سے گھل مل جاتے ہیں۔ جب بھی ملتے، جہاں بھی ملتے ان کے چہرے پر مسکان نمایاں رہتی ہے۔ گفتگو کرتے ہیں تب مسکراہٹوں اور کھلکھلاہٹوں کا ایسا حسین سماں پیدا کردیتے ہیں کہ بے رونق محفل میں بھی جان آجاتی ہے۔

شعر وادب سے ڈاکٹر سید احتشام الدین صاحب کا رشتہ تقریباً ۴۰ برسوں کا ہے ان کے بہت سے مضامین ہندوستان کے مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ چند برسوں سے اپنی خراب طبیعت کے باعث انہوں نے اپنے قلم پر بریک لگا رکھی ہے۔ لیکن یکا یک ادبی ہلچلوں نے ان کے دل میں انگڑائیاں لیں اور انہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے کا فیصلہ لیا۔ اب پھر سے انہوں نے کچھ مضامین قلم بند کرنے کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے۔ پیش نظر کتاب "حاصل مطالعہ" قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے اس کی پذیرائی سے ڈاکٹر احتشام الدین صاحب کا حوصلہ بڑھے گا۔ ان میں نئے سرے سے ادبی جوش اور ولولہ پیدا ہوگا۔

پیش نظر کتاب "حاصل مطالعہ" میں شامل پیش لفظ "اعتذار" میں سید احتشام الدین صاحب فرماتے ہیں:

"مقالے میں ہماری کوشش رہتی ہے کہ ہم پرانی ادبی سرگرمیوں کے محاسن ومعائب سے باخبر ہوتے ہوئے جدید اور جدید ترین تحریکات سے، عصری آگہی کے ساتھ، ہم رشتہ رہ کر باتیں کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہوسکے گا جب ہم مختلف تہذیبی اختلافات کو مٹا کر باہمی رشتوں کو مضبوط کریں۔ ماضی، حال اور مستقبل کے ہونے والے مسائل سے باخبر ہوکر صالح قدروں کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔"

ڈاکٹر جمال اویسی معروف ناقد اور معتبر شاعر ہیں۔ انہوں نے اس کتاب پر اپنا مقدمہ "توثیق" کے عنوان سے لکھا ہے۔ ڈاکٹر سید احتشام الدین اور ان کی کتاب حاصل مطالعہ کے سلسلہ میں اپنی تحریر کچھ اس طرح رقم کرتے ہیں:

"ڈاکٹر سید احتشام الدین صاحب کے مضامین کا مجموعہ "حاصل مطالعہ" ایسے مضامین پر مشتمل ہے جسے ہم نظریاتی یا ادعائی نہیں کہہ سکتے۔ احتشام الدین صاحب کل وقتی نقاد نہیں ہیں اور نہ ہی ان کا مزاج کل وقتی نقادوں جیسا ہے۔ وہ زیادہ تر اپنے اس احساس جمال پر تکیہ کرکے مضمون لکھتے ہیں جو ان کے مطالعہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ احساس جمال جو مطالعہ کے نچوڑ سے پیدا ہوتا ہے ایک قاری کا ہے۔ اور یقینا ڈاکٹر احتشام الدین ایک قاری کے تاثرات ہی قلم بند کرتے ہیں۔ ہاں مگر یہ قاری بھی اپنی طرح کا ایک قاری ہے۔ اس قاری کے ساز وسامان میں بھی بہت سی چیزیں شامل ہیں لیکن خدا کے لئے انہیں وہ قاری نہ سمجھا جائے جس کا ذکر آج کل کی تنقید میں بہ زیادہ ہونے لگا ہے۔ کیونکہ یہ قاری ادب کا ایک چودھری ہوتا ہے اور اس کے مزاج میں جاگیرداری ہوتی ہے۔"

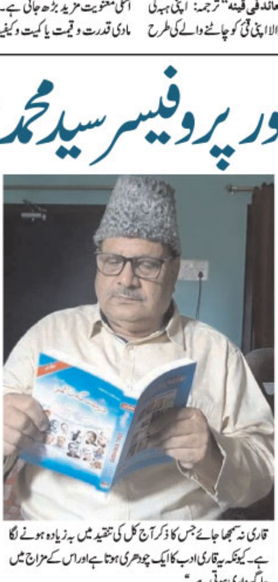

کتاب سولہ مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ مضامین فراق کی غزلوں میں الفاظ کی نامیاتی حیثیت، یادیں: اس آباد خرابے میں، مجروح سلطان پوری: حرمت ادب وفن، ساحر کی شاعری کا بنیادی مسئلہ، خلیل الرحمن اعظمی: سکہ کا دوسرا رخ، وہاب اشرفی بحیثیت محقق وناقد، کلام حیدری بحیثیت افسانہ نگار، جگا: نیرنگی فطرت کی ایک مثال، ظفر اوگانوی: قیمتی یادیں، گہرے زخم، تم کو دیکھیں ایک مطالعہ، تخلیقی قدروں کا پاسدار: عرفان صدیقی، حلقۂ شبلی ایک مطالعہ، تنہائی: ایک تسلسل کا جھولا، محسن دربھنگوی کی شاعری، قاضی عبدالستار کا ناول "غالب" ایک مطالعہ اظہر نیر کی شاعری اپنے عہد کی آواز" ہیں۔ زیادہ تر مضامین کافی معلوم افزا اور پُر مغز ہیں۔

"یادیں": اس آباد خرابے میں" کے عنوان سے سید احتشام الدین صاحب کا بڑا ہی دلچسپ مضمون شامل ہے۔ یہ مضمون اختر الایمان کے اس کتاب پر جس میں ان کی آپ بیتی ہے۔ اختر الایمان نے ایسے ماحول میں آنکھیں کھولیں جہاں پریشانیاں تھیں، مصیبتیں تھیں، مفلسی تھی، تنگ دستی تھی، ہر روز کنواں کھود کر پانی نکالنا تھا اور زندگی اپنی پوری ذلالت کے ساتھ رواں تھی۔ والد مولوی ہیں امامت کرتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی شاگردہ اور دوسری خواتین کے ساتھ عشق لڑاتے ہیں۔ ماں ناخواندہ ہیں، باپ کے چال چلن کی وجہ سے گھر میں ایک جنگ جاری ہے۔ والد ایک جگہ نوکری چھوڑتے ہیں دوسری جگہ پاتے ہیں اور یہ بھی خانہ بدوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ کبھی اسکول میں داخل ہو رہے ہیں تو کبھی مدرسہ میں حفظ قرآن کر رہے ہیں۔ کہیں نین سکھ حافظ ہیں جو پاجامہ کے پیچھے ہاتھ ڈال کر پٹائی کرتے ہیں۔ اختر الایمان کو کہیں گاؤں کا دلکش ماحول موہ لیتا ہے اور یہ اس ماحول سے اپنی روحانی مطابقت پاہی رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اس ماحول سے دور بانس اور آموں کے جنگل کے درمیان سگھ مدرسہ میں چلے جانا پڑا۔ اور یہ حیرتی بنے اس موڑ پر ہی ٹھہر گئے۔ اس کے چھوٹنے کا غم، ایک وقت آمیز کراہ بن کر ان کے بے بسی اور بے کسی کی داستان میں تحلیل ہوگئی۔ ایک نامرادی کا تیر کہیں رگ جاں میں ٹوٹ کر رہ گیا، زندگی کی ہر سانس اب اس کے کسک سے لہولہان ہوجاتی ہے۔

مجروح سلطان پوری کی حرمت ادب کا تذکرہ مصنف نے بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ مجروح سلطان پوری اجتماعی جدوجہد کے فقدان، سیاسی حالات، نچلے طبقے کے عوام کی مشکلات کو خود اعتمادی، خودداری، عزم ویقین کی کمی اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے، پست ہمتی کو بتاتے ہیں۔ ظلم وتشدد کے خلاف آواز بلند کرنے کو اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔

ساحر کی شاعری سے گفتگو کرتے ہوئے سید احتشام الدین فرماتے ہیں کہ ساحر کی شاعری کو سمجھنے کے لئے کسی نئے زاویے یا نظریے کے تحت روشنی ڈالنے سے زیادہ خود ان کی زندگی اور شخصیت سے واقف ہونا ضروری ہے۔ ساحر کی شاعری کی عظمت ومقبولیت کا سرچشمہ خود ان کی اپنی زندگی کے حالات میں پوشیدہ ہے۔ عالمی کساد بازاری، اونچ نیچ، لوٹ کھسوٹ، سیاسی سماجی، غرور اور گھمنڈ، ہلکی نسلی بالادستی کے ذاتی تجربات میں ڈھل کر ان کے ضمیر کی آواز بن گئے ہیں۔

مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب "حاصل مطالعہ" میں شامل مضامین مطالعے کی چیزیں ہیں۔ ان سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سید احتشام الدین صاحب کا یہ انداز کہ کسی بھی عنوان پر قلم اٹھاتے ہیں تو اس کی پوری تفصیل میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ قارئین کے لئے مفید ہے۔ اس کتاب کی پذیرائی ادبی حلقے میں ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔

دربھنگہ، بہار

☆☆☆

پارلیمنٹ میں ’ووٹ چوری‘ کے خلاف اپوزیشن کا شدید احتجاج

دونوں ایوان میں کارروائی ہنگامے کے باعث ملتوی، کئی اہم بلوں پر بحث مؤخر کر دی گئی

نئی دہلی:(ایجنسی) بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) اور ’ووٹ چوری‘ کے الزامات پر اپوزیشن جماعتوں کے ہنگامے نے جمعہ کو پارلیمنٹ کی کارروائی کو مکمل طور پر مفلوج کر دیا۔ دونوں ایوانوں میں زبردست شوروغل کے باعث کام کاج نہ ہو سکا اور بالآخر لوک سبھا اور راجیہ سبھا کو پیر تک ملتوی کر دیا گیا۔ خیال رہے کہ کل یعنی جمعرات کو لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے پریس کانفرنس میں الزام لگایا تھا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن نے ووٹ چوری کی ہے اور کرناٹک کی ایک اسمبلی سیٹ میں ایک لاکھ جعلی ووٹ درج ہیں۔ اسی الزام کو بنیاد بنا کر انڈیا بلاک کے ارکان پارلیمنٹ نے جمعہ کو ایوان کے اندر اور باہر احتجاج کیا۔ کانگریس کے رکن مانیکم ٹیگور نے بھی ایوان میں التوا کا نوٹس دے کر یہ دعویٰ دہرایا اور معاملے پر فوری بحث کا مطالبہ کیا۔ صبح 11 بجے لوک سبھا کی کارروائی آنجہانی ستیہ پال ملک کو خراج عقیدت کے بعد شروع ہوئی تو اپوزیشن اراکین نے بینرز اور پلے کارڈز لہرا کر ایس آئی آر کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ اسپیکر اوم برلا نے پہلے کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی کی، مگر دوبارہ شروع ہونے پر بھی احتجاج جاری رہا۔ کانگریس، سماج وادی پارٹی، این سی پی (شرد پوار گروپ) اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے ارکان ایوان کے وسط میں پہنچ گئے اور بہار میں ووٹر لسٹ کی نظر ثانی پر بحث کرانے کا مطالبہ دہراتے رہے۔ پریزائیڈنگ آفیسر کرشنا پرساد تینیٹی نے اپیل کی کہ ارکان اپنی نشستوں پر واپس آئیں تاکہ اہم بلوں پر بحث ہو سکے، مگر اپوزیشن کے احتجاج میں کوئی کمی نہ آئی۔ اس صورتحال میں لوک سبھا کی کارروائی کو پہلے سہ پہر 3 بجے تک اور اس کے بعد دن بھر کے لیے ملتوی کر دیا۔ راجیہ سبھا میں بھی صورتحال کچھ مختلف نہ تھی۔ وقفہ سوالات کے دوران ہی اپوزیشن نے ہنگامہ شروع کر دیا، جس کے باعث کارروائی چلانا ممکن نہ رہا۔ ڈپٹی چیئرمین گھنشیام تیواری نے ارکان سے نظم وضبط قائم رکھنے اور سوالات کے جواب سننے کی اپیل کی لیکن کانگریس اور دیگر جماعتوں کے اراکین ایس آئی آر کے علاوہ دیگر مسائل پر بھی بحث کا مطالبہ کرتے رہے۔ شورشرابے کے باعث ایوان کو پہلے دوپہر 12 بجے تک ملتوی کیا گیا اور بعد میں دن بھر کے لیے کارروائی بند کر دی گئی۔ اس دوران ایوان میں بعض اراکین کے بیچ پہن کر آنے پر ڈپٹی چیئرمین نے سابقہ ہدایات کا حوالہ دیتے ہوئے اسے خلاف روایت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی آداب کا احترام ضروری ہے۔ وقفہ صفر کے آغاز میں ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے بتایا کہ آج ضابطہ 267 کے تحت پانچ مختلف موضوعات پر 20 التوا نوٹس موصول ہوئے ہیں لیکن ایک ساتھ سب پر بحث ممکن نہیں۔ انہوں نے 19 جولائی 2021 کو سابق چیئرمین ایم وینکیا نائیڈو کی ہدایات کا حوالہ دیتے ہوئے چند اراکین کو بولنے کا موقع دیا مگر جب وہ موضوع سے ہٹنے لگے تو ان کی بات کارروائی سے خارج کر دی گئی۔ ایوان نے اس موقع پر 9 اگست 1942 کی ہندوستان چھوڑو تحریک کی برسی کے موقع پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کر کے مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت بھی پیش کیا۔ حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی انتخابی شفافیت کے منافی ہے اور اسمبلی انتخابات سے قبل یہ عمل رائے دہندگان کو متاثر کرنے کی کوشش ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ اس معاملے پر پارلیمنٹ میں فوری بحث ہو۔ دوسری جانب، مرکزی وزیر قانون وانصاف کرن رجیجو پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ یہ معاملہ زیر سماعت ہے اور چونکہ اسے سپریم کورٹ میں اٹھایا جا چکا ہے، اس لیے ایوان میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ پورے ہفتہ کارروائی کے دوران ایس آئی آر کے معاملے پر اپوزیشن کا احتجاج جاری رہا ہے، جس کی وجہ سے وقفہ سوالات اور دیگر کام کاج متاثر ہوئے۔ جمعہ کو بھی اسی تسلسل میں دونوں ایوانوں میں کوئی بامعنی بحث یا قانون سازی نہ ہو سکی۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے امکان ہے کہ پیر کو بھی یہ مسئلہ پارلیمنٹ کی کارروائی پر غالب رہے گا۔

اچانک بادل پھٹنے کے سبب اترکاشی میں آیا سیلاب: اسرو

دہرادون۔ اُترکھنڈ کے ضلع اُترکاشی کے دھرالی گاؤں میں منگل (5 اگست) کی دوپہر بعد بادل پھٹنے کا واقعہ پیش آیا، جس نے لمحوں میں گاؤں کو تباہ کر دیا۔ اس حادثے میں اب تک 5 افراد کی موت کی تصدیق ہو چکی ہے جبکہ مقامی لوگوں کے مطابق لاپتہ افراد کی تعداد 150 سے کم نہیں۔ گاؤں کے بڑے حصے کو ملبے اور پانی نے گھیر لیا ہے، کئی مکانات مکمل طور پر ڈوب چکے ہیں اور سڑکوں پر ملبے کے ڈھیر پھیلے ہوئے ہیں۔ ہندوستانی خلائی تحقیقاتی ادارے (اسرو) نے اس ہولناک منظر کی سیٹلائٹ تصاویر جاری کی ہیں۔ دو تصاویر میں ایک تباہی سے پہلے اور دوسری اس کے بعد کی صورتحال دکھائی گئی ہے۔ پہلی تصویر 13 جون 2024 کی ہے جبکہ دوسری 7 اگست 2025 کو لی گئی۔ ہائی ریزولوشن تصویر میں صاف نظر آ رہا ہے کہ گاؤں کے اطراف بڑے پیمانے پر ملبہ پھیل چکا ہے اور مقامی دریا نے اپنا پرانا راستہ بدل لیا ہے۔ کئی عمارتیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں اور اردگرد کا منظر شدید تباہی کی نشاندہی کرتا ہے۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ بادل پھٹنے کے فوراً بعد پہاڑ کی ڈھلوانوں سے مٹی، پتھروں اور پانی کا بہاؤ نیچے آیا، جس نے لمحوں میں گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ درجنوں لوگ اپنے گھروں میں پھنس گئے اور کئی افراد پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ منظر آنکھوں کے سامنے کسی قیامت سے کم نہ تھا۔ حادثے کے بعد ریسکیو آپریشن تیزی سے جاری ہے۔

ووٹ چوری پر راہل گاندھی کے انکشافات کی تحقیقات ہونی چاہئے: پرینکا گاندھی

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے کہا ہے کہ کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ووٹ چوری کے حوالے سے جو انکشافات کئے ہیں وہ انتہائی سنگین ہیں اور ان کی تحقیقات ہونی چاہئے لوک سبھا کے احاطے میں جمعہ کے روز صحافیوں سے بات کرتے ہوئے محترمہ پرینکا گاندھی نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو ووٹر لسٹ اور ڈیٹا فراہم کرنا چاہئے۔ کمیشن اور بی جے پی کی طرف سے جس طرح کے بیانات دیے جا رہے ہیں، ان سے صاف ہے کہ کچھ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور اس کی تحقیقات ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’راہل گاندھی جی نے اتنا بڑا انکشاف کیا ہے، اس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ الیکشن کمیشن ووٹر لسٹ فراہم نہیں کر رہا ہے، تحقیقات نہیں کر رہا ہے، الٹا حلف نامہ مانگ رہا ہے۔ ہم مسلسل ڈیٹا دکھا رہے ہیں، لیکن کمیشن اپنا ڈیٹا ماننے کو تیار کیوں نہیں ہے۔ محترمہ پرینکا گاندھی نے کہا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن کی طرف سے جس طرح کے بیانات آ رہے ہیں، اس سے بالکل واضح ہے کہ منصوبہ بند شکل میں بڑی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں۔

چیف جسٹس کے خط پر سپریم کورٹ کا یوٹرن
جسٹس پرشانت کمار پر سماعت کی پابندی کا حکم منسوخ

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے 4 اگست 2025 کو جاری کیا گیا اپنا وہ حکم واپس لے لیا جس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس پرشانت کمار کو فوجداری مقدمات کی سماعت کا اختیار واپس لینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہ فیصلہ اس وقت آیا جب چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوئی نے عدالت کو خط لکھ کر اپنے حکم اور اس میں دیے گئے ریمارکس پر نظر ثانی کی گزارش کی۔ ’بار اینڈ بنچ‘ کی رپورٹ کے مطابق، جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس آر مہادیون پر مشتمل بنچ نے کہا کہ چیف جسٹس آف انڈیا کی درخواست کے پیش نظر 4 اگست کے حکم کی پیرا 25 اور 26 حذف کیے جا رہے ہیں اور اب یہ معاملہ الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس پر چھوڑا جا رہا ہے۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے واضح کیا، ’’ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ہی ’ماسٹر آف روسٹر‘ ہے، ہمارا مقصد کبھی بھی ان کے انتظامی اختیارات میں مداخلت کرنا نہیں تھا۔‘‘ عدالت نے زور دیا کہ اس کے ریمارکس کا مقصد کسی جج کو شرمندہ کرنا نہیں تھا بلکہ عدلیہ کی ساکھ کو برقرار رکھنا تھا۔ بنچ نے کہا، ’’ہماری نیت نہ تو تضحیک کی تھی اور نہ ہی ذاتی حملے کی، بلکہ یہ سب اس لیے کہا گیا تاکہ عدلیہ کا وقار بلند رہے۔‘‘ یہ پیش رفت اس وقت ہوئی جب 4 اگست کو سپریم کورٹ نے جسٹس کمار کے ایک فیصلے کو فوجداری قانون کی سنگین غلط تشریح قرار دے کر انہیں ریٹائرمنٹ تک کسی بھی فوجداری مقدمے کی سماعت سے الگ کرنے کی سخت ہدایت دی تھی۔ اس فیصلے میں جسٹس کمار نے کہا تھا کہ چونکہ دیوانی مقدمات میں طویل وقت لگتا ہے، اس لیے فوجداری کارروائی کو بقایا رقم کی وصولی کے لیے اپنانا درست ہے۔ سپریم کورٹ نے اس استدلال کو ناقابل قبول قرار دیا اور کہا کہ فوجداری کارروائی کو دیوانی عمل کا متبادل نہیں بنایا جا سکتا۔ عدالت نے ہائی کورٹ کا حکم کالعدم کر کے مقدمہ کسی اور جج کو بھیج دیا اور ساتھ ہی جسٹس کمار سے فوجداری مقدمات کی سماعت کا اختیار واپس لینے کی ہدایت دی تھی۔ تاہم اس حکم نے عدلیہ کے اندر شدید ردعمل پیدا کیا۔ اطلاعات کے مطابق الہ آباد ہائی کورٹ کے کم از کم 13 ججوں نے چیف جسٹس ارون بھنسالی کو خط لکھ کر سپریم کورٹ کی ہدایت کو نہ ماننے کا مشورہ دیا اور فل کورٹ میٹنگ بلانے کا مطالبہ کیا۔ میڈیا رپورٹس میں یہ بھی کہا گیا کہ سپریم کورٹ کے کچھ ججوں نے بھی 4 اگست کے حکم پر ناپسندیدگی ظاہر کی۔ نتیجتاً، یہ معاملہ دوبارہ لسٹ کیا گیا اور آج سماعت کے بعد سپریم کورٹ نے اپنے متنازع ریمارکس اور ہدایات حذف کر دیں اور فیصلہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس پر چھوڑ دیا۔ عدالت نے کہا کہ جب بھی کوئی معاملہ قانون کی بالادستی پر اثر انداز ہوتا ہے، وہ اصلاحی قدم اٹھانے سے گریز نہیں کرے گی لیکن اس کا مقصد کسی جج کی توہین کرنا نہیں ہے۔

دلیپ جیسوال اور منگل پانڈے کے درمیان بڑے لین دین کی تحقیقات ہو: پرشانت کشور

پٹنہ، (یو این آئی) جن سوراج کے معمار پرشانت کشور نے آج کہا کہ بہار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر دلیپ جیسوال اور ریاست کے وزیر صحت منگل پانڈے کے درمیان بڑے لین دین تحقیقات کا موضوع ہے اور اس میں بدعنوانی کی بو آ رہی ہے۔ آج یہاں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں بہار کے وزیر صحت اور بہار بی جے پی کے صدر کے درمیان ملی بھگت پر بحث کرتے ہوئے مسٹر کشور نے کہا کہ کشن گنج میں مسٹر جیسوال کا ماتا گجری میموریل میڈیکل کالج 2019 سے پہلے ڈگری جاری کرنے کے لیے بھوپیندر نارائن منڈل یونیورسٹی، مدھے پورہ پر منحصر تھا، لیکن بعد میں اسے یہ حق دے دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں رہنماؤں اور ان کے اہل خانہ کے درمیان رقم کے لین دین میں بدعنوانی کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ اس تناظر میں مسٹر کشور نے وزیر منگل پانڈے کی اہلیہ ارمیلا پانڈے کے نام پر سال 2019 میں دہلی کے دوارکا میں 86 لاکھ روپے میں خریدے گئے فلیٹ کے بارے میں بات کی، جس کی رجسٹری میں مسٹر جیسوال کی شناخت کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہی نہیں مسٹر جیسوال نے اسی وقت اپنے بینک اکاؤنٹ سے مسٹر پانڈے کے والد اودھیش پانڈے کو 25 لاکھ روپے ٹرانسفر کر دیے تھے، جسے ان کے والد نے دوبارہ ارمیلا پانڈے کے اکاؤنٹ میں بھیج دیا۔ اس معاملے میں مسٹر کشور نے سوال کیا کہ اگر مسٹر پانڈے نے مسٹر جیسوال سے 25 لاکھ روپے کا قرض لیا تھا۔

ٹرمپ سے مودی کے خاص تعلقات کا دعویٰ بے نقاب
پاکستانی آرمی چیف کو پھر امریکی دعوت، کانگریس جے رام رمیش نے ایک بار پھر سوال اٹھایا

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ مبینہ خصوصی تعلقات کے دعوے پر کانگریس نے ایک بار پھر سوال اٹھایا ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے جمعہ کو طنز کرتے ہوئے کہا کہ مودی کا یہ دعویٰ اب پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔ ان کا یہ تبصرہ اس پس منظر میں آیا ہے جب پاکستان کے آرمی چیف جنرل آصف منیر کو ایک بار پھر امریکہ مدعو کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جنرل آصف منیر اس بار امریکی سینٹرل کمان (سینٹ کام) کے سربراہ جنرل مائیکل کوریلا کی ریٹائرمنٹ تقریب میں شرکت کے لیے جا رہے ہیں۔ یہ دعوت اس وقت دی گئی ہے جب حال ہی میں جنرل کوریلا نے امریکی کانگریس میں پاکستان کو انسداد دہشت گردی کے آپریشنز میں شاندار شراکت دار قرار دیا تھا۔ جے رام رمیش نے کہا کہ یہ بیان بذات خود ایک عجیب وغریب سند ہے۔ جے رام رمیش نے ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر لکھا، ’’فیلڈ مارشل آصف منیر، جن کی بھڑکاؤ اور فرقہ وارانہ تقریروں نے 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں ہونے والے بھیانک دہشت گردانہ حملے کی فضا تیار کی تھی، اب امریکہ کے نہایت پسندیدہ افراد میں شامل ہو چکے ہیں۔ صدر ٹرمپ نے 18 جون 2025 کو انہیں واشنگٹن میں ایک غیر متوقع عشائیے پر مدعو کیا تھا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ آصف منیر ایک بار پھر امریکہ جا رہے ہیں، اس بار جنرل مائیکل کوریلا کی ریٹائرمنٹ تقریب میں۔ یاد رہے کہ یہ وہی کوریلا ہیں جنہوں نے جون میں پاکستان کی تعریف کی تھی۔ کانگریس رہنما نے اس موقع پر مودی حکومت پر کڑی تنقید کی اور کہا، ’’جنوری 2025 سے اب تک امریکہ نے ہندوستان میں کوئی مستقل سفیر مقرر نہیں کیا اور نہ ہی کسی نام کو امریکی سینیٹ میں توثیق کے لیے بھیجا گیا ہے، جب کہ چین جیسے دیگر اہم ممالک کے لیے یہ عمل مکمل ہو چکا ہے۔‘‘ یہ پہلا موقع نہیں جب آصف منیر کو امریکی دورے میں خاص پروٹوکول ملا ہو۔ گزشتہ سفر کے دوران بھی انہیں صدر ٹرمپ کی طرف سے غیر معمولی عزت دی گئی تھی، جو عام طور پر صرف غیر ملکی سربراہان مملکت کو دی جاتی ہے۔ تاہم اس دورے کے حوالے سے نہ تو پاکستان کے بین الخدماتی تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) نے اور نہ ہی امریکہ میں پاکستانی سفارتخانے نے کوئی باضابطہ بیان جاری کیا ہے۔ آصف منیر کے اس حالیہ دورے کا وقت بھی اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اس سے قبل امریکی جنرل کوریلا کا بیان پاکستان کے حق میں آیا تھا، جس نے خطے میں اس کے کردار کو مثبت انداز میں پیش کیا۔ اس پورے معاملے پر کانگریس نے مودی حکومت کی خارجہ پالیسی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وزیر اعظم کا ٹرمپ کے ساتھ خصوصی تعلقات کا بیانیہ محض ایک دعویٰ تھا، جس کی حقیقت اب کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

غزہ سٹی پر اسرائیلی قبضہ کی تیاری صرف فلسطینی عوام پر نہیں بلکہ مکمل انسانیت پر حملہ ہے: کانگریس

نئی دہلی۔ غزہ میں اسرائیلی بمباری جاری ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ علاقہ میں اسرائیل کا شکنجہ سخت ہوتا ہوا ہی دکھائی دے رہا ہے۔ عالمی سطح پر کئی معزز شخصیات نے غزہ میں اسرائیلی کارروائی کی سخت الفاظ میں تنقید کی ہے، لیکن حکومت کی جانب سے اس معاملے میں مکمل خاموشی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس تعلق سے کانگریس مستقل مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتی رہی ہے۔ ایک بار پھر کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے فلسطینی عوام پر ہو رہے مظالم پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے پی ایم مودی کی خاموشی کو ہدف بنایا ہے۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ جاری کر کے لکھا ہے کہ ’’وزیر اعظم اور ان کی حکومت نے گزشتہ 18 مہینوں سے غزہ میں ہو رہے قتل عام کے دوران مستقل اخلاقی بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسرائیل اب غزہ سٹی پر قبضہ کرنے کی پوری تیاری میں ہے، شروعات وہیں سے ہو رہی ہے۔ اس قدم کی وسیع تنقید ہو رہی ہے۔ لیکن وزیر اعظم مودی اور وزیر خارجہ پوری طرح سے خاموش ہیں۔‘‘ وہ مزید کہتے ہیں کہ ’’انڈین نیشنل کانگریس غزہ معاملہ پر اسرائیل کے اس نئے منصوبہ کی سخت سے سخت مذمت کرتی ہے۔ یہ صرف فلسطینی عوام پر نہیں بلکہ مکمل انسانیت پر حملہ ہے۔‘‘ قابل ذکر ہے کہ مشرق وسطیٰ میں حالات تیزی کے ساتھ بگڑتے جا رہے ہیں۔ ایک طرف اسرائیل کی سیکورٹی کابینہ نے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے غزہ شہر پر فوجی کنٹرول سے متعلق منصوبہ کو منظوری دے دی ہے، دوسری طرف طاقتور مسلم ملک ترکی نے نیتن یاہو کے منصوبہ میں رخنہ اندازی کر دی ہے۔ ترکی کی وزارت خارجہ نے جمعہ کو کہا کہ ترکی غزہ سٹی پر کنٹرول کرنے سے متعلق اسرائیلی منصوبہ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں، ترکیہ نے بین الاقوامی طبقہ اور اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل سے اس منصوبہ کی عمل آوری پر روک لگانے کی اپیل کی ہے۔ ترکی کی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ اسرائیل کو اپنے جنگی منصوبوں کو فوراً روک دینا چاہیے اور غزہ میں جنگ بندی پر اتفاق ظاہر کرنا چاہیے۔ ترکی نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل کو دو ملکی حل کے لیے مذاکرہ شروع کرنا چاہیے۔ وزارت کے مطابق اسرائیل کے ذریعہ غزہ پٹی میں قتل عام اور فلسطینی زمین پر قبضہ سے متعلق قدم نے عالمی سیکورٹی کو شدید جھٹکا پہنچایا ہے۔

بی جے پی نے چلومے کے ذریعے بی ایل او کی تقرری کی: شیوکمار

بنگلورو (یو این آئی) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ اور ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر ڈی کے شیوکمار نے جمعہ کو الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اپنے آٹھ ہزار سے زیادہ کارکنوں کو چلومے تنظیم کے ذریعے بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) کے طور پر مقرر کیا ہے اور اسے انتخابی دھوکہ دہی کا ایک بڑا معاملہ قرار دیا ہے۔ ڈی کے شیوکمار نے فریڈم پارک میں ’ہمارا ووٹ، ہمارا حق‘ احتجاجی مظاہرے سے قبل میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہم لڑے اور نقصان کو کم کرنے میں کامیاب رہے۔ ہمیں اس وقت الیکشن کمیشن میں شکایت درج کرانی چاہیے تھی، لیکن اس ملک میں انتخابی تنازعات بہت کم ہی حل ہوتے ہیں، اس لیے ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ اب ہم نے اس فراڈ کو لوگوں کے سامنے لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی آواز اٹھائی ہے اور اس مسئلے کے لیے لڑنا ہماری ذمہ داری ہے۔‘‘ مسٹر شیوکمار نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی مکمل حمایت کا اظہار کیا اور ان کی مہم کو آئین اور رائے دہندگان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک جرات مندانہ لڑائی قرار دیا۔ انہوں نے ایک اجلاس میں کہا کہ ’’یہ ایک تاریخی لڑائی ہے، راہل گاندھی نے آئین اور رائے دہندگان کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے ایک مضبوط پیغام دیا ہے۔ کرناٹک انتخابی بدانتظامی کو ملک گیر سطح پر بے نقاب کرنے کا پیغام ہے۔‘‘ نائب وزیر اعلیٰ نے یاد دلایا کہ آئین سے متعلق ایک حالیہ تقریب میں مسٹر گاندھی نے ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اسپتالوں میں بلڈ بینک کی طرز پر ہر پولنگ بوتھ پر ایک قانونی بینک بنانے کی تجویز پیش کی تھی۔

عمران پرتاپ گڑھی کے یوم پیدائش کے موقع پر شاندار مشاعرہ وکوی سمّیلن کا انعقاد

نئی دہلی۔ (یو این آئی) بندھن کلچرل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام کانگریس کے راجیہ سبھا ایم پی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اقلیتی شعبہ) کے چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی کے اعزاز میں ’’بھارت کا عمران‘‘ کے عنوان سے منعقدہ مشاعرے میں کئی اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی، نمائندہ شخصیات کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور انہیں مبارکباد پیش کی آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق یہ موقع نہ صرف ان کی شخصیت کے ہمہ گیر اثرات کا مظہر بنا بلکہ ان کی مقبولیت کا ایک زندہ اور تابناک ثبوت بھی۔ کانگریس کے اہم لیڈروں نے اس موقع پر اپنی محبت اور الفت کا بھرپور اظہار کیا۔ اس مشاعرہ وکوی سمّیلن میں کئی نامور شعراء اور شاعرات نے شرکت کی اور اپنے کلام پیش کئے۔ سبھی شعراء نے عمران پرتاپ گڑھی کی ادبی اور سیاسی خدمات کی ستائش کی۔ اس مشاعرے میں ملک کے ممتاز شعراء وادباء نے شرکت کی اور اپنے فکر انگیز اور جذبات سے لبریز کلام کے ذریعے سامعین کو مسحور کر دیا۔ اس سے پہلے عمران پرتاپ گڑھی کا والہانہ استقبال کیا گیا اور ان کی حمایت میں جم کر نعرے بازی بھی کی گئی۔ ان کے مداحوں نے عمران پرتاپ گڑھی پر خوب پیار لٹایا اور عمران پرتاپ گڑھی نے تمام مداحوں کا شکریہ ادا کیا۔ فضا میں ’’عمران پرتاپ گڑھی زندہ باد‘‘ کے نعرے گونج رہے تھے، جو اس نوجوان لیڈر کی عوامی مقبولیت، ادبی قدرومنزلت اور سیاسی بصیرت گواہی دے رہے تھے۔ معروف ناظم مشاعرہ ندیم فرخ نے مشاعرے کی نظامت نہایت خوبصورتی سے انجام دی جبکہ ممتاز شعراء میں اقبال اشہر، عزم شاکری، امیر امام، منیکا دوبے اور ہمانشی بابرا وغیرہ نے منفرد انداز میں کلام پیش کر کے محفل میں رنگ بھر دیا۔ اخیر میں عمران پرتاپ گڑھی نے اپنے منتخب اشعار پیش کئے اور عوام کی فرمائش پر کئی اشعار بھی سنائے۔ آڈیٹوریم مکمل طور پر سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ شرکاء میں اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی، کانگریس کے اہم لیڈران، ادب وسیاست کے شائقین اور نوجوانوں کی بڑی تعداد شامل تھی۔ سامعین کے اصرار پر تقریب کے آخر میں عمران پرتاپ گڑھی نے اپنے منتخب اشعار سنائے، جنہیں حاضرین نے دل کھول کر داد دی۔ اس سے قبل، کانگریس کے اہم لیڈروں نے اس موقع پر اپنی محبت اور عقیدت کا بھرپور اظہار کیا۔ کانگریس صدر ملیکا ارجن کھڑگے، جنرل سکریٹری جے رام رمیش، جموں و کشمیر کے انچارج اور راجیہ سبھا ایم پی ڈاکٹر سید ناصر حسین، راجیہ سبھا رکن شکتی سنگھ گوہل، سابق رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر ادت راج اور دیگر لیڈران نے مل کر کیک کاٹا اور عمران پرتاپ گڑھی کو یوم پیدائش پر اپنی نیک خواہشات پیش کیں۔

پارکنگ کے تنازعہ میں ہما قریشی کے چچیرے بھائی کا قتل

نئی دہلی (یو این آئی) بالی ووڈ اداکارہ ہما قریشی کے چچیرے بھائی آصف قریشی کو گزشتہ رات دہلی کے جنگ پورہ علاقے میں پارکنگ کے تنازعہ کے سبب چاقو مار کر قتل کر دیا گیا پولیس نے بتایا کہ یہ جھگڑا گزشتہ رات ساڑھے دس بجے کے قریب نظام الدین تھانہ علاقہ کی بھوگل مارکیٹ لین کے قریب پیش آیا اطلاعات کے مطابق آصف نے اپنے پڑوسی سے اپنے گھر کے سامنے کھڑی اسکوٹی ہٹانے کو کہا جس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان بحث ہو گئی۔ بعد میں صورتحال نے شدت اختیار کر لی اور ملزم نے آصف پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر دیا۔ جنوب مشرقی ضلع پولیس کے ایک سینئر افسر نے جمعہ کے روز بتایا کہ یہ واقعہ کل رات تقریباً 10.30 بجے پیش آیا۔ دو ملزموں کی شناخت اجول (19) اور گوتم (18) کے طور پر ہوئی ہے۔ آصف کو تشویشناک حالت میں ہسپتال لے جایا گیا۔ اسپتال پہنچنے پر آصف کو مردہ قرار دے دیا گیا۔

تمل ناڈو حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی جاری کی، اسکولوں میں ہندی زبان اب لازم نہیں

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو حکومت نے آج مرکزی حکومت کی قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) کے خلاف اپنی نئی تعلیمی پالیسی جاری کر دی۔ اس کے تحت اسکولوں میں 2 لسانی فارمولہ انگریزی اور تمل نافذ کیا جائے گا۔ نئی تعلیمی پالیسی تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے جاری کی۔ ریاستی حکومت نے مرکز پر این ای پی کے ذریعہ ریاست میں ہندی تھوپنے کا الزام عائد کیا تھا، جس کی مخالفت میں یہ نئی تعلیمی پالیسی جاری کی گئی ہے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے سرکاری اسکولوں کے ان 901 طلبا کو اعزاز بخشا جنھوں نے آئی آئی ٹی، این آئی ٹی اور دیگر سرکردہ یونیورسٹیوں سمیت اہم اداروں میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ انھوں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس سال تمل ناڈو میں بارہویں امتحان پاس کرنے والے 75 فیصد طلبا نے اعلیٰ تعلیم کے لیے رجسٹریشن کرایا اور آنے والے سالوں میں اس تعداد کو 100 فیصد تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ اسٹالن کا کہنا ہے کہ ہم اپنی تعلیم میں ’پیروکو‘ (ردعمل پر مبنی سوچ) کو اجازت نہیں دیں گے۔ ہماری ریاستی تعلیمی پالیسی کا مقصد ’سمتھوا کلوی‘ (مساوات کے لیے تعلیم) اور ’پگوتھاریو کلوی‘ (مدلل سوچ والی تعلیم) کی بنیاد ڈالنا ہے۔ یہ طلبا کے لیے تعلیم کے بین الاقوامی پیمانوں کے ساتھ مقابلہ آرائی کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کی شکل میں کام کرے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ریاستی تعلیمی پالیسی (ایس ای پی) تمل ناڈو حکومت کے ذریعہ تشکیل ایک کمیٹی کے ذریعہ تیار کی گئی ہے، جس کی قیادت سبکدوش ہائی کورٹ کے جج جسٹس ڈی مروگیسن نے کی ہے، جنھوں نے 2024 میں اپنی رپورٹ پیش کی تھی۔ ڈی ایم کے کی قیادت والی تمل ناڈو حکومت نے این ای پی کی سخت مخالفت کی ہے اور اسے سماجی انصاف کے خلاف اور ریاست پر ہندی تھوپنے کی کوشش بتایا ہے۔ تمل ناڈو نے اسے نافذ کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ مئی میں ریاست نے سپریم کورٹ کا رخ کیا اور الزام عائد کیا کہ این ای پی کو نافذ کرنے سے انکار کرنے کے نتیجہ میں تقریباً 2200 کروڑ روپے کا سنٹرل فنڈ روک دیا گیا ہے۔ اپنی عرضی میں ریاستی حکومت نے یہ اعلان کرنے کا مطالبہ کیا ہے کہ اس کی رضامندی کے بغیر قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور وزیر اعظم شری مان اسکول منصوبہ کو اس پر نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ عرضی میں دلیل دی گئی کہ مجموعی تعلیم منصوبہ کے تحت رقم کو ان مرکزی پیش قدمی سے غیر قانونی طریقے سے جوڑا گیا ہے اور اس قدم کو ’غیر آئینی، منمانا اور ناجائز‘ بتایا گیا ہے۔ تمل ناڈو مرکز سے 2291.30 کروڑ روپے جاری کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ساتھ ہی یکم مئی سے مکمل ادائیگی تک 2151.59 کروڑ روپے پر 6 فیصد سالانہ سود بھی طلب کر رہا ہے۔

چنار بک فیسٹیول کے ساتویں دن تعلیمی وادبی موضوعات پر دو مذاکرے

سرینگر/نئی دہلی: چنار بک فیسٹیول، سری نگر 2025 کے ساتویں دن قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی کے اشتراک سے دو مذاکرے ’نئی تعلیمی پالیسی 2020 میں لسانی تنوع: اردو اور کشمیری میں امکانات‘ اور ’اردو ادب اور ثقافتی مکالمے میں کشمیری خواتین‘ کے عنوان سے منعقد ہوئے۔ پہلے مذاکرے میں پروفیسر شریف الدین پیرزادہ (سابق صدر شعبہ ریاضیات و ڈین اکیڈمک افیئرز، کشمیر یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر مشتاق احمد صدیقی (چیف کوآرڈینیٹر، این ای پی، کشمیر یونیورسٹی) اور ماجد زماں (کنٹرولر آف اگزامنیشن، کشمیر یونیورسٹی) نے گفتگو کرتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی کے تناظر میں علاقائی اور مادری زبانوں کی تدریس، ان کے فروغ اور مستقبل کے امکانات ومسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ پروفیسر شریف الدین پیرزادہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی 2020 ملک کے تعلیمی ڈھانچے میں ایک ٹرانسفارمیشن یعنی ہمہ گیر تبدیلی کا پیش خیمہ ہے اگر اس کو طلبہ نے صحیح طریقے سے فالو کر لیا تو یقیناً کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس پالیسی میں مادری اور علاقائی زبانوں کو ابتدائی تعلیم کا ذریعہ بنانے کا فیصلہ ایک مثبت قدم ہے جو اردو اور کشمیری زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں اردو اور کشمیری زبانوں کے لیے بے پناہ امکانات موجود ہیں۔ پروفیسر مشتاق احمد صدیقی نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی کا خاطر خواہ نتیجہ اسی وقت نکل سکتا ہے جب اسے اسکولس، کالجز اور یونیورسٹیز میں مکمل طور پر نافذ کیا جائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس پالیسی میں جس طرح کی تجاویز پیش کی گئی ہیں اگر انھیں عملی طور پر اپنایا گیا تو ہمارے تعلیمی معیار میں یقیناً بہتری آئے گی۔ ماجد زماں نے کہا کہ نیو ایجوکیشن پالیسی میں کثیر لسانی تعلیم اور مادری زبان میں ابتدائی تعلیم پر زور دینا ایک اہم قدم ہے، کیوں کہ مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے سے نہ صرف یہ کہ پڑھنے لکھنے اور سیکھنے کی رفتار بڑھتی ہے بلکہ اس سے ثقافتی ورثہ بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس مذاکرے کی نظامت ڈاکٹر مشتاق حیدر (استاد شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی) نے کی۔ آج کا دوسرا مذاکرہ ’اردو ادب اور ثقافتی مکالمے میں کشمیری خواتین‘ کے عنوان سے منعقد ہوا۔ اس میں اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر ایاز رسول نازکی (سابق رجسٹرار، بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی، راجوری) نے کہا کہ کشمیر کی ادبی روایت میں روحانیت کی نمائندہ لل دید اور رومانیت کی نمائندہ حبہ خاتون کی مثالیں دونوں سمتوں کی تخلیقی جہات کو واضح کرتی ہیں، بعد میں رخسانہ جبیں اور دیگر شاعرات نے اس روایت کو جاری رکھا تاہم درمیان میں ایک طویل خلا نظر آتا ہے۔ محترمہ رخسانہ جبیں (سابق ڈائریکٹر آل انڈیا ریڈیو، سرینگر) نے کہا کہ عابدہ احمد اور شملہ مفتی نے نسائی ادب کو بنیاد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

شدت پسند یشویر مہاراج اور سیٹو بروا کی مسلم مخالف مہم شرمناک!

سہارنپور (احمد رضا) 2014 سے ملک بھر میں مسلم آبادی کے خلاف ، مساجد ،مدارس ، خانقاہوں اور نماز کے خلاف روز بہ روز نفرت آمیز حملوں میں شدت آتی جارہی ہے جگہ جگہ ملت اسلامیہ کو نشانہ بنایا جارہا ہے سرکاروں کی خاموشی سے شدت پسند تنظیموں کے حوصلہ بلندی پر ہیں جس کے نتیجے میں مسلم آبادی پر مسلسل خطرات بڑھتے جارہے ہیں آج دوپہر شاملی میں ایک مذہبی جلسہ میں نام نہاد مہنت یشویر مہاراج نے کہا کہ اب تک مختلف مدارس میں 20 ہزار سے زائد جہادی تیار ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ لگاتار جاری ہے ان جہادی مرکزوں پر لگام کسنی ضروری ہے وہیں دوسری جانب آسام سنگرام سینا کے نوجوان دہشت پسند لیڈر لیڈر سیٹو بروا نے کہا کہ آسام کے اوپری علاقوں میں مسلم آبادی کو رہنے نہیں دیا جائے گا مسلم آبادی کو باہر نکال نے تک ہمارا مظاہرہ لگاتار جاری رہیگا آپکو بتاتیں چلیں کہ یہاں قریب قریب 20 روز کی مدت میں لاکھوں مسلمانوں کو بلڈوزر چلا کر بے گھر کردیا گیا آسام سرکار اور مسلم مخالف افراد مسلم آبادی کی اس تباہی پر جشن مناکر اپنی خوشی کا اظہار کررہے ہیں وہیں لاکھوں مسلمانوں کے سامنے جان بچانے کے بھی ذرائع نہی ہیں جس طرح اسرائیل سرکار نے غاز% کو نیست ونابود کردیا اسی طرح ہمارے ملک میں بھی مسلم آبادی کو زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچایا جارہا ہے سب کچھ جانتے اور دیکھتے ہوئے مرکزی سرکار بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے!ایک طرف اعلانیہ قتل ہوتا ہے اور حکومت جس کا کام یہ ہے کہ وہ قاتلوں کو گرفت میں لے کر ان کے خلاف سخت

کاروائی کرے اور ایسی عبرتناک سزا دے کہ کوئی اس طرح کی حرکتوں کی جرات نہ کرسکے لیکن 2014 کے بعد سے لگاتار یہ دیکھا جارہا ہے کہ وہ خود ان کی پشت پناہی میں لگی ہوئی ہے چوں کہ یہ کوئی حادثہ نہیں بلکہ منصوبہ بند قتل ہے جس میں وہ خود برابر کی شریک ہے، ذرا سوچئے بابا صدیقی کا قتل ہوتا ہے ایک گروپ قتل کی ذمہ داری لیتا ہے اور گرفتار کیا ہوا شخص بتاتا ہے کہ پچاس ہزار روپئے کی سپاری پر اس نے یہ واردات انجام دی ہے، پچاس ہزار میں تو اسلحے نہیں ملتے صاحب، جھوٹ کی بھی ایک انتہاء ہوتی ہے اس سے قبل عتیق برادران کا معاملہ بہت پرانا نہیں ہوا جنھیں پولیس کسٹڈی میں قتل کیا گیا کہاں ہیں ان کے قاتل؟ مختار انصاری کا قتل کہاں ہیں ان کے قاتل؟ جن کا کام یہ تھا کہ مجرموں کو نشانہ عبرت بناتے وہ خود قاتلوں مجرموں کے ہمدرد اور پشت پناہ بنے بیٹھے

ہیں، اس لئے کسی حکومت سے یہ امید مت رکھئے کہ وہ انصاف سے کام لے گی، جرم کے سوداگروں سے انصاف کی امید حماقت کے سوا کچھ نہیں، ایسے میں ہمیں اپنی طاقت کو مضبوط کرنے کی فکر لامحالہ کرنی ہوگی اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ! یوں تو آزادی کے پہلے سے ہی مسلمانوں کے ساتھ برتا جا رہا رویہ بہت اچھا نہیں رہا ہے، اقتدار میں کوئی رہا ہے اور جب بھی رہا ہو ہر ایک کا تختہ مشق مسلمان ہی رہا، حالات پر غیر جانبدارانہ نظر رکھنے والوں سے یہ بات مخفی نہیں ہے، لیکن پچھلے پانچ دس برسوں سے جو واقعات وحادثات دیکھنے اور سننے کو مل رہے ہیں وہ انتہائی تکلیف دہ ہیں، خاص طور پر یک بعد دیگرے حکومت کی نگرانی میں پولیس محکموں کی نظروں کے سامنے مسلم تجارتی مراکز مسلم افراد کے گھروں دکانوں اور دینی اداروں کو مٹایا جارہا ہے اور اعلانیہ ان دنوں جس شاطرانہ طرز پر مسلم سیاسی

لیڈروں کو نشانہ بنا کر قتل کیا جا رہا ہے وہ بہت تشویشناک ہے، شہاب الدین کی مشتبہ موت اور پھر عتیق برادران کا اعلانیہ سرکاری قتل، مختار انصاری اور پھر بابا صدیقی کا قتل یہ کوئی معمولی واردات نہیں جس پر خاموش رہا جائے، بلکہ یہ مسلم لیڈر شپ کو منصوبہ بند طریقہ سے ختم کرنے کی ناپاک کوشش ہے جس کے خلاف آواز اٹھانا ملت اسلامیہ ہندیہ کی اولین ذمہ داری ہے، یاد رکھئے یہ کسی ایک مخصوص شخص کا قتل نہیں بلکہ عمومی طور پر مسلمانوں کی آواز کا قتل ہے جس کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے! قوم مسلم جس کا کام تھا کہ وہ کائنات کا احتساب کرے وہ اپنی ذات تک سے غافل ہے، موت کو گلے لگانا جس کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہوا کرتا تھا وہ کھانے پکانے میں اس طرح مست ہے جس کی نظیر مشکل ہے، اپنے آپ کو قرآن کی علمبردار کہنے والی امت خودغرضی کی دلدل میں اس قدر پھنس چکی ہے کہ قوم کا مفاد اسے بالکل بھی

نظر نہیں آتا، سیاسی اور سماجی شعور اس قدر مفقود ہے جس کو الفاظ کے سہارے نہ بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی سمجھا جاسکتا ہے، اور یہ سچائی جس قوم سے سیاسی سماجی اور دینی شعور رخصت ہوتا ہے اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی، ملک میں مسلمانوں کے ساتھ اپنایا جارہا رویہ ہمیں جگانے کے لئے کافی ہے اگر ہم بیدار ہونا چاہیں، اور جو خود کو بدلنا نہ چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے بدل نہیں سکتی، کوئی ایسا شعبہ زندگی نہیں جہاں مسلم قوم کو توڑنے کی کوشش زوروں پر نہ ہو، معاشی ہو یا سماجی سیاسی ہو یا دینی کوئی ایسا شعبہ حیات نہیں جہاں انہیں تختہ مشق نہ بنایا جارہا ہو، ایسے میں مسلمانوں کو اپنی نسبت ایمان کو سمجھنا ہوگا اپنی حیثیت کو پہچانا ہوگا، جس شناخت کو مٹانے پر دشمن تلے ہوئے ہیں اس کو برقرار رکھ کر اپنی طاقت کو مضبوط کرنا ہوگا، یاد رکھئے کوئی بھی سیاسی جماعت آپ کی خیر خواہ نہیں آپ کو خود اپنا خیر خواہ بننا ہوگا اور اپنی طاقت کو مضبوط کرنا ہوگا اس کا واحد راستہ صرف یہ ہے کہ ہم ذاتی مفاد کی دلدل سے نکل کر ملت کے حق میں سوچنا اور کرنا شروع کریں۔۔۔۔اس مرض کے رہتے ہوئے گھن سے چھٹکارے کی امید بے سود ہے۔

بارہ بنکی-حیدر گڑھ روڈ پر بس پر گرا درخت

چار خواتین سمیت پانچ کی موت، یوپی حکومت نے کیا معاوضے کا اعلان

بارہ بنکی : 8اگست (پی این ایس)ضلع ہیڈ کوارٹر سے نوکلومیٹر دور حیدر گڑھ روڈ پر روڈ ویز کی کنٹریکٹ بس پر انجیر کا درخت گر گیا۔ درخت بس کے اگلے حصے پر گرا۔ حادثے میں چار خواتین سمیت پانچ افراد جاں بحق ہو گئے۔ایک خاتون کی شناخت شکشا مہروترا (53) کے طور پر ہوئی ہے جو شہر کے محلہ گلریا گردہ کی رہنے والی ہے۔تین دیگر خواتین کی عمریں 40 سے 45 سال کے درمیان ہیں۔درخت کاٹ کر لوگوں کو نکالا گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ حادثے کے وقت بس میں 40 افراد سوار تھے۔ حادثے کے بعد کئی مسافر کھڑکی سے باہر کود گئے۔ بارش کے دوران پیش آنے والے حادثے کی وجہ سے راحت اور بچاؤ کے کام میں تاخیر ہوئی۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اس واقعہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرنے والوں کے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرنے والوں کے لواحقین کو 5 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ وزیر اعلی نے ضلع انتظامیہ کے حکام کو ہدایت دی ہے کہ زخمیوں کو فوری

طور پر اسپتال لے جائیں اور انہیں مناسب علاج فراہم کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی بھی دعا کی ہے۔ زید پور تھانہ علاقے کے گاؤں ہرکھ میں راجہ بازار کے قریب بارہ بنکی سے حیدر گڑھ جانے والی بس پر صبح ساڑھے دس بجے درخت گر گیا۔ درخت اتنا زور سے گرا کہ بس کے اگلے حصے کو نقصان پہنچا۔ موقع پر پہنچے گاؤں والوں نے پولیس اور محکمہ جنگلات کو اطلاع دی۔ بس کے اندر پھنسے لوگوں کی چیخیں دل کو دہلا دینے والی تھیں۔ درخت کاٹنے کا کام محکمہ جنگلات کے ملازمین نے کیا۔ گاؤں والے مدد کرتے رہے۔ سی ایم او

اودھیش کمار یادو نے بتایا کہ حادثے میں چار خواتین اور ایک ڈرائیور سمیت کل پانچ لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ بس میں سوار ایک مسافر نادیہ نے بتایا کہ وہ دیوا شریف سے واپس آرہی تھی کہ راستے میں حادثہ پیش آیا۔ حادثے میں اس کی والدہ زخمی ہوگئیں۔ کوٹوا کی رہائشی ٹیچر شیل کماری نے بتایا کہ وہ ٹریننگ کے لیے اسندرا جارہی تھیں۔ اچانک بس ڈرائیور نے زور سے چیخ ماری اور اسی وقت بس پر ایک درخت گر گیا، جس کی وجہ سے کئی مسافر زخمی ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد درخت کو کاٹ کر ہٹایا گیا، پھر مسافر باہر نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

بہت سی بہنوں نے جیون جیوتی رکھشا سمان حاصل کیا

جونپور، بھائیوں اور بہنوں کے درمیان پیار اور بھروسے کے تہوار رکشا بندھن کے موقع پر، رام نگر، بلاک سوہنتکلا، شاہ گنج، جونپور میں جیون جیوتی سیوا فاؤنڈیشن کی جانب سے منعقدہ پروقار تقریب میں کئی بہنوں کو جیون جیوتی رکھشا سمان سے نوازا گیا۔ تقریب میں رام نگر، بلاک سوہنتکلا، شاہ گنج، جونپور کی 500 سے زیادہ بہنوں نے محبت اور اعتماد کی علامت رکھشا سترا باندھ کر جیون جیوتی سیوا فاؤنڈیشن کے نائب صدر جتیندر کمار سنگھ کو اپنا بے پناہ پیار اور آشیرواد دیا۔ پروگرام میں جتیندر کمار سنگھ نے علاقے کی بہت سی بہنوں کو جیون جیوتی رکھشا سمان سے گلدستے، کپڑے، مٹھائیاں اور سووینئر پیش کرکے ان کا اعزاز دیا۔ مسٹر سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ علاقے کی بہنوں نے آج رکھشا سوتر باندھ کر جو پیار دیا ہے اس کا میں ہمیشہ مقروض رہوں گا اور ان کے تمام مسائل کے حل کے لیے تیار رہوں گا۔

کاکوری کے انقلابی شہداء کو مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ میں خراجِ عقیدت

ڈاکٹر عمار رضوی نے نوجوانوں کو حب الوطنی، دیانت اور اخلاقی شعور کی تلقین کی

بارہ بنکی (ابوشحمہ انصاری) قوموں کی تاریخ میں کچھ لمحے اور کچھ لوگ ہمیشہ کے لیے امر ہوجاتے ہیں۔ کاکوری ریل کانڈ انہی انقلابی لمحوں میں سے ایک ہے، جس نے تحریکِ آزادی کو نئی توانائی عطا کی۔ اسی تاریخی واقعے کے شہداء پنڈت رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خاں اور ٹھاکر روشن سنگھ کی یاد میں آج مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ہیومینیٹیز، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، محمود آباد (سیتاپور) میں ایک روح پرور اور باوقار خراجِ عقیدت تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تقریب کا آغاز شہداء کی تصاویر پر گلپوشی اور خاموشی کے ساتھ نذرانہ عقیدت پیش کرنے سے ہوا۔ فضا جذبات سے بوجھل اور آنکھیں فخر و عقیدت سے نم تھیں۔ ہر چہرے پر شہداء کے لیے احترام اور وطن سے محبت کا رنگ نمایاں تھا۔ اس موقع پر ادارے کے بانی وسکریٹری، سابق کارگزار وزیر اعلی ڈاکٹر عمار رضوی نے صدارت کرتے ہوئے کہا کاکوری کے شہداء صرف تاریخ کے کردار نہیں، بلکہ وہ ضمیر کے محافظ اور حب الوطنی کے استعارے ہیں۔ انہوں نے ہمیں سکھایا کہ وطن کے لیے جینا بھی عبادت ہے اور مرنا بھی عظمت۔ آج کی نسل اگر ان کے پیغام کو سمجھے، تو نہ صرف ایک بہتر شہری بلکہ ایک بہتر انسان بن سکتی ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ ایمانداری، سچائی اور اخلاقی اصولوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، اور شہداء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملک وملت کی خدمت کریں۔ تقریب میں انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ وطالبات، اساتذہ، سماجی شخصیات اور مقامی معززین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء نے شہداء کے ایثار کو یاد کرتے ہوئے انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر پورے احترام کے ساتھ اجتماعی قومی ترانہ پیش کیا گیا، اور شہداء کی یاد میں خاموشی اختیار کی گئی۔ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ایسی تقریبات کا سلسلہ جاری رہے گا، تاکہ نئی نسل اپنے ماضی کی قربانیوں سے روشناس ہو، اور حب الوطنی کا چراغ ہر دل میں روشن رہے۔

حضرت محمدؐ کے جشن ولادت کے سترہ روزہ سالانہ پروگرام کیلئے مسلم کمیٹی کا اجلاس

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) گزشتہ شب اسلام کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے سالانہ پروگرام کے لیے مسلم کمیٹی امروہہ کا ایک اہم اجلاس صدر مسلم کمیٹی اقبال احمد خان کی زیر صدارت مدرسہ رشیدیہ بازار رزاق میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں آئندہ ماہ ربیع الاول کے دوران کمیٹی کے زیر اہتمام سالانہ منعقد کیے جانے والے سترہ روزہ پروگرام کا خاکہ تیار کیا گیا۔ اس دوران بڑی تعداد میں موجود کمیٹی کے عہدیداران اور اراکین نے سترہ روزہ پروگرام کو منظم کرنے اور اسے کامیاب بنانے کے لیے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اجلاس کے دوران کمیٹی کے سینئر اراکین نے بتایا کہ سترہ روزہ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لیے کمیٹی نے ماہ ربیع الاول کے سالانہ پروگرام کے لیے مشہور مسلم مذہبی سکالرز سے رابطہ کیا ہے۔ کمیٹی ہر سال کی طرح اس سال بھی روایتی طور پر دینی جلسہ، نعتیہ مشاعرہ، اسلامی سیمینار، خواتین کانفرنس اور عالمی شہرت یافتہ جلوس محمدی کا انعقاد کرے گی جس کے لیے کمیٹی پوری طرح تیار ہے۔ کمیٹی کے صدر اقبال احمد خان نے امروہہ میں میٹنگ کے دوران کہا کہ کمیٹی نے معروف سماجی کارکن اور تعلیم سے محبت کرنے والے ہاشمی خاندان کو اپنی مکمل حمایت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کمیٹی مکمل طور پر ہاشمی خاندان کے ساتھ ہے خاص طور پر ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی ایڈووکیٹ ہمارے سرپرست اور اہم معاون ہیں۔ اس موقع پر کمیٹی کے سینئر عہدیداران آصف قریشی، حاجی ناصر صدیقی، حاجی اقرار احمد انصاری، جنرل سیکرٹری، ڈاکٹر نجم النبی، بانی ممبر نعیم الحق، ڈاکٹر افسر پرویز، ڈاکٹر امین الحق، عارف ملک، ایڈووکیٹ اطہر جمال، ایڈوکیٹ احمد اعجاز، ایڈووکیٹ محمد اعجاز قریشی ایڈووکیٹ نے اپنے خیالات پیش کیے مقررین نے سترہ روزہ پروگرام سے متعلق اہم باتیں اور مشورے موجودہ ممبران سے شیئر کیں۔ جلسہ کی نظامت مراد عارف ایڈوکیٹ نے کی جبکہ معروف شاعر مولانا سعد امروہوی نے نعت پاک پیش کی۔ اس موقع پر مشکور الحسن، ایڈوکیٹ رومی شفاعت، ڈاکٹر مہتاب امروہوی، سالار غازی، نفیس احمد، حافظ اختر، احسان سلمانی، دولہا حسن منصوری، وسیم بھارتی، نعیم انصاری، انس عباسی، محمد خالد، ناصر صدیقی (پھول تارا) خالد صدیقی، سلیم سلمانی عطا النبی خان، عدل عباسی پرنسپل، عبدالوہاب سیفی، محفوظ خان نعیم ادریسی، ظفر عباسی، عادل رشید انصاری، سرتاج عالم صدیقی شکیل احمد ایڈوکیٹ، خرم علی ایڈوکیٹ، شجر احمد، محمد عالم منصوری ارشد علی ماجد ملک سلمان احمد علاؤالدین ایڈوکیٹ، محمد علی عباسی، محمد علی ایڈوکیٹ۔ مدثر خان شجاع الحسن، شمیم الدین، مزمل صدیقی، صابر علی صدیقی، عبدالسلام، حکیم شوکت علی بابر بیگ اور کمیٹی ممبران کی کثیر تعداد موجود تھی۔

پیغامِ امن کمیٹی کی جانب سے محفل نعت کا اہتمام

امروہہ۔ پیغام امن کمیٹی امروہہ کے زیر اہتمام محلہ کوٹ میں کمیٹی کے چیئرمین منصور احمد ایڈوکیٹ کی رہائشگاہ پر عقیدت واحترام کے ساتھ محفل نعت کا انعقاد کیا گیا جس کا آغاز حافظ غلام مرتضیٰ صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس محفل نعت کی صدارت ممتاز دانشور اور شاعر، پٹیالہ یونیورسٹی کے پروفیسر سید ناشر نقوی نے کی۔ مہمان خصوصی حاجی سید محبوب حسین زیدی، سرتاج عالم منصوری بحیثیت مہمان خصوصی زینت مسند پر جلوہ افروز رہے۔ اس موقع پر شعراء کرام اور عقیدت مندوں نے بڑی تعداد نے شرکت کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پاک کا نذرانہ پیش کرکے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ کمیٹی کے صدر حاجی خورشید انور نے کہا کہ محفل نعت کا انعقاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں امن اور بھائی چارے کے پیغام کو عام کرنے کے لیے کیا گیا۔ پروفیسر سید ناشر نقوی نے اپنے صدارتی خطاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور امن وآشتی کے ساتھ زندگی گزارنے کا پیغام دیا۔ امن کمیٹی کے اہم رکن حاجی اویس رضوی اور دیگر معزز افراد نے بھی خیالات کا اظہار پیش کیا۔ شعراء نے اپنے نعتیہ کلام سے سامعین سے خوب داد حاصل کی، دیر رات تک جاری رہنے والی اس محفل میں پروفیسر ناشر نقوی، پنڈت بھون شرما، مولانا سعد امروہوی، مہربان سیفی، انیس احمد انیس، قاسم امروہوی، اقرار سیفی، حافظ غلام مرتضی، مہمد نسیم وغیرہ ودیگر شعراء نے کلام پیش کیا۔ محفل نعت کے کنوینر ماہر قانون منصور احمد نے تمام ہی افراد کا اس پروگرام میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ شرکاء میں خصوصی طور سے حاجی عبدالقیوم راعینی، حاجی ناصر فاروق، سید علی امام رضوی، فہیم شاہ نواز، مرغوب صدیقی، اکرام حسین زیدی، شاہ رخ خان ایڈوکیٹ، افسر بخش، سرکار عالم، غفران خان، یاسر انصاری، عدنان مسرور، ظفر شاہ خان، صوفی نشاط، حسان شیخ، وسیم زیدی، عالم خان وغیرہ ودیگر افراد موجود تھے۔

بیمار ہے غریب ہے اک باپ کیا کرے: بچوں کا پیٹ پالے یا اپنی دوا کرے

بزم رہبر کے زیر اہتمام الحبیب اسلامیہ اسکول میں طرحی شعری نشست کا انعقاد

دریاباد،بارہ بنکی (محمد مدثر) بزم رہبر کے زیر اہتمام الحبیب اسلامیہ اسکول کے حبیبہ ہال میں ماہانہ طرحی شعری نشست کا انعقاد عمران علی آبادی کی صدارت وجنید علی آبادی کی نظامت میں کیا گیا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے محمد احمد فیض آبادی نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز شبیر دریابادی کی نعت پاک سے سے ہوا۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

ان کے تصورات میں یہ دن کٹا کرے
یا رب یہ زیست میری جہاں تک وفا کرے
شبیر دریابادی

بیمار ہے غریب ہے اک باپ کیا کرے
بچوں کا پیٹ پالے یا اپنی دوا کرے
نورعین چمن ولی

ہمت ترے چراغ میں تھوڑی سی ہے اگر
شاطر ہوا کا ڈٹ کے وہ پھر سامنا کرے
ظفر دریابادی

جس کو جفا عزیز ہے اس سے کہو ذرا
اب تو وہ اختیار شعار وفا کرے
جنید علی آبادی

جیسے کہ کھینچتا ہے کوئی کھال جسم کی
ایسے وہ میری ذات سے خد کو جدا کرے
احمد فیض آبادی

اپنے بڑوں نے درس دیا ہے مجھے یہی
جب بھی ملاؤ ہاتھ تو چہرہ کھلا کرے
شکیل دریابادی

رکھتا ہے وہ امید وفا کس لیے بھلا
جو دوسروں کے ساتھ ہمیشہ جفا کرے
منصور عالم سلمانی

پروردگار آپ کو ہر سکھ عطا کرے
غم آپ کے قریب نہ آئیں خدا کرے
وفا علی آبادی

ان کے علاوہ عمران علی آبادی، عقیل ضیاء، عظیم علی آبادی، جی ایم ملک وغیرہ نے بھی اپنے کلام پیش کیے۔ اس موقع پر حکیم معراج احمد دریابادی، راشد حسین، محمد عقیل، محمد نوید، مسعود احمد، انور ماسٹر، اسرار راعین، شیخ اظہر علی، اسرار عینا وغیرہ سامعین موجود تھے۔

خواجہ بہاؤالدین بابا فریدی کے عرس کا افتتاح پرچم کشائی کے ساتھ ہوا

امروہہ۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین بابا فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا 551 واں عرس پرچم کشائی اور شمع روشن کرنے کے ساتھ آج شروع ہوگیا۔ عرس کی افتتاحیہ تقریب میں پرچم کشائی خواجہ سلیم فریدی، خواجہ اسرار اختر فریدی اور ضلع کے اہم سماجی کارکن اور عوامی خدمتگار کانگریس کے سینئر لیڈر ہری سنگھ موریہ نے کی۔ پرچم کشائی کے بعد درگاہ پر چادر چڑھائی گئی۔ اس موقع پر خواجہ سلیم فریدی، خواجہ اسرار اختر فریدی، خواجہ منیر فریدی، فریدی خواجہ انور فریدی، خواجہ حسن فریدی، احسان فریدی اور ہری سنگھ موریہ، سریندر سنگھ، محمد تصور جنید، علی گلزار صابری سلیم صابر، اکثر فریدی اور دیگر دور دراز سے آئے ہوئے افراد کثیر تعداد میں بھی موجود تھے۔ منتظمین کی جانب سے سلیم فریدی نے بتایا کہ حضرت کا آستانہ معاشرہ کو امن کا درس دیتا ہے اور یہاں سے محبت کا پیغام عام ہوتا ہے۔ یہاں ہر مذہب کے لوگ آتے ہے اور اپنی حاضری دیتے ہے۔ افتتاحیہ تقریب کے بعد دیر رات میں صوفیانہ کلام پیش کیا گیا۔

اردو اکادمی کے بنیادی اغراض ومقاصد کی حصولیابی اولین ترجیح: زبیر شاداب

علی گڑھ: اردو اساتذہ کی ماہرانہ صلاحیت کے فروغ کا مرکز (سی پی ڈی یوٹی، اردو اکادمی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کی تعلیمی و تحقیقی اور ترقیاتی سرگرمیوں کے لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے سالانہ تعلیمی منصوبہ (2024-2025) سے متعلق ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت اردو اکادمی کے نئے ڈائریکٹر ڈاکٹر زبیر شاداب نے کی۔ میٹنگ میں صدر شعبہ ترسیل عامہ پروفیسر آفرینہ رضوی، ڈائریکٹر مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن نظام تعلیم پروفیسر محمد نفیس احمد انصاری، صدر شعبہ اردو پروفیسر قمر الہدی فریدی، ڈاکٹر رفیع الدین، اسسٹنٹ پروفیسر اردو اکادمی اور ڈاکٹر مشتاق صدف، اسسٹنٹ پروفیسر اردو اکادمی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ ڈاکٹر زبیر شاداب کی ڈائریکٹر شپ میں یہ پہلی میٹنگ تھی۔ اپنے تعارفی کلمات میں اکادمی کے نئے ڈائریکٹر ڈاکٹر زبیر شاداب نے سالانہ تعلیمی ایجنڈے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو کے فروغ اور ترویج واشاعت کے لیے اکادمی کے بنیادی اغراض ومقاصد کی حصولیابی ہماری اولین ترجیح ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اردو اکادمی اپنے استحکام کے لیے ریاستی سطح پر کام کرے گی۔ پروفیسر آفرینہ رضوی نے کہا کہ اردو اکادمی کو صحافیوں اور میڈیا سے منسلک افراد کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ پروفیسر محمد نفیس احمد انصاری نے اردو اکادمی کے الگ وجود اور تشخص کو برقرار رکھنے پر اصرار کیا، جبکہ پروفیسر قمر الہدی فریدی نے کہا کہ اردو کی 6 ریاستوں اتر پردیش، اتراکھنڈ، اڈیشہ، بہار، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں اردو میڈیم اسکولوں و مدرسوں کی فہرست سازی کی جانی چاہیے۔ ڈاکٹر مشتاق صدف اور ڈاکٹر رفیع الدین نے اس موقع پر اپنی کچھ تجاویز پیش کیں جن پر کمیٹی نے غور وفکر کیا۔ میٹنگ میں اتراکھنڈ، اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ، اڑیسہ اور مغربی بنگال کے ریاستی تعلیمی بورڈز سے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی سطحوں کے اردو زبان کے تازہ ترین نصابات، نصابی کتابیں اور سوالات کو جمع کرنے کے ساتھ ساتھ سمسٹر اور سالانہ امتحانات کے نمونوں کے مطابق معروضی اور موضوعی سوالات تیار کرنے پر زور دیا گیا۔ اساتذہ کے لیے موثر رہنما خطوط، اسباق کی تیاری کے لیے اردو ٹیسٹنگ پلان اور اسباق کی تیاری میں اسکولوں اور مدرسوں کی مدد کرنے پر بھی غور وفکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں موثر کلاس روم کی مصروفیت کو طے کرنے اور طلبا و طالبات کے لیے تشخیصی تجاویز تیار کرنے پر بھی اصرار کیا گیا، جن کا مقصد جوابی اسکرپٹ کی تشخیص کو معیاری بنانا اور ممتحن کی معروضیت کو بہتر بنانا ہے۔ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ درس وتدریس کے جدید ترین طریقہ کار اور امتحانات میں شفافیت لانے میں اکادمی متعلقہ ریاستوں کی ہر لحاظ سے مدد ومعاونت کرے گی۔ اکادمی کی پلیننگ کمیٹی کے اراکین میں ڈین فیکلٹی آف آرٹس اور ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنس بھی شامل ہیں۔ اس اکادمی کی رہنمائی براہ راست وائس چانسلر کے ذمہ ہے۔

بدایوں میرٹھ ہائی وے پر لوڈر گاڑی بے قابو ہو کر پلٹی، آخری رسوم پر جارہے 13 افراد زخمی

بدایوں: 8اگست (پی این ایس)ضلع کے سہسوان کوتوالی علاقے میں بدایوں-میرٹھ ہائی وے پر ایک بے قابو لوڈر گاڑی پلٹ گئی۔ حادثے میں 13 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے چھ لوگوں کو تشویشناک حالت کے پیش نظر ضلع اسپتال ریفر کردیا گیا ہے۔ تمام لوگ آخری رسومات میں شرکت کے لیے جارہے تھے۔ یہ حادثہ جمعہ کی صبح تقریباً 10 بجے سہسوان کوتوالی علاقے میں بدایوں-میرٹھ ہائی وے پر سالک نگلا گاؤں کے قریب پیش آیا۔ شہر کے محلہ بجڑیا کے رہنے والے بیٹے لال کی موت ہوگئی تھی۔ ان کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے اہل علاقہ لوڈر گاڑی میں کچلا گنگا گھاٹ جارہے تھے۔ راستے میں اچانک گاڑی بے قابو ہو کر سڑک کنارے الٹ گئی۔ جس سے لوگوں میں کہرام مچ گیا۔ اطلاع ملتے ہی کوتوال راجندر بہادر سنگھ، شہباز پور چوکی کے انچارج رام لکھن پولیس ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ پولیس زخمیوں کو سی ایچ سی لے گئی۔ یہاں سے چھ لوگوں کو ابتدائی علاج کے بعد ضلع اسپتال ریفر کیا گیا۔ باقی زخمیوں کو علاج کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔ حادثے میں دھرم ویر، ویریندر، منا، کشن، مہیپال، راجن، شیشوپال، سریش، راجکمار اور میگھ سنگھ سمیت 13 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کاکوری شہید اسمارک میں واقع مجسموں پر پھول چڑھائے

کاکوری ٹرین ایکشن صد سالہ جشن کی اختتامی تقریب اور ہیرو کو سلام پروگرام

لکھنؤ :۸راگست۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ آج کاکوری ٹرین ایکشن صد سالہ جشن کی اختتامی تقریب ہے۔100 سال قبل 9اگست 1925 کو کاکوری ٹرین ایکشن کے ذریعے اس وقت کے عظیم انقلابیوں نے برطانوی حکومت کے خزانے پر قبضہ کر انقلابی سرگرمیوں کو آگے بڑھا رہی تھی، چونکہ ہندوستان کے عوام کی محنت کی کمائی کو انگلستان لے جانے کی مذموم کوشش کر رہی تھی ۔وزیر اعلیٰ آج لکھنؤ کے کاکوری شہید اسمارک میں کاکوری ٹرین ایکشن صد سالہ جشن اور بہادروں کو سلام پروگرام کی اختتامی تقریب کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کاکوری شہید اسمارک پر شہداء کے مجسموں پر پھول چڑھائے اور پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے آزادی پسندوں اور شہداء کے لواحقین کو خراج عقیدت پیش کیا۔وزیر اعلیٰ نے کتاب 'کاکوری ٹرین ایکشن -شجاعت، قربانی اور آزادی' کا بھی اجراء کیا۔وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش اسٹیٹ آرکائیوز، اتر پردیش اسٹیٹ للت کلا اکیڈمی اور محکمۂ اطلاعات و رابطہ عامہ کے زیر اہتمام کاکوری ٹرین ایکشن پر مبنی تصویروں اور دستاویزات کی نمائش کا مشاہدہ کیا۔انہوں نے 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت شہید اسمارک کے احاطے میں ایک پودا لگایا۔وزیر اعلیٰ نے فوٹو بوتھ پر سیلفی لی اور لڑکیوں کے ہاتھوں راکھی بندھوائی۔محکمہ ثقافت کے زیر اہتمام تقریب میں 100 فنکاروں نے ڈرامہ 'کاکوری کی امر گاتھا' اور ثقافتی پروگرام پیش کئے۔اس موقع پر کاکوری ٹرین ایکشن پر مبنی شارٹ فلم کی نمائش کی گئی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس پوری مہم کی قیادت کرنے والے پنڈت رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ خان، ٹھاکر روشن سنگھ، چندر شیکھر آزاد، راجندر ناتھ لہڑی سمیت انقلابیوں کا ایک طویل فہرست تھی جنہیں برطانوی حکومت نے مختلف جیلوں میں قید کیا اور انہیں سننے کا موقع دیے بغیر پھانسی دے دی۔ پنڈت رام پرساد بسمل کو گورکھپور جیل میں پھانسی دی گئی۔ اسی طرح دیگر انقلابیوں کو گونڈہ، فیض آباد اور نینی جیلوں میں پھانسی دی گئی۔ چندر شیکھر آزاد انگریز سرکار کے ہتھے چڑھے نہیں، بلکہ خود لڑتے لڑتے جام شہادت نوش کر گئے۔آج کا صد سالہ جشن عظیم انقلابیوں کو یاد کرنے کا ایک دن ہے۔یہ موجودہ نسل کے لیے بھی ایک نئی تحریک ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انقلابیوں نے برطانوی حکومت کے محض 4600 روپئے کے خزانے پر قبضہ کیا تھا جبکہ برطانوی حکومت نے ان انقلابیوں کو پکڑنے اور بغیر سماعت انہیں پھانسی دینے کے لئے برٹش حکومت نے 10 لاکھ روپئے سے زائد خرچ کیے تھے۔ ہر ہندوستانی کو ان انقلابیوں کو یاد کرنے اور ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے پوری لگن کے ساتھ اکٹھا ہونا چاہئے جنہوں نے 100 سال پہلے ملک کی آزادی کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔آج کی تقریب اس قرارداد کو آگے لے کر جائے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عظیم انقلابیوں نے وطن عزیز کو انگریزوں کے تسلط سے نجات دلانے کے لیے اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر قربانی دی۔یہ ان کے جذبہ آزادی کا نتیجہ تھا کہ یہ ملک 1947ء میں آزاد ہوا، ہماری قرارداد یہ ہونی چاہیے کہ جذبہ حب الوطنی کی یہ لہر ہر شخص کے دل میں قائم ہو۔اس کے لیے اتحاد اور فخر کی علامت ترنگا کو ہر گھر تک پہنچانا ہوگا۔ہندوستان کی آن، بان اور شان کی علامت ترنگا ہماری قومی علامت ہے۔ ہر گھر میں ترنگا لہرا کر ہمیں ان عظیم آزادی پسندوں کو سلام کرنا ہے، جن کی قربانیوں سے آج ہمارا ملک آزاد ہوا ہے اور ہندوستان کی یکجہتی اور سالمیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔جب ہم اس عزم کے ساتھ کام کریں گے، جن عظیم مقاصد کے لیے انقلابیوں نے اپنے آپ کو قربان کیا، وہ عظیم مقصد وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے ترقی یافتہ ہندوستان کے ویژن کی شکل میں بے ساختہ آگے بڑھے گا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر ہندوستانی نے ہمیشہ ہندوستانی فوج کی بہادری اور شجاعت کا احترام کیا ہے۔حال ہی میں بھارت کے بہادر فوجیوں نے آپریشن سندور کے ذریعے دشمن ملک بھارت پر مسلط کی گئی جنگ کا منھ توڑ جواب دیا۔ پوری دنیا نے ایک بار پھر ہندوستان کی بہادری اور طاقت کا اعتراف کیا ہے۔ اپنے فوجیوں کا احترام کرتے ہوئے وزیر اعظم نے ہر ہندوستانی سے 13 تا 15 اگست تک ہونے والے 'ہر گھر ترنگا' پروگرام میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ تمام جگہوں، دیہاتوں، میونسپل اداروں اور تمام وارڈوں میں ترنگا یاترا نکالی جانی چاہئے۔یہ ہندوستان کے تئیں ہماری حب الوطنی کا منھ بولتا ثبوت ہے۔ان کے ذریعے تفرقہ ڈالنے والی قوتوں کے منصوبوں کو توڑتے ہوئے قومی اتحاد کا پیغام لے کر آگے بڑھنا چاہیے۔ یہ ہر ہندوستانی کو متحد کرنے میں کامیاب ثابت ہوگا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ملک اپنا یوم آزادی منا رہا ہے تو ہر گھر میں ترنگا ہونا چاہیے اور ہر ہندوستانی کے ذہن میں سودیشی کا جذبہ بیدار ہونا چاہیے۔جب یہ ملک اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہا تھا، بابائے قوم مہاتما گاندھی نے ہر ہندوستانی کو سودیشی کے منتر سے جوڑنے کا کام کیا۔سودیشی ہماری زندگی کا مقصد اور منتر بننا چاہیے۔اگر ہم جیتے ہیں تو سودیشی کے لیے اور اگر مرتے ہیں تو ہمارے ملک کے لیے۔جب ہندوستان حب الوطنی کے اس عروج پر آگے بڑھے گا تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہی آزادی کا پیغام ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمارے تہوار شروع ہو رہے ہیں۔کل رکشا بندھن ہے، 15 اگست کو یوم آزادی ہے اور 16 اگست کو بھگوان کرشن جنم اشٹمی ہے۔تہواروں کا ایک طویل سلسلہ آگے آ رہا ہے۔ان میں وجے دشمی، دیپاولی اور چھٹھ وغیرہ بھی شامل ہوں گے۔ جب ہم ان تہواروں پر کوئی بھی دیسی مصنوعات خریدتے ہیں تو ہمارے کاریگروں، کاریگروں اور دستکاروں کو کام ملتا ہے۔یہ پیسہ بالآخر ملک کی ترقی اور خوشحالی میں خرچ ہوتا ہے۔ہمیں اس وقت غیر ملکی سامان خریدنے کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے لیکن بعد میں اس کی قیمت بھی ہم دہشت گردی کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر فوری طور پر کوئی چیز مہنگی بھی ہو تو ہمیں صرف دیسی مصنوعات ہی خریدنا چاہئے۔ 2 اکتوبر کو، اتر پردیش کے باشندوں کے علاوہ ہر ہندوستانی کو گاندھی آشرم سے کھادی کا ایک لباس خریدنا چاہیے۔اس کے لیے رقم ہماری کاٹیج انڈسٹریز اور خواتین کے رضا کار گروپوں کو جائے گی۔ ہندوستان کا پیسہ ہندوستان میں ہی خرچ ہوگا، تب ہی ہندوستان خوشحال ہوگا۔ جب ہندوستان کا پیسہ بیرون ملک جائے گا تو پھر اس رقم کا غلط استعمال ہندوستان کے خلاف دہشت گردی، انتہا پسندی اور نکسلزم کے فروغ میں استعمال ہوگا۔ہمیں ایسی کسی بھی سازش سے بچنا ہوگا جہاں ہمارا اپنا پیسہ ہمارے خلاف استعمال ہو۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کاکوری ٹرین ایکشن صد سالہ جشن کے دوران اتر پردیش حکومت نے وزیر اعظم کی رہنمائی میں اپنے انقلابیوں کو یاد کیا۔اس کے ساتھ تمام شہدا کی یادگاروں کی بحالی کا پروگرام بھی آگے بڑھایا گیا۔اتر پردیش اس لحاظ سے بہت امیر ہے۔ریاست کی پہلی آزادی کی جدوجہد میں میرٹھ، جھانسی، گورکھپور، لکھنؤ سمیت مختلف مقامات پر انقلاب کے لو روشن ہوئی، جس سے ملک میں یہ امید اور جوش پیدا ہوا کہ یہ ملک آزاد ہو سکتا ہے۔

سارناتھ ہمارا ثقافتی اور روحانی ورثہ ہے

عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں اس کا شامل ہونا باعث فخر ہے: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 08 اگست۔اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے وارانسی میں بدھ مت کے دنیا کے مشہور مقام سارناتھ کو یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں شامل کرانے کے لیے اپنی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں محکمہ سیاحت اور آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے سینئر افسران کی ایک مشترکہ میٹنگ آج لکھنؤ کے ٹورازم ڈائریکٹریٹ میں ہوئی۔جس میں ستمبر کے مہینے میں ہونے والے یونیسکو کے اجلاس کے ایجنڈے اور مجوزہ لائحہ عمل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ سارناتھ ہماری ثقافتی اور روحانی میراث ہے۔ یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ سائٹ میں اس کی شمولیت سے پوری دنیا کو ہندوستان کے ورثے کو قریب سے جاننے کا موقع ملے گا۔سارناتھ کو عالمی ثقافتی ورثہ کا درجہ ملنے سے نہ صرف اسے بین الاقوامی شناخت ملے گی بلکہ سیاحت، مقامی معیشت اور ثقافتی ورثے کی بھی حفاظت ہوگی۔انہوں نے اس میٹنگ کے لیے محکمہ سیاحت اور آثار قدیمہ کے افسران کو تہہ دل سے مبارکباد دی۔انہوں نے کہا کہ اب تک اتر پردیش میں تین عالمی ثقافتی ورثہ سیاحتی مقامات ہیں۔ یونیسکو کی فہرست میں سارناتھ کی شمولیت سے اتر پردیش سیاحت کے معاملے میں دنیا کے نقشے پر آئے گا، جو ریاست کے لیے فخر کی بات ہوگی۔میٹنگ کے بعد اے ایس آئی کے سینئر افسران نے اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ سے ملاقات کی۔ انہوں نے اب تک کی پیش رفت اور آئندہ کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان نے 2025-26 کے نامزدگی سائیکل کے تحت قدیم بدھ مت کے مقام سارناتھ کو یونیسکو کی عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں باضابطہ طور پر نامزد کیا ہے۔ابھی تک، اتر پردیش میں صرف تاج محل، آگرہ قلعہ اور فتح پور سیکری یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثہ کی مستقل فہرست میں شامل ہیں۔تینوں عالمی ثقافتی ورثہ آگرہ میں واقع ہیں۔ پرنسپل سکریٹری سیاحت اور ثقافت مکیش کمار میشرام اور آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے عہدیداروں نے یونیسکو کے ذریعہ سارناتھ کو عالمی ثقافتی ورثہ میں شامل کرانے کے بارے میں تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔اس دوران گزشتہ ڈیڑھ سال کے عمل، ماحولیات، پائیدار سیاحت کی ترقی، ایکو ٹورازم ڈویلپمنٹ بورڈ سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وارانسی میں اسٹیک ہولڈرز اور مقامی کمیونٹیز کے ساتھ میٹنگ کرنے پر اتفاق کیا گیا۔میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری سیاحت نے کہا کہ سیاحوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے سارناتھ، کپل وستو، شراوستی، سنکیسا، کشی نگر اور کوشامبی کو بہتر رابطہ فراہم کیا گیا ہے۔سارناتھ آنے والے غیر ملکی سیاحوں کے لیے کشی نگر اور وارانسی میں بھی ہوائی اڈوں کا انتظام کیا گیا ہے۔نیپال سے متصل ہونے کی وجہ سے وہاں سے بدھ مت کے عقیدت مند بھی بڑی تعداد میں آتے ہیں۔اس دوران آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے ڈائریکٹر جنرل یدویر سنگھ راوت، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل جاہنوج شرما نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مستقبل کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔کسی بھی سائٹ کو یونیسکو کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے متعلقہ سائٹ کو انسانی تخلیقی صلاحیتوں کا شاہکار ہونا چاہیے۔اس کے علاوہ، سائٹ کو مختلف نکات کے معیار پر پورا اترنا ہوگا، بشمول ٹیکنالوجی یا فن تعمیر کی ترقی کی کہانی، انسانی تاریخ کے قابل ذکر مراحل کی نمائندگی کرنے والی عمارت۔یونیسکو کے طویل عمل کے بعد اس سائٹ کو عارضی اور پھر مستقل فہرست میں شامل کیا جاتا ہے۔اس میٹنگ میں اسپیشل سکریٹری سیاحت ایشا پریا، ڈائرکٹر ٹورازم (ایکو) پرکھر مشرا، لکھنؤ کے اے ایس آئی انچارج آفتاب حسین اور محکمہ سیاحت کے سینئر افسران موجود تھے۔

آدرش پری ایگزام ٹریننگ سنٹر کے طلباء نے فوجیوں کے لیے راکھیاں بنائیں

لکھنؤ:08اگست۔آدرش پری امتحان ٹریننگ سینٹر، علی گنج، لکھنؤ میں زیر تربیت طلباء نے ہر گھر ترنگا مہم کے تحت اس رکھشا بندھن کو خاص بنانے کے لیے ایک قابل ستائش پہل کی ہے۔طلباء نے اپنے پیار اور احترام کا اظہار کرتے ہوئے ملک کے دفاع میں تعینات ہمارے بہادر فوجیوں کے لیے اپنے ہاتھوں سے خوبصورت راکھیاں بنائیں۔اس اقدام کا مقصد نہ صرف فوجیوں کے تئیں احترام کا اظہار کرنا ہے بلکہ ان میں یہ احساس بیدار کرنا بھی ہے کہ اہل وطن ہمیشہ ان کے ساتھ ہیں۔طلباء نے ان راکھیوں کو روایتی اور تخلیقی انداز میں سجایا اور ان کے ساتھ شکریہ کا خط بھیجا۔یہ تقریب خواتین کو بااختیار بنانے، حب الوطنی اور ثقافتی اقدار کے فروغ کی علامت ہے۔یہ سرگرمی فوجیوں کو جذباتی مدد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ طلباء کو سماجی شرکت اور تخلیقی صلاحیتوں کی طرف ترغیب دیتی ہے۔

تھیٹر اور سینما تفریح کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے کا آئینہ بھی ہیں

کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج لکھنؤ میں بین الاقوامی لیکچر ہوا

لکھنؤ۔۸ / اگست۔کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج لکھنؤ میں کالج کے منیجر سید نوید احمد کی سرپرستی اور پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ کی قیادت میں کالج کے شعبہ اردو اور شعبہ ہندی کے باہمی اشتراک سے "تھیٹر اور سنیما کے ذریعے زبان اور صنف کو سمجھنا" کے موضوع پر ایک بین الاقوامی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر عالمی شہرت یافتہ اردو اور ہندی کے اسکالرز نارتھ کیرولینا یونیورسٹی، امریکہ کے پروفیسر ڈاکٹر افروز تاج، پروفیسر ڈاکٹر جان کالڈویل، پروفیسر ہما خواجہ اور معروف مصنف عاطف حنیف نے محفل میں رونق افروز ہو کر اس کے وقار میں مزید اضافہ کیا۔ اس ادبی و ثقافتی محفل کا آغاز دعا سے ہوا۔مہمانوں کا استقبال گل دستوں سے کیا گیا اور ان کو مومنٹو پیش کیے گئے۔ پروفیسر ہما خواجہ نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا اور استقبالیہ کلمات پیش کیے۔طالبات نے استقبالیہ گیت اور امیر خسرو کی کمپوزیشن پر مبنی ایک رقص پیش کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر افروز تاج نے کہا کہ تھیٹر اور سینما محض تفریح کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ یہ سماجی، ثقافتی اور لسانی گفتگو کا بھی ذریعہ ہیں۔ محفل کے مہمان اعزازی ڈاکٹر جان کالڈویل نے کہا کہ تھیٹر اور سینما معاشرے کا آئینہ ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تبدیلی کا ایک طاقت ور ذریعہ بھی ہیں۔ محفل کی نظامت اسرا بی بی صدیقی نے کی ۔ ڈاکٹر صائمہ رفعت پروفیسر شعبہ اردو نے اظہار تشکر کیا۔آخر میں قومی ترانہ پڑھا گیا۔یہ محفل کالج کی تمام معلمات کے مخلصانہ تعاون سے مکمل ہوئی۔اس میں کالج کی طالبات نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔امید ہے کہ ایسی محفلیں اور جلسے طالبات کے مستقبل کے لیے نئی راہیں ہموار کریں گے۔

ریاستی وزیر اسیم ارون کے ہاتھوں اے آئی لیب کا افتتاح اور مفاہمت نامے پر دستخط

لینگویج یونیورسٹی میں مصنوعی ذہانت پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد

لکھنؤ08اگست2025:خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں معاصر عہد میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت اور افادیت کے اہم موضوع پروائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی صدارت میں ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا مقصد اساتذہ اور طلبہ کو اے آئی کی جدید ٹیکنالوجیز، ان کی عملی ایپلی کیشنز اور مستقبل کے امکانات سے آگاہ کرنا تھا۔اس ورکشاپ کے آغاز میں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام آرٹیفیشل انٹیلی جنس لیب کا افتتاح ریاستی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اسیم ارن نے کیا۔ورکشاپ کے آغاز میں امن مشرا نے استقبالیہ کلمات کے بعد اس اہم ورکشاپ کے مقاصد پر تفصیل سے گفتگو کی۔اس ورکشاپ کے معروف ماہر ٹیکنالوجی ملند راج نے اپنے تفصیلی خطاب میں مصنوعی ذہانت کے اہم شعبوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مشین لرننگ، نیچرل لینگویج پروسیسنگ، کمپیوٹر ویژن اور چیٹ بوٹ ڈویلپمنٹ کی بنیادیات اور عملی اطلاقات پر گہرائی سے بات کی۔ انھوں نے وضاحت کی کہ مشین لرننگ محض ڈیٹا پر مبنی فیصلوں کا ایک خودکار نظام نہیں بلکہ ایسا سیکھنے کا عمل ہے جس کے ذریعے مشینیں انسانی طرز فکر سے قریب تر نتائج فراہم کر سکتی ہیں۔ نیچرل لینگویج پروسیسنگ کے ضمن میں انہوں نے بتایا کہ یہ ٹیکنالوجی انسان اور مشین کے درمیان لسانی فاصلہ کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے، جس کی مدد سے مشینیں انسانی زبان کو نہ صرف سمجھ سکتی ہیں بلکہ اس کا مؤثر اور سیاق وسباق کے مطابق جواب بھی دے سکتی ہیں۔ کمپیوٹر ویژن کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اس کے طبی تشخیص، سیکورٹی، زراعت اور خودکار گاڑیوں جیسے شعبوں میں استعمال کی مثالیں پیش کیں۔

ورکشاپ کے اگلے سیشن میں لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ کمپیوٹر سائنس کے چیئرمین ڈاکٹر پونیت مشرا نے اپنے پر مغز خطاب میں سماجی بہبود کے شعبے میں مصنوعی ذہانت کے کردار اور انسانی ذہانت کے مستقبل پر خصوصی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت صرف صنعت، کاروبار اور ٹیکنالوجی تک محدود نہیں، بلکہ یہ فلاحی منصوبوں، صحت عامہ، تعلیم، ماحولیات کے تحفظ اور معذور افراد کی معاونت جیسے شعبوں میں انقلابی تبدیلی لا رہی ہے۔اس کے بعد محکمہ سماجی بہبود کے ڈائریکٹر نے کہا کہ مشین لرننگ، ڈیپ لرننگ، نیچرل لینگویج پروسیسنگ اور ڈیٹا اینالیٹکس جیسے موضوعات پر مزید گہرائی سے تحقیق اور تربیت کی ضرورت ہے۔ورکشاپ کے عملی سیشن میں دھرو پنڈت نے چیٹ بوٹ کی تیاری، تصویر کی شناخت اور ڈیٹا کی پیشن گوئی کے عملی مظاہرے پیش کیے۔ اسی دوران یونیورسٹی اور ایک ٹیکنالوجی ادارے کے درمیان باہمی تعاون کے لیے ایم او یو پر بھی دستخط کیے گئے۔اس ورکشاپ کے مہمان خصوصی اسیم ارون نے کہا کہ مصنوعی ذہانت تعلیم، صنعت، صحت اور انتظامیہ سمیت زندگی کے ہر شعبے میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انھوں نے زور دیا کہ اس کا مثبت اور درست استعمال معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس موقع پر انھوں نے یونیورسٹی کے لیے سمارٹ کلاس اور ہاسٹل کی سہولیات کے لیے مالی امداد دینے کا اعلان بھی کیا۔وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مصنوعی ذہانت کے حوالے سے اس نوعیت کے تربیتی پروگرام طلبہ اور پیشہ ور افراد دونوں کے لیے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ پروگرام نہ صرف شرکاء کو صنعت کی موجودہ ضروریات سے ہم آہنگ کرتے ہیں بلکہ انھیں تکنیکی ترقی کی نئی جہتوں سے بھی روشناس کراتے ہیں۔ پروفیسر تنیجا نے زور دیا کہ تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ ایسے عملی اور تحقیقی مواقع فراہم کریں جن سے طلبہ عالمی معیار کے مطابق مہارتیں حاصل کر سکیں اور ملک کی سائنسی و معاشی ترقی میں فعال کردار ادا کریں۔اس ورکشاپ کی نظامت ڈاکٹر نیرج شکلا نے کی اور انھوں نے اپنے اختتامی کلمات میں تمام اساتذہ ، مقررین ،مہمانوں اور طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگرام نوجوانوں میں تحقیق اور جدت کے رجحان کو فروغ دیتے ہیں۔ورکشاپ میں لینگویج یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ اور تکنیکی ماہرین کے ساتھ محکمہ سماجی بہبود کے افسران، یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، فائنانس آفیسر ساجد اعظمی، پروفیسر چندنا ڈے، پروفیسر ثوبان سعید، پروفیسر تنویر خدیجہ، ڈاکٹر راجندر ترپاٹھی، ڈاکٹر ممتا شکلا اور دیگر اساتذہ نے شرکت کی۔

اتر پردیش ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے چیئرمین راجیش ورما نے 38 شکایتی معاملات پر عوامی سماعت کی

لکھنؤ: 08اگست۔اندرا بھون میں واقع کمیشن کے دفتر میں اتر پردیش ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے چیئرمین راجیش ورما کے ذریعہ مختلف اضلاع سے موصول ہونے والے 38 شکایتی معاملوں پر عوامی سماعت ہوئی۔اس عوامی سماعت میں کمیشن نے پنشن کی ادائیگی میں تاخیر، غیر قانونی قبضے، افسر کی غیر حاضری جیسے سنگین معاملات پر سخت موقف اختیار کیا۔کمیشن نے رام آسرے سنگھ کی سبکدوشی کے بعد پنشن، گریجویٹی اور منیٹائزیشن کی ادائیگی میں 63 دن کی تاخیر پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔اسسٹنٹ خزانچی، جواہر بھون نے بتایا کہ تمام واجبات ادا کر دیے گئے ہیں لیکن حکومت کے حکم کے مطابق، زیادہ سے زیادہ تین دن میں ادائیگی کی جانی چاہیے تھی۔ کمیشن نے قصوروار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی سفارش کی۔پھول کیمسٹری کشیپ کے معاملے میں میونسپل کارپوریشن لکھنؤ کا کوئی بھی نمائندہ موجود نہیں تھا جس پر چیئرمین نے شدید برہمی کا اظہار کیا اور خبردار کیا کہ اگلی تاریخ پر قابل افسر کی غیر حاضری کی صورت میں میونسپل کمشنر کے خلاف کارروائی کے لیے حکومت کو خط لکھا جائے گا۔بارہ بنکی ضلع کی رہنے والی بیوہ معذور خاتون ملا دیوی کے معاملے میں کمیشن نے خصوصی نوٹس لیتے ہوئے ضلع انتظامیہ اور پولیس کو اس کی زمین سے ناجائز قبضے ہٹانے کی سخت ہدایات دیں۔ایودھیا ضلع کے دھنی رام ورما کے معاملے میں، کمیشن نے ایریا آفیسر، ایودھیا کو ہدایت دی کہ وہ معاہدہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی زمین خالی نہ کرنے پر کارروائی کریں اور رپورٹ کے ساتھ اگلی تاریخ پر حاضر ہوں۔

سوامی پرساد موریہ کی مشکلات میں اضافہ

عدالت کا مقدمہ درج کرنے کا حکم □ رام چرت مانس پر کیے گئے متنازعہ ریمارکس پر عدالت ہوئی سخت

لکھنؤ: 8اگست (پی این ایس) اتر پردیش میں وارانسی کے ایم پی/ایم ایل اے کورٹ نے رام چرت مانس پر متنازعہ تبصرہ کرنے کے معاملے میں سابق وزیر سوامی پرساد موریہ کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا ہے۔وارانسی میں اے سی جے ایم (ایم پی/ ایم ایل اے کورٹ) نیرج کمار ترپاٹھی کی عدالت نے کینٹ پولیس اسٹیشن کے انچارج کو مناسب دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنے اور جانچ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ حکم بی جے پی لیڈر اشوک کمار کی درخواست کی سماعت کے بعد دیا گیا، جس میں موریہ پر سناتن دھرم کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا الزام لگایا گیا تھا۔ 22-23 جنوری 2023 کو ایک نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے، سوامی پرساد موریہ نے رام چرت مانس کے بارے میں قابل اعتراض تبصرہ کیا۔انہوں نے کہا تھا کہ یہ تحریر تلسی داس نے اپنی خوشی کے لیے لکھی ہے اور اس میں دلتوں اور خواتین کی توہین کی گئی ہے۔ موریہ نے متن کے کچھ حصوں کو ہٹانے یا اس پر مکمل پابندی لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس بیان کے بعد ملک بھر میں ان کا احتجاج شروع ہوا، جس میں کئی مقامات پر ان کے پتلے جلانے، سیاہی پھینکنے اور حملہ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ پٹیشنر اور بی جے پی لیڈر اشوک کمار نے اپنی درخواست میں کہا کہ موریہ کے ریمارکس سے ملک اور بیرون ملک سناتن دھرم کے پیروکاروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ ان کے بیان سے سماجی ہم آہنگی کو خراب کرنے اور مذہبی جنون پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ درخواست میں ثبوت کے طور پر بیان کی ویڈیو بھی عدالت میں پیش کی گئی۔عدالت نے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے تھانہ کینٹ کو تحقیقات کا حکم دیا ہے۔عدالت کے تازہ حکم کے بعد سوامی پرساد موریہ کے خلاف کینٹ تھانے میں مقدمہ درج کرنے کی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ پولیس اس معاملے میں مکمل تفتیش کر رہی ہے، جس میں بیان کی ویڈیو اور دیگر شواہد کی جانچ کی جائے گی۔ موریہ کو اس معاملے میں سخت قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، کیونکہ اسے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا سنگین معاملہ سمجھا جا رہا ہے۔اس بیان کو لے کر پہلے بھی کئی شہروں میں سوامی پرساد موریہ کے خلاف مقدمات درج کیے گئے تھے۔ ان کے تبصرے کے خلاف لکھنؤ کے حضرت گنج اور ٹھاکر گنج تھانوں میں شکایت درج کرائی گئی تھی۔اس کے علاوہ وشو ہندو پریشد اور دیگر تنظیموں نے بھی ان کے خلاف گورکھپور، سلطان پور، پرتاپ گڑھ، جھانسی، کانپور اور پریاگ راج میں مقدمات درج کرائے تھے۔ ان کے خلاف لکھنؤ میں دفعہ A-153، A-295، 298، 504 اور 505(2) کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔موریہ نے پہلے الہ آباد ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ سے ان مقدمات کو منسوخ کرنے کے لیے رجوع کیا تھا۔ تاہم، ہائی کورٹ نے ان کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ صحت مندانہ تنقید کا مطلب مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں ہے۔ سپریم کورٹ میں ان کی درخواست پر سماعت ابھی باقی ہے۔سوامی پرساد موریا پہلے بھی اپنے متنازعہ بیانات کی وجہ سے خبروں میں رہے ہیں۔حال ہی میں کنواریوں پر ان کے تبصرے پر ہندو تنظیموں نے لکھنؤ میں ان کی رہائش گاہ پر احتجاج کیا تھا۔اس کے علاوہ برہمن سماج اور سادھوؤں اور سنتوں پر ان کے بیانات نے بھی تنازعہ کھڑا کر دیا۔موریہ کے ان ریمارکس نے ان کی پارٹی سماج وادی پارٹی کو بھی کئی بار پریشان کن حالت میں ڈال دیا تھا۔

کاکوری ٹرین ایکشن کے سابقہ دن پر شہیدوں کو خراجِ عقیدت، شہر میں وطن پرستی کے نعرے گونجے

○○ کاکوری، لکھنؤ○○ تاریخی شہر کاکوری میں جمعہ کے روز کاکوری ٹرین ایکشن کے پیش نظر شہیدوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور انہیں نمان کرنے کے لیے ایک شاندار ترنگا یاترا کا اہتمام کیا گیا۔یہ یاترا شہید مجاہدین کی صدی کی تقریب کے زیر اہتمام کی گئی۔یاترا کا آغاز کمیٹی کے کنوینر رویندر بھاردیج نے کیا۔یاترا بابو لوکی انٹر کالج سے شروع ہوئی اور شیتلا ماتا مندر پر اختتام پذیر ہوئی۔اس دوران شہر کے بزرگ شہریوں اور نوجوانوں نے "بھارت ماتا کی جے"، "چندر شیکھر آزاد امر رہے"، "اشفاق اللہ خان امر رہے"، اور "پنڈیت رام پرساد بسمل امر رہے" جیسے شہداء کے نعرے لگاتے ہوئے پورے شہر کا دورہ کیا۔اس عظیم یاترا میں صوبائی رابطہ انچارج پرشانت بھاٹیا، جیت سنگھ بھاٹی، راما کانت گپتا، صدر احمد خان، راجیش نین گپتا، روی پانڈے، مونس مرزا، پروشوتم گپتا، پراجوال گپتا، امیت گپتا، دھیریندر، ابھے تیواری، کاشک راجپوت، آدتیہ شرما، واسو گپتا، انوراگ گپتا، سنی رٹھور، وشال سینی، انوج دویدی، کاملیش لودھی، ادے گپتا، اجے پال، اور رام لکھن سمیت بڑی تعداد میں لوگ شریک تھے۔